باسمہ سبحانہ تعالی

الحمد للہ والصلوۃ علی رسولہ وآلہ الطاہرین واصحابہ المہدیین کے بعد

مختصر وافی الہدایہ ماحی الضلالۃ

مولفہ ضعیف العباد شیخ امداد کمترین زلہ خواران خوان نعمای ہدایۃ و
ارشاد مولینا واولینا جناب مجلسی زمان محیی طریقہ حقہ ائمہ اثنا عشر جناب
مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم سے بتکذیب تکذیب الکاذ فرار
شیخ حیدر بخش عرف شیخ حیدر علی صاحب منتہی الکلام کے مناظرہ و مباہلہ
سے تیسری دفعہ باضافہ تفصیل ضروری و تصریح لابدی ظہور
فریب شیخ مرقوم درباب مواہیر غیرہ مراتب مع تتمہ انجلای
روسیاہی اختیار علاج فرار روبروز اعتذار
مثل اعذار باردہ شیخ فارہ خبر
جنین کا آراج بخنی
شیخ فار کے

مطبع الہدایہ نومرتضی شرقی میں باہتمام بندہ ضعیف العباد مرقوم الصدر ماہ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد

حالِ انکار و فرار مولوی شیخ حیدر علی صاحب منتہی الکلام از مباہلہ بمقابلہ جناب مولوی سید حسن علیخان بہادر ذریت خاص جناب حیدر کرار غیر فرار النفس حضرت خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام

ماہ شعبان ۱۳۱۲ ہجری مین حال انکار شیخ صاحب موصوف مباہلہ سے بمقابلہ جناب سید صاحب ممدوح بعد تحریر جناب سید صاحب موصوف و تحقیق از بعض عمایدِ شہر اس حقیر طابع نے لکھا اور کبھی خلاف بھی اوسکا تا تشریف داشت سید صاحب موصوف نہین سنا بلکہ سنا تھا کہ شیخ صاحب اور اہل محلہ اونکی بہت دردناک اور نادم تھے اب بعد آٹھوین مہینے انکار کے یہہ نتیجہ پیدا و نمودار ہوا کہ چند ورق محتوی تکذیب اوس خبر کے جو کہ یاد دلاتی ہین حال نکات اعمال قرطاس و قصۂ اقتلوا و اقتلوا کو دیکھنے مین آئی از بسکہ اسبات سے نہایت ندامت اونکو بلکہ تمام اونکی اہل ملت واحدہ کو ہوئی تھی سو بعد کونسل و کمیٹی کے اس بات پر اجماع ہوا کہ ایک اس قسم کی تحریر جاری کیجے جس سے عوام مین باعث رفع ندامت ہو سو حقیر طابع نے بھی اوسی دیکھا چونکہ منصب وقایع نگار کا لکھنا ہی خبر کا جو اوسپر ظاہر ہو اور ہرچند بفحوای قضیہ مشہورہ الخبر یحتمل الصدق والکذب ہر ایک خبر ذو احتمالین بتصور کیجا سکتے ہی لیکن حقیر کے تحقیق و رای مین خبر ثانی یعنے نتیجہ گنگاش نمونۂ اہالی دار الندوہ و اہل شوریٰ سے شور مندرجہ اوراق مرقومہ کہ بعد آٹھہ مہینے کے اب پیدا ہوا بلا شک فاسد معلوم ہوتا ہی کیونکہ اگر یہہ مادہ کچھہ بھی بہنگ صلاحیت و اصالت رکھتا ہوتا تو اوسی وقت بمجرد طبع و اجرا یا حقیر نوشتہ کو آگہی دی جاتی یا اخبار تحت اختیار مین بعض صاحب او نہین کے اہل محلۂ واحدہ کے تھے جنکی شہادت سے تا ان اوراق پر مثل شواہد صدق یقین جواب ثبت ہی اوسی زمانہ مین جاری کئے جاتے جو کہ اس سے بڑھ کر مثنوی موضوعہ انکار علم فرستادہ اعلانی بڑی طمطراق سے جاری کر چکے ہین اور الغیاث و فریاد تک نوبت پہونچا چکے ہین اور جتنے دارونکی اختیار مین تھی کلمہ گویان حق پر سب حکمتون سے

سے ختم کر چکے ہین کہ یہہ نہایت ایک بڑی بہی بات ہی جس سے صاف بناوٹ اس تکذیب کی بہی عقلاء و ماہرین پر کالشمس فی وسط
النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہی چنانچہ ملک صاحب نے دیکہتے ہی کہا کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد اور سنا گیا کہ گواہیان
جن لوگون کی خاتمہ پر ہین اونمین سے بہی بعض سے خلاف دعوی مدعی انواع و اقسام سے حالات اصلی ظاہر ہوتے ہین
اور قلعی کہلتی ہی چنانچہ بعض تحریرین صاف باظہار عدم حضوری جلسہ گفتگو اور بعض کے تقریرین محتوی نہونی مہر محریہ اونکی
دیکہی اور سنی جاتی ہین بلکہ بعض کہتے ہین کہ ہمنے مضمون اوراق نہین دیکہا اور اسی جہت سے شیخ صاحب سے ترک
ملاقات ظاہر کرتے ہین و العہدۃ علی الراوی بیاد نکادین ایمان جانے کہ ظاہرا یہہ ہر ہنگامہ ف وسطی دہوکے عوام کالانعام
کے ہی بلکہ اگر حلف ان لوگونکی روبروے حکام ہووین تو یقین ہی کہ سب اہل سواہیر موافق دعوے مدعی یعنے نفی انکار پر متفق اللفظ
ہرگز حلف نہ ادا کرین چنانچہ سب کے تحریرات و تقریرات سے یہ بات ثابت ہی اور بعض ناقلین عقلا کی یہہ راے ہی کہ سوانون مین
جو کچہہ حاکم ذی شعور نکال لے سو نکال لے یا طرف ثانی جو قلعی کہولدی سو کہولدیے ورنہ اداے شہادت تو مثل شہو اہل
مقام جواب نفی وجود جواب مین روبرو جناب امیر جمل اور مثل اہل حمص بتصدیق مدعی جمل روبروے امیر نوصباسام
برابر متفق اللفظ ادا ہون لیکن انہین اہل سواہیر مین سے بعض ایسے ہین کہ خود روبرو بعض علماے عدید کے صاف اپنے
کلام اقرار کر چکے ہین کہ ہم ہزار آدمی مین کہدینگے کہ شیخ صاحب نوک دم مباہلہ سے بہاگ گئے تو البتہ انجام کو سارے
قلعی اور صنعت کاری ظاہر ہو جاویگی لیکن غالب تر پہلے صاحب کی راے معلوم ہوتی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ بعض
بعض اہل سواہیر اب بہی عجیب عجیب تقریر و تحاریر ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے تو شیخ صاحب کے تقریر تنہا فکر مہر
کردی یعنے غائبانہ بعد از سید صاحب ظاہر کرتے تہی کہ مجہی انکار نہین الامان الحفیظ العیاذ باللہ العزیز بمصداق مضمون مصراع
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانے جہان علما کا یہہ حال ہے تو واے بر جہلا یہہ تو ہی بیان اون معاونون کا اور حقیر کی اے
ناقص اس جہت کر بہی بالیقین فساد و کذب پر اس نتیجہ بعد ہشت ماہی کے حکم کرتے ہے اور بہی اس جہت کر کہ مرزا احمد حسین خان
وغیرہ چند صاحب متدین جو خاص جلسہ کے اقرباے خاص جناب مفتی صاحب سے تہے جنکا ذکر اوراق مرقومہ مین نہی ہی کسیکی مہر نہین
بلکہ جنکا وجود بہی نہین تہا اونکی مہرین ہین اور علاوہ اسکی فساد و کذب و بہتان اسکا اس جہت سے متیقن ہوتا ہی کہ حضور جامع
صرف چہاپنے والا شایع کرنیوالا ہی اوسکا جو کہ سید صاحب نے کہا اور لوگون سے جو کچہہ تحقیق ہوا اگر یہہ صاحب بہی جدیتی اوسیوقت اوسی
بہی اوسی طرح عمل مین لاتا آگے رہت و دروغ بگردن راوی جانا جاتا چنانچہ اب جو اونہون نے خام جزا اجلہ لکہا مین سے

بہی اوسی طرح لکہا ان بزرگوار نے مجہہ بیقصور کو اون کلمات سے یاد فرمایا اور وہ بہتان و افترا بے اصل لگائی کہ کوئی عامی
و بازاری بہی نکری یعنے آپ روپ لکہتے ہین کہ طابع لب الزامات شیخ صاحب سے جلا ہوا ہے اسلئے جہوٹی بات بنائی اور انکی
طرف منقصت بہا گئی اور عدم فہم کی لگائی حالانکہ شیخ جیو حقیر کی شکل و صورت و قد و قامت تک بہی نہین جانتے اور
پہچانتے کیونکہ کبہی ملاقات تک بہی نہین نہ خط کتابت تو الزام یعنے جو ظاہرا خاصہ مورود اس کمیٹی کا ہی کہ ابہی تو کاذب
کہا ہی کل کو ساحر فرمادینگی آخر کو ہذیان بتلاوینگی شاید اسپر نازان ہونگی کہ کوئی نالش بہی ایسی نسبت کاذبہ کذب کے
کریگا تو دعوی ڈسمس کروالینگے کیونکہ گہمنڈ برکثرت و اجماع امثال شواہد جواب کے اور حکومت مصداق ہن لم یحکم بما انزل
اللہ نازان ہین جو لوگون سے تخویف و ترہیب کلمہ گویان حق کو کام فرماتے ہین غافل از مضمون صدق مشحون لا تخشو
الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون نہین جانتی کہ مولیان
مولی المومنین و ولی المتقین یعسوب الدین قاتل الکفرہ امام البررۃ ابو ترابیان حزب اللہ مصداق اذلۃ علی المومنین واعزہ علی
الکافرین ہمیشہ توکل بر خدا رکہتے ہین اور بمضمون قل الحق فی الامن والخوف ولا تخش الا اللہ محض نظر برضا معبود و ذاتہا
رسول محمود و اہل بیت مسعود و اصحاب غیر مردودہ و غیر محدثین جس مقام پر جس طرح مامور ہین یعنے جہان جہاد اصغر خوف
مامور ہین وہان اوس سے اور جہان صبر و تحمل وغیرہ مراتب سنن انبیا جہاد اکبر کے مامور ہین وہان اوس سے بکما فی الصحاح انی
ملام لفحوای لا یخافون لومۃ لائم خواہ لسکوت خواہ لفہمائش و احتجاج خلق محمدی بفحوای و جادلہم بالتی ہی احسن بمقتضای
اوقات ماموره و مستنبطہ نص و حدیث کی کوتاہی نہین کرتے ہمیشہ بمضمون ایاک نعبد و ایاک نستعین ملحوظ و پیش نظر ہی و للہ
در القائل: اگر تیغ عالم بجنبد ز جای : نہ برد رگی تا نہ خواہد خدای :: المختصر جب خاص مجہہ پر بہتان ہین صرف نہین کہ حاضر و موجود
ہی تو بفحوای مضمون مصراع ۹ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا :: یہی حال نفی و انکار و فرار کا بلکہ تمام مضامین کاذبہ بر غائبین کا
خیال کیا جاتا ہی اور آیہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے بالا تر اس جگہ کوئی جواب حقیر کے نزدیک نہین کہ بیساختہ دل سے یہی زبان پر جاری
ہوتا ہی - اگر شیخ جیو صاحب کے نسبت کوئی بات حقیر طابع نی جہوٹ بنائی تہی تو اونکو لازم تہا کہ بنک و بنیاد لکہنے اس خبر کے حقیر سے
پوچہنے اگر مین اونہین گہر تک نہ پونہچا دیتا تو مجہہ پر نہین اون لوگون پر جلنسے حقیر نے تحریرا یا تقریرا خبر پائی تہی فورا نالش
کر دیتی اور چونکہ بعض ہندوستانی اہل دول و حکومت ماہر قوانین انکی شواہد امثال شواہد جواب سی ہین اگر شیخ جیو سچ منکر
ہوتے تو اٹہہ مہینہ تک کب چپکی بیٹہتے اور اتنو ہمنے نام بہی بتلا دیا اگر سچے ہین تو اصل خبر دہندہ پر نالش کر دین کیونکہ اسکے گواہ

گواہ تک ہے بتصریح صاحب تحفہ مثل اُنکی جواب اگر گذرائینگے تو ادا و احیاء سنت عدول بہشتیون معرکۂ جمل کے خیال کر سکتے مین
نہین تو خاص و عام مین صاف فطرت اور کذب کاری بہتان شعاری شیخ صاحب ظاہر ہے اور قطع نظر اسکی بہی اگر سمجھی تہی تو فوراً اشتہار
مولوی سید رجب علیخانصاحب کے یہہ اوراق کیون نہ جاری کئے جو اس فطرت سے جاری کئے گئے کہ عنوان بر ماہ شوال لکہا اور جاری اُسکو
کئے تا کہ لوگ ناواقف دہوکا کہا وین کہ قریب زمان اجرای خبر انکار صرف تیسرے مہینے یہہ نتیجہ فاسدہ ظاہر ہوگیا تہا کہ آہستہ
آہستہ لوگون مین ایسا رونما ہوا اور مباہلت اہل مطبع سی عرصہ تیسرے مہینے کا کہنچا لیکن یہہ بہی کچی سمجھ ہے کیونکہ عقلاء ماہرین
جانتے ہین کہ ایک ہفتہ عشرہ مین ایک ہزار کاپی تک اُن اوراق معدودہ کی چہپ سکتے ہے الحق. الحق ابلج والباطل لجلج اور تعجب
یہہ ہی کہ اتنا آپے سے باہر کیون ہوگئے کہ ایسی منہیات کذب و فحش مندرجہ اوراق کو کام فرمایا البتہ بقول سید صاحب یہان
اتنا لکہا گیا تہا کہ انکار مباہلہ کم از فرار جہاد نہین سو فرار عن الجہاد بہی اونکی لئے کچہہ نئی بات نہین کیونکہ اونکی مقتدا اون
سے ہوتی آئی ہے عین ادای سنت جماعت فارّہ کہا چاہئے اور عدم فہم کے نسبت بہی اونکی لئے کچہہ قابل ایسی برا ماننے کے
بات نہین او نہین بقول عُلقے خلیفہ کل الناس افقہ حتی المخدرات فی الحجال ہر وقت پیش نظر رکہنا چاہئے مگر یہہ صفت
فظاظت و غلاظت زیادہ پسند خاطر ہے علمای عدلیت مآب کو وقت غیظ و غضب اتقا و پرہیزگاری حفاظت چاہئے
لیکن ظاہرا آپ کو ہر طرح اتقا سے نفرت ہی ۔ سُنا گیا کہ اصل بات یہ ہے کہ مدت تک بعد شورے و اجماع تمام مواد افترا و بہتان
واتہام و خیالات خام کا جو جو کہ پکائے گئے ہین بقول شخصے دم پخت کیا گیا لیکن بقول مشہور دروغی را نمی باشد
فروغی آٹھوین مہینے جو بروز کیا تو پہر بہی وہ مادہ فاسدہ خام کا خام ہی رہا علاوہ اسکی برغم نواہی و اوامر آیات
واحادیث لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ الآیہ اور بئس الاسم الفسوق بعد الایمان
الآیہ اور لا تسبوا ابائکم اور لا تکونی فاحشۃ الحدیث اور ارشاد ہدایت بنیاد الصالحون للہ والطالحون لی
وغیرہا مصرحہ صحاح و شرف نبوۃ و دہ بابت غیرہم کے اکثر الفاظ فحش و کریہہ و غلیظ و سب و دشنام جابجا و اموات سادات کرام مومنین
آل یسین بلکہ معاذ اللہ اس سے بڑہ کر بے محابا اوراق مرقومہ مین دیکہے گئے کہ نمونہ مصدقہ ہی اسکی پیشینگوئی حرکات
کا خدا محفوظ رکہی ہر بشر کو اس بلا و غضب الٰہی سے جس نے ہر ماہر و عاقل زیادہ تر خیال کر سکتا ہے کہ جس شخص کو ارتکاب مین ایسے
منہیات خدا و رسول کے پروا نہین تو اسکو صادق اللہجہ نہین خیال کر سکتے ہان وہ لوگ معاذ اللہ ایسی کو بہی صادق اللہجہ خیال کر سکین جو
مداح قاتلان اور لاعنان نفس و آل رسول مقبول کو صادق اللہجہ و ممدوح جانین اور کلہم کو عدول اور معاذ اللہ یزید کو خلیفہ سمجہین

خلفای اثنا عشر رسول مقبولؐ سمجھین اور مرید ہون اونکی جو مستحسن جانین معاذ اللہ بقوله قتل الحسینؑ بسیف جده کو اور مولاے
مومنین مخاطب بخطاب سید عرب و عجم نفس رسول مقبولؐ کو رعیت اور اغیار کو انکا حاکم و بادشاہ اولی بالتصرف سمجھین اور حاربان
نفس رسولؐ کو جنتی جانین اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز جائز جانین اور سیدة النساء عالمین جگر گوشہ رسول امینؐ کا قول
نامعتبر اور گواہی اہل بیتؑ کو رد کرین اور بشیر انصاری یا جابرؓ وغیرہ غیر اہل بیت کے تنہا قول پر اعتماد اور بلی گواہ ہزار ہا
روپیہ بیت المال حقوق اہل بیتؑ و اہل اسلام مین سے حوالہ کر دینی پر اور قرآن جلانے پر ممدوح جانین اور نابیت خدا و رسولؐ
جانین اور خود تو زنار پہن لینا اور قشقہ لگا لینا تک مقام خوف و مجبوری مین جائز جانین اور پیغمبرؐ کے لئے خوف قوم سے جناب جان
نفس رسولؐ کے نادرست چھوڑنا تعمیر بنای ابراہیمی کی حدیث کرین اور پہر تقیہ کو نفاق کہین کہ کیفیت اس مقال بصدق تامل
کے ناظرین بخاری کرمانی و شرح بخاری و تہذیب الکمال و تاریخ الخلفا و ثمنیه و جمع بین الصحیحین حمیدی وغیرہ کتب احادیث و
رجال اوٹہا سکتے ہین جس شخص کو شوق احقاق حق منظور ہو تو کتاب بہجة البرہان و تکسیر الصنمین مرزا ابو علیخان مرحوم عماد الاسلام
جناب مولینا مولوی دلدار علی صاحب و طعن الرماح جناب مولینا و مقتدانا مجتہد العصر در رد باب گیارہ صاحب تحفہ و رد باب مطاعن
مولفہ مفتی محمد قلیخان مرحوم سیف صارم جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب اور رد منتہی الکلام یعنی فتح الکلام مولفہ مولوی
صبغة اللہ صاحب زجن جن کے جواب مین آجتک قلم ہاتھہ مین لیتے ہوئے اتباع نواصب شیوخ فارہ کے ہاتھہ کانپتے ہین
دیکہین تو حق و باطل اور راست و دروغ و علم و جہل ہویدا ہان باب مدینة العلم قائل سلونی اور تابعان جاہلان کلالہ و
ابّا و قائل اقیلونی کا کالشمس فی وسط النہار ظاہر و آشکار ہو المختصر کہ اوراق مکذبہ انکار خود کاذب معلوم ہوتے ہین —
علاوہ اسکے مناظرہ مذہبی مین کلمات فظاظت و غلاظت عامیانہ جو اوسمین ہین اونمین بھی بہت بہتان اور تحریفین
بمصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اور کلمات بازاری معانیونکی ہین کہ اونکا جواب اس جگہ مفصل لکھنا بلکہ اعادہ انکی
کلمات کا خلاف رای سلیم سالکان صراط مستقیم اور منافی وضع و غرض مطبع ہی جو کہ اصلی تہذیب اخلاق اور ایتلاف
ہر ذی اختلاف کے ہی اور حتی الوسع کلمات مہذبہ و صادقہ و نصایح اسی قسم کے اوسمین چاہئین اوراق مرقومہ مین
اگر گویا نمونہ ہی صحیفہ قاطعہ اور فرمان حکومت ثالثہ کا؛ درباب امورات مذہبی بھی نہایت بہتان نگاری اور کذب شعاری بائی
جاتی ہے اور بہت جگہ خیانت کاری کلام عامیانہ و بازاری بلکہ بہت تعجب تہا بعضے مہرون سے کہ باوصف مندرج ہونے
ایسی الفاظ فاحشہ و کریہہ کے ایسے صاحبان علم و فضل نے کیونکر ایسے کاغذ پر مہر کیے لیکن سنا گیا کہ بعض اونمین سے

ظاہر کرتے ہین کہ ہمنے ایسے لفظ نہین دیکھی اور مہر نہین کی جو کہ فتوونپر جاری ہی اور فی الحقیقت دیکھا جو جاتا ہی تو مہر شدۂ
بعض فتاوی کاغذ دیگر برخلاف ہی مہر شدۂ خاتمہ اوراق مجریہ مرقومہ کے سبحان اللہ یک شد دو شد اور بعض تحریرات سے
ظاہر ہے کہ شیخ صاحب نے ایک کاپی اخیر رسالہ پر اپنے نام سے لوگون سے مہر کروائی چنانچہ ہمنے تمام قلمی اونکی خود اونکی
اہل ہوا سیر سے کہلوا دیا ہے کہ صاحب حکیم احسن اللہ خانصاحب اور علام نجف خان صاحب نے اپنے ہاتہہ سے لکھدیا کہ شیخ جیو
اپنی رسالہ کی ایک کاپی ورق اخیر لائی تہی اور ظاہر کیا تہا کہ مینے یہہ رسالہ واسطی اعلان استعداد اپنی کے مباہلہ کے واسطے
لکھا ہے سو بپاس خاطر اونکے اور بنظر صداقت اونکی تقریر کے ہمنے مہر کردی آگے اور سوا اسکی اور کچھہ حال کسی مضمون کا جو رسالہ مین درج
ہو مطلق معلوم نہین غرض اس سے یہ ظاہر ہی کہ شاگرد کے رسالہ پر مہر اہل ہوا سیر ظاہر کرنے دوسرا جعل ہے کیون نہو ان
نمونہ ہین اقبلوا اقبلوا کے دیکہین گے ناظرین کہ تفصیل ان مراتب کی انشاء اللہ ظاہر ہوگے الیسا ہی حال ہی شیخ جیو صاحب
کے مکاتیب وغیرہ تمام باتونکا خیال کیا چاہیے کہ کہین کہتے ہین کہ سبحان علینی انکو یون قائل کیا کہین معاذ اللہ جناب
مجتہد العصر کے جناب مین کچھہ کہتے ہین درحقیقت اون تمام باتونکا یہ ایک نمونہ ہی وہان کا حال جو اگر کوئی سنے تو
معلوم ہو کہ قبلہ وکعبہ مجتہد العصر کے حضور مین شیخ جیو صاحب کے موتہہ سے بات بہی نہین نکلتے تہے اور سبحان علینی ان
صاحب سے ہمیشہ الزام کہاتے رہتے تہے بلکہ یہہ اونہین کے ضربونکا نتیجہ ہے کہ اتنا قلم پکڑنا بہی نصیب ہوا جناب سید
اسمعیل حسین صاحب منیر کے تحریر کو کوئی دیکھی تو روشن ہووے کہ مضامین خطوط جناب خانصاحب مرحوم کے سید صاحب
ممدوح اور مولوی احمد حسین خان بہادر سے شیخ جیو کس کس منت وسماجت سے سمجھتے تہے آج جو خانصاحب مرحوم سے میدان خالی پایا تو یہہ
دُہر بنگے ہانکتے ہین اور مرحوم کے حق مین کس کس کلمہ کریہہ سے جہگ مارتے ہین کہ ایسے کلمات علما وشرفا کو شرعا اور عرفا
زبان پر لانے ممنوع ہین عوام مذہب حنفیہ سی جو جو بک جہک کرتے تہے اوسکا حال کوئی لکہنؤ مین جاکے پوچہے
حتی کہ اسی قسم کی بہتانون سے مثل طرید مشہور مطرود ہوئے اور یہان جو الزام کہائی اور برخلاف اوسکی مضامین کاذبہ لکہوائے
اور یہی اوراق دیباچہ منتہی الکلام مین جو جو کارستانے لسنت فرمانی مرقومہ الصدر کام مین لائے انشاء اللہ تفصیل اسکے
طالبین منصف پر قریب ہر ظاہر ہوگی غرض بہتان و افترا مین اس زمانہ مین آپ یکتا بلکہ ثانی علی بن جہم قرشی ہین جسکی صفات
باب کیود صاحب تحفہ مین کوئی دیکہے تو کیفیت اوٹہای کہ صاحب کا تین آپکے مطابق اون صفات کے ہین خاصہ ایسے صاحبون
کا یہہ ہے کہ عوام بیچارے جنہین اصلا ومطلقا کتاب سی خبر نہین علم سے اثر نہین اونہین پا اپنے بکانون مین ڈہہ کردیتے ہین

ہلکہ دینی دس کتابونکا نام شیعونکی لکھدیا وہ غریب کیا جانین کہ سچ مضمون شیعونکی کتابونکا ہی یا اونکی اپنی تراش
وخراش و تحریف ہی چنانچہ اکثر جگہ اسی طرح حوالہ دیکر طمطراق کردیا ہی کوئی ماہر فتح الکلام رد منتہی الکلام کو دیکھی تو
کوالیف ظاہر ہون اس عجالہ مین گنجایش اوس تفصیل کے نہین اور ایسی بچکانونکو دہوکا دیا جاتا ہی کہ منتہی الکلام کا
جواب نہین ہوتا اور بہتیری عبارتین اور ... کہ خود انکی اپنی کتابونکی ہین اور کوئی علمای شیعہ مین سے ایسی مال
نقل لایا ہی یہہ اپنی طرح روسی جنابنکو اونہین سے منسوب کرتے ہین چنانچہ ماہرین اور ناظرین کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری
کی جان سکتے ہین کہ جو خلاصہ مضامین ارشاد جناب سیدۃ النساء حق الیقین مین درباب ارث و حقوق وغیرہ
مرتب کے منقول ہی ابوبکر جوہری سے ہیے تو لازم ہی کہ جو کلمات نسبت اہل حق کے اوس مضمون پر لکھی ہین وہ
اپنی ابوبکر جوہری وغیرہ محققین کو فرماوین لیکن دیکھہ لین کہ وہ ہمنام کسکے ہین المختصر یہ مختصر جواب بہی شیخ جیو کا ہوگیا اور
قلعی بہی کہل گئی کہ حضرت کے یہہ کوتک ہین فریب کاریان ہین وقس علی ہذا بہتیری حدیثین ہین کہ اونکی بعرض سے حقیقت اونکی اور معانی
اونکی جو ظاہر ہوتے ہین یہہ صاحب تحریف بخلاف اونکی دہوکا دینی کو عوام کالانعام کے برخلاف ظاہر کردیتی ہین بہلا غضب خدا
بقول انہین کے ان سچی منکر پر سے کون عاقل باور کرسکتا ہی کہ شیعہ لوگ منکر ہونگی جناب سیدۃ کے اہل بیت ہونے سے جنکی آل عبا و
اہل بیت ہونے پر اپنے جان تک کہپائی ہین اور آیہ تطہیر مین سوا رسول مقبول اور جناب صلعم وحہ اور اونکی شوہر و فرزند و ذریت
کے کسیکو نہین شمار کرتے غرض اتباع امیر نواصب شام امیرہ جمل کے عجیب عجیب خوارق ہین - اور شیخ نے بہی اونکی اس فن مین کچہ
کم نہی کہ معاذ اللہ عبداللہ سبا کو موجد و محدث مذہب شیعہ لکھہ گئی ہین تاکہ عوام لوگ مذہب شیعہ سی تنفر کرین حالانکہ
شیعہ ناجیہ اوس شقی پر ہزار دل سے نفرین کرتے ہین کہ جناب مولای مومنین نے اوسکو سزا دی ہی کیونکہ العیاذ باللہ وہ جناب
مولی کو خدا کہتا تہا بلکہ لقب شیعہ از روی احادیث کتب فریقین واسطی پیروان جناب مولای مومنین کے عطای نبوی ہی ہے
بتصریح ابن حجر وغیرہ انہین کے سرگروہونکی صواعق وغیرہ سے ظاہر ہی کہ پیغمبر صلعم نے تفسیر خیر البریہ مین فرمایا کہ یا علی خیر البریہ
تو اور تیری شیعہ ہین چنانچہ سلمان فارسی و عمار یاسر و مقداد و اباذر رض وغیرہم صحابہ کبار شیعیان علی آل اطہار کہلاتے
تہی جو ہمیشہ جان نثار سی اہل بیت کے کہ شیعہ اونکی جان نثار مین ماہران کتب تاریخ صفین و جمل سب جانتی ہین کہ دشمنکی
نام دشمنان نفس رسول شیعیان عثمان کہلاتے تہے شیخ جیو شرماتی نہین بچکانونکو یہ نہین سناتی کہ لقب سنت و جماعت
دونو باپ بیٹون یعنی جناب نفس رسول و قاتل فرزند جگر گوشہ رسول مقبول کا تستخدث ہی کہ تفصیل اسکی ماہرین کتب تاریخ و حدیث

پر ظاہر ہی جسکی تفصیل دیکھنی ہو تاریخ الخلفا و صواعق وغیرہ دیکھی المختصر کہ عبد اللہ سبا کا بہتان تابعان شیطان کا
احداث ہی غرض بات بنا لینی بلکہ اپنی والونکی لچھین اورونکو لگا دینی ان نیک صفات کو ادنی سی بات ہی چنانچہ معاذ اللہ ایک ادنی ہی
یہہ ہی کہ ثانی عطفہ صحیفہ قاطعہ مین معاذ اللہ لکہا ہی کہ نقل کفر کفر نباشد شیعہ لوگ نسبت ام المومنین کے تہمت زنا کی معتقد
ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایسی بات کے جواب مین جملہ لعنت اللہ علی الکاذبین کافی و وافی ہی واضح ہو کہ یہہ محض بہتان ہی عقاید
شیعہ پر عوام بے خبر از کتاب تو کیا جانین لیکن تہوڑا پڑہا لکہا آدمی بہی کتب عقاید شیعہ دیکہکر جہوٹے سچے کے منہ مین پہر نہین دیا او
کچھہ دی سکتا ہی تمام کتب عقاید موجود ہین بلکہ جو شخص کسی ام المومنین رض کے حق مین نسبت زنا کے اعتقاد کری شیعہ کی نزدیک وہ مکذب
کلام خدا و رسول ہی مگر ہان خود انکی طرف اسطرح کے نسبت کوئی کری مصداق اور دروغ است وصادق ہین معاذ اللہ نسبت دہندگان زنا کی
تو البتہ زیبا ہی کیونکہ یہہ بمقتضاے حدیث موضوعہ کل صحابی عدول آنحضرت یان ولی نسبت دہندگان کو بہی عادل جانتی ہین چنانچہ جو مختصر
احادیث صحاح ستہ دیکہی تو معلوم ہو کہ حسان بن ثابت اور مسطح اور مسماۃ حمنۃ تہمت کنندہ تہی اس کام کے اور میان مسطح صاحب
فرزند ارجمند ہمشیرہ خالہ زاد تہی خود انہین کے بڑی یا ابو الفضل خلافت دستگاہ کی حق مین بمضمون ابو الفضل آیہ قرآنی سی عوام کے
بہکانیکو ظاہر کرتی ہین گرما ہرین کتب تفاسیر وصحاح اس حال کو خوب جانتی ہین حتی کہ فارسی خوان آدمی بہی مدارج النبوہ مین دیکہہ
سکتا ہی لیکن مقام عبرت و افسوس ہی کہ یہہ سب بزرگوار با اینہمہ کردار تو عادل گنی جاوین اور شیعہ بیچارے کہ تہمت کنندہ زنا
کو فاسق اور کافر جانین وہ اس تہمت مین مبتلا ہون غرض دونو تابعونکو اسوہ ہی اپنی اپنی مقتداؤن سی انکی امیر شام خلیفہ پنجم
تہمت ترک دین اور اذیت امیر المومنین جو آرسید المرسلین کے جناب نفس رسول کو نسبت کرتی تہی کہ مکاتیب سی ہویدا ہی بالاتفاق سو یہہ
شیعیان نفس رسول کو ایسی نسبت لگاوین الحق بکل تابع اسوہ فی متبوعہ غرض کہین کتاب کافی کتاب حدیث کو معاذ اللہ لا ال
کتاب تعبیر کیا جسمین قال اللہ وقال الرسول جابجا اور مملو از احادیث مرویہ اہل بیت رسول مقبول جنکے لئے پیغمبر فرما دین احد
ثقلین کہ یہہ حدیث صاحب تحفہ تک لکہتی ہین کہ اخیر زمانہ مین بشیتر فرمایا انی تارک فیکم الثقلین فان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی سو سبحان اللہ بیشینون کا تو یہ خیال کہ یہ عظمت کیے دونو کے ایک تو صدہا
آگ مین جلائے ایک کے یہہ عظمت کی خود تو تخت سلطنت پر جلوہ فرما اور وہ بیعت کو طلب ہون رعایا مین اور پہر ہوئی ہای تابع
فرمان رسول در عظمت کنندہ آل رسول بلکہ اقرار زبانی غلامی تک کہ خط غلامی تک بچون سی لکہوا دین اور زبانی اقرار لولا علی لہلک
اور خمس منفعت خدا فرمودہ رسول تک اونکی بے عزتی اور بے رتبگی کے لئے ضبط اونکی نہی احتمال جلب منفعت اونکا قوای شہادت

ناسموع اور ایک ایک صحابی کا قول تنہا مسموع غرض خوب مومنین عاملین آیات یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون
کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ہین پس انکا یہہ احوال کہ منسوب کرین اپنی مذہب کو ائمہ اربعہ مستحدثہ کیطرف اور دعوی تبرا و تولا
گفتار مین بہ نسبت ذریت اہل بیت کے اتنی ہیہ تو کوئی پوچہی کہ دعوی تو میان ابو حنیفہ کی شاگردی کا حضرت امام جعفر صادق
سے پہر سنیے کہلانا یعنے چہ خصوص اب ان لب لباب اولوالالباب تیرہوین صدی والون کا یہ حال کہ کتاب احادیث مرویات کو
اون احد ہما اعظم من الآخر کے یہہ عظمت کہ لال کتاب لقب دین جو کہ خاص کلمہ السنہ مشرکین ولقب پوتہی کفار ہی اور اہل فارس کے
جان نثار حیدر کرار اور دعا دادہ احمد مختار ہنوز بلقب آتش پرستی یاد کئی جاوین اور باوصف دعوی حفظ قرآن و اتباع
قائل حسبنا کتاب اللہ مضمون آیہ لا تنابزوا بالالقاب کو پس پشت رکہین مگر یہہ بہی ادای سنت سمجہی ہونگی اونہین کے جو
سلمان فارسی رض وغیرہ کو اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رض و صفیہ رض کو ذکور و اناث مقتدا انکی القاب کذائی سی یاد فرماتی تہی
جو مورد عتاب و خطاب آیات نواہی سورہ حجرات ہوئے ذرا دیکہین بخاری مین جسے اصح کتب بعد کتاب اللہ جانتی ہین بلکہ
نفس الامر مین تو فوق کتاب اللہ کہ جو حدیث اوسکی مخالف آیات قرآنی بہی ہو تو سر اور آنکہون پر - چنانچہ وہ جناب امیر ع کو بتصریح
مفسرین و محققین شامل اہالی آیہ تطہیر و قربے اور بخاری صاحب کتاب الاحکام مین معاذ اللہ تحت آیہ من یشاقق اللہ حدیث
کرین باب من شاق شاق اللہ علیہ مین اور وہ مقبول حضرات تبعہ امیر شام فاعتبروا یا اولی الابصار لیکن حیرت بر حیرت یہ ہی کہ
اسی کتاب الاحکام مین پہلی حدیث ذیل آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مین ہے کہ فرمایا رسول خدا ص نے کہ جو
شخص میری اطاعت کری اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جسنے اطاعت
کی میرے امیر کی اوسنے میری اطاعت کی اور جسنے نافرمانی کی میرے امیر کی اوسنے میری نافرمانی کی آیا حضرات کسی حالت مین بہی
جناب امیر ع کو امیر جانتے ہین یا نہین کہ زمان مرتبہ چہارم کے حاربین و منکرین امارت پر بہی محاربین و مقاتلین علی ع کو مردود خدا
و رسول ص نہین سمجہتی ڈوب مرین چلنے بہر پانی مین کسی بات مین بہی بہدرک نہین سوا اتباع ہوا نفس کے مصداق
یتبعون اہواہم کچہہ کام نہین رکہتے فبای حدیث بعدہ یومنون اسی غضب الہی اور غلبہ شیطان کہتے ہین کہ اب بہی ایسیان
امیر رسول کو عاصی خدا و رسول و بخاری نہین اور کچہ بخشیو نہیر کمر بستہ ہون الحق استحوذ علیہم الشیطان فانسیہم ذکر اللہ بالجملہ آیہ و آخرین منہم لما
یلحقوا بہم کے نیچے ذیل سورہ جمعہ مین انکی بخاری مین ہے کہ سلمان فارسی رض اور اونکی قوم یعنے اہل فارس کے کسقدر مدح کمال
کے اور علو مرتبت ایمانی بیان فرمائی اور احادیث صحاح سی مدارج النبوۃ تک ہین کہ فرمایا تین دفعہ السلام علی ہمدان سو

سو یہہ مدعی ایمان اہل ایران کو آجتک آتش پرست تعبیر کرین اور سورہ حجرات کی آیات منہیہ سے مہجور اختیار کرین مگر یہہ
سوختگی ایرانیون سے بسبب ولا اونکی با مولا مومنین ع اور لڑائی با محاربین صفین خیال کیا جاہیے اغلب کہ سعید بن قیس ہمدانی
کے کلام سودت الیتام بمقابلہ امیر شام جگرخراش و دلسوز مریدان و لشکریان امیر شام آجتک ناسور جگر ہین جو کہ سر معرکہ
بمقابلہ پور جگرخوار عم رسول مقبول ص ادا کئی تہے ؎ الم تران واللہ ما علی ؎ ابو حسن و نحن لہ بنون وانا لا نریدہ سواہ
؎ وذاک الرشد والحظ الثمین ؎ اور جو کہ تمام عمر بت پرستی کرتے رہے بلکہ مرتے دم تک بت گلی مین ڈالے مر گئے جیسا کہ
مصابیح اور امان الہاویہ وغیرہ مین موجود ہی چونکہ بغض مولائے مومنین ع سے رکہتے ہین اونکی خطا ہی محو ہی استحقاق ثواب
سمجھے جاتے ہے اور یہہ ہودہ ہی محل فاعتبروا یا اولی الابصار ہمکو نہایت نفرت و انکار ہے کلمات عامیانہ و خلاف آداب
اہل علم وغیرہ قرب سے نہین تو کیا خوب ہوتے کہ بخاری صاحب کیواد انکو اسی طرح سنتہہ ملت سابقہ اوسکی یاد کرتے اور
جتنے مقتدا اونکی سالہا سال بت پرستی مین پڑے ہیے بوڑہے ہوئے انہین کیطرح ہم بہی یاد کرتے لیکن شرائط و علامات ایمان
سے ہی کہ آدمی وقت مخاصمت خوف خدا و تعمیل احکام خدا و خلق رسول ص کے مرتب اخلاق ہو مدعی کبہی ورنہ جیسے الفاظ
نسبت جناب سید حبیب علیخان سلمہ اور نسبت سبحان علیخان مرحوم کے فحش آمیز کر یہہ لکہی ہین کیا ہم نہین لکہہ سکتی ظاہر ہی کہ وزیر خلیفہ
ثالث جناب مروان صاحب سے کیسے نسبت ظاہری و باطنی اونکو ہی ہم کیا باضافہ یای نسبت تعبیر کرنا نہین جانتے یا فلج کا
نام عمر بہر ہمنے نہین سنا یا کلمہ ما اور وزن صیغہ جمع رجل نہین جانتے او لتصریح فیروز آبادی حواشی شرح اسباب
وغیرہ ہمنے نہین دیکہے لیکن بفحوای الاناء یترشح بما فیہ ؎ ہر کس بقدر ہمت اوست ؎ لازم ہی کہ شرم کرین مدعی
اسلام و ایمان اور ایسی کلمات نسبت ایسی کتاب اور کسی ممدوح رسالت مآب کے نہ کہین بقول مشہور ہتا ہین اپنی للو کو
ایسی بان دراز ایسی اہل نخالہ کے نزدیک بہی اونکو ایمان ہیے کہوتے ہے اگر بالفرض والتقدیر تمام کاغذ کتاب برنگ
احمر یعنے سرخ یا مجدول بسرخی ہو یا کتاب مملو از روایات روات موسوم و ملقب باحمر یا حمیرہ ابہی ہو تب بہی کسی مومن متدین کے
مونہہ سے ایسا کلمہ نظر بپاس نام اہل بیت رسول و احادیث نام نہاد رسول مقبول ص نہ نکلیگا علی الخصوص جبکہ بہترے حدیثین کافی
مین مطابق احادیث موجودہ بخاری کے ہین جسکی اصح کتب بعد کتاب اللہ وہ جانتی ہین تو ایسی کتاب کو ایسے لقب سے یاد کرنا محض شقاق
با خدا و رسول و مصداق مضمون من یشاقق اللہ و رسولہ ہونا ہی اور تصدیق کرنا ہی مضامین قاتل فظ غلیظ کا اور یاد
دلانا ہی قوال قول ہذا المرء لیہجر کا اور زمانہ الف شہر کا فاعتبروا یا اولی الابصار المختصر کہ جن کے دیانت کا یہہ حال ہو انکی

تکذیب انکار مباہلہ پر تصدیق کیونکر تصور کیجاوے بالجملہ یہہ مجملاً سردست عجالۃً لکہدیا گیا جواب التفصیلے اونکی بہتانات مذہبی کا اول
تو اغلب ہی کہ ذریت و تلامذہ جناب مولوی سید رجب علیخان صاحب مجتہد وصول صحیفہ قاطعہ لکہیں اعیان و رہیان بہی قاری جعفر علیصاحب
مولوی مدرسہ سرکاری وغیرہ مومنین بالیقین کوٹہی جناب معلی القاب شیعہ نامی و گرامی نواب اعتماد الدولہ بہادر لکہیں اور نہیں تو
یہاں سے ہو کچہہ کہ انشاء اللہ لکہا جاویگا اوسوقت ناظرین پر گہر تک پونہچا دینا زیادہ مفصل ظاہر ہو جاویگا اور ہویدا ہوئے
صغار و کبار دیار و امصار ہوگا کہ ہوا بان باب مدینۃ العلم مویدبتائید عالم الغیب ہین یا تابعان قوال لولا علی لہلک اوسوقت
بحول و قوۃ الہی ظاہر ہوجاویگا بالقول اونکی کہ کیا کیا تہی کے باتین ہویدا و آشکار ہوتی ہین اور کیا کیا بہکاوین حضرات
کی کہلتے ہین کہ آیہ و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ کے تفسیر مین بیچارہ کم خواندون اور ناخواندونکو غلطے اور دہوکا
دیتی ہین کہ معاذ اللہ پیغمبر نے فلانے فلانے صاحبون کے لئے خلافت کو فرمایا معاذ اللہ قاتلہم اللہ انی یوفکون اور
کتب شیعہ سے بتحریف نقل کرکے ناواقفونکو دہوکہ بازیان دیتی ہین سو تمام حال سقیفہ اور احتجاج سلمان فارس وغیرہ صحابیان
کرام اور خطبہای جناب نفس رسول انام سے انکی سادہ کاریان ظاہر ہو جاوینگی اور مصداق مضمون وجعلنا ہم ائمۃ یدعون
الی النار دیکہینگے کہ کنکے لئے ہے اور مضمون وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا کسکے لئے اور خبر فرمودہ رسول در باب خلیفہ ہونے جانکے
بطریق اخبار کہ ہی مثل خلافت بنی امیہ و شہادت جناب سید الشہداء وغیرہ حرف بحرف شدنی کہ ایسی معجزات سے گنا چاہیے ورنہ خلافت
یزید وغیرہ جمیع بنی امیہ حکام ازمنۂ الف شہر سبکو خلفای منصوصین مرضیہ رسول جانا جاوے کہ اس پر کوئی متدین بنہین راضی
ہو سکتا بجز مخالفین رسول و آل رسول کے شرّاوین تصریحات قاضی عیاض اور تحسین ابن حجر سے سبحان اللہ زہی مہندار
کہ بارہ خلفائے رسول مین جو یزید اور اوسکے باپ اور عبد الملک بن مروان وغیرہم کو معاذ اللہ خلیفہ جانین اور شیخین کو بہی
بہی نہین آور پہر سرخرو چہرہ دعوے کرتے ہین اتباع ثقلین کا اور تابعان ثقلین پر طعن کرتے ہین جبکہ اجی جائے تاریخ
الخلفاء تو سردست ہر کسیکے ہاتہہ لگ سکتی ہے اوس سے صاف ظاہر ہو جاویگا کہ سنے صاحبونکی خلفای اثنا عشر رسول مقبول
مین یزید اور اوسکا باپ اور عبد الملک بن مروان وغیرہ بنی امیہ کذائی مصرح ہین سبحان اللہ زہی علم و فضل شیخ صاحب
تفسیر مجمع البیان دیکہنے کا دعوی ہی کہ اخبار خلافت شیخین جابرین کو بتحریف نسخہ سطی دہوکے عوام کے بروایت
عیاشیے لکہتے ہین یہہ نہین معلوم کہ عیاشیے کے بہی تفسیر ہے یا نہین لیکن دیکہی ہو تو جانین دس بیس کتابین
دیکہہ لین عوام مین دہوکہ بازیان کرنے لگے المختصر کہ جیسا اوس تحریف کی بہی علعے کہول دیتا ہے لازم ہی کہ بچانے

خلافت شیخین اور بیان ان حدیث

بجگانے اونکی تفسیر زاہدی مین اپنی ہان بہی دیکہہ لین کہ وہان بہی یہہ مضمون مصرح ہی اور ظاہر ہی کہ صرف
خبر دی تہی رسول خدا صلعم نے کہ فلان و فلان خلیفہ ہونگی اور یہہ نہین کہ خلیفہ ہین جسکو یہہ پہلی ہا لنس راست نما مصداق
یحرفون الکلم عن مواضعہ واسطی ہوکے عوام کے خلیفہ ہین تعبیر کرتے ہین جسکا جی چاہے تفسیر عیاشیہ و مجمع البیان
بلکہ انہین کے تفسیر زاہدی بہی دیکہہ لے یعنے خبر دی ہی پیغمبر صلعم نے کہ میرے بعد یون ہونیوالی ہے جیسے کہ کتب احادیث
صحاح بلکہ مدارج وغیرہ سب کتابون مین مسیلمہ کذاب و اسود عنسی مدعیان کاذبان نبوت کے تعبیر بہی اسی طرح کی ہی اور
ذیل آیہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر مین اور جواب بندہ جگر خوار غم بزرگوار رسول مختار مین کہ اونکی اکثر تفاسیر حتی کہ
عزیزی تک مین موجود ہی اسی طرح پیغمبر نے خبر دی تہی حکومت بنی امیہ کے اور اسطرح کی بہتیری خبرین ہین کہ غیر مرضی
خدا و رسول ہین مگر خبر و قوع واقعہ دی ہی تو لازم ہی مخالفان اہل بیت رسول و آل طاہرہ کو کہ ہزار مہینے کی خلافت
جابرین و غاصبین بنی امیہ کو حق ظاہر کرین تعجب ہے شیخ صاحب سے کہ بموجب تصریح قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہم صاف صاف
یزید وغیرہ کی خلافت کا کیون نہین اقرار کرتے کہ اوس اپنے احد خلفای اثنا عشر سے بمصالح تنفر عوام تنفر عوام سے
ظاہر کرتے ہین اور پہر تقیہ کا انکار — ابہی تو اس خبر محرفہ سے صرف دو صاحبو نکا نام بتایا ہی جسمین لکہے سے ظاہر ہی کہ تیسرے
صاحب کا بہی پہر ٹہکانا نہین اب شدہ شدہ آیندہ جمیع حکام جائرین منہ اخذ و حال و استقبال سبکی حکومت کو باظہار
قول جعلناہم ائمہ و جعلنا ہم ائمۃ حق ظاہر کرینگی اور سبکو اولی الامر بر حق کہین گے گو کہ داعی الی النار ہون یا ہادی بامر خدا
— خدانخواستہ ذرا بہی مثل خلیفہ پنجم وغیرہ انکی بقیہ خلفای اثنا عشر سے کوئی جائزہ و انعام مقرر کر دی تو حدیث ہمارے
ملتمسات حقہ مصداق لا یخافون لومۃ لائم کے کہ بمقتضای مودت و اتباع قائل بذہ شقشقیہ ہی ظاہر ہو جاد ہ لے ایسے
حضرات کیا کچہہ کرین — جو شخص جامع الاصول وغیرہ کتب حدیث و لسان العیون و استیعاب و غیرہ دیکہی جانے کہ حکومت حکام
جور مین کس قدر حدیثین بنائی گئین ہین اور محض ہوای نفس و طمع جاہ کیسے کیسے عالم و فقیہہ پاس حکام کام کرتے تہی ایک
نمونہ اسکی تصدیق کا کتاب ابن جوزی ہی جسمین صدہا احادیث کا موضوع ہونا ثابت و محقق ہی انکو دیکہی تو خود اوس
پکار اوٹہی کہ احادیث فضائل پیش کردہ تو اہلسنت سب موضوع ہین کہ بطمع جائزہ و انعام جاگیرات وضع ہوتے ہین
اور نمونہ اسکا اب دیکہیے کہ پانچ چہہ سو روپیہ ملنے کے طمع پر تو سود دو آنے کے حکم اور فتوی بموافق رای حاکم وقت کے
جاری ہوتے ہین اگر حکومت موصل و ری و بصرہ و شام دیجاوی تو کیا کچہہ نہ کیا جاوے تہوڑی طمع و ہوای نفس پر تو

سادات کشی ہوتی ہے مملکت ملی تو زیادہ اس سے دیکھو قربان حسین ؑ کے آل رسول سب کچھ ظاہر کر گئے کہ چشم
بصیرت ہو تو جانو کہ باپ سے بھی یہی ہوتا جو بیٹے سے ہوا وہان یون دیکھادیا یہان یون دکھادیا غالب کل
غالب اور حجۃ اللہ انکو کہتے ہین کہ کسی طرح کسیکو مجال چون و چرا نہ رہے فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہ ۔ ای لکانو شیخ جیسے کے
ایسے ضالین و مضلین کے کلامون سے بچو جو اسطرح تحریف و مسخ کر کے حوالہ کتابونکی دیوین تمہین لازم ہی کہ کتابین طرفین
کے دیکھو اور فرق و تمیز جھوٹ سچ مین کرو ایکدن خدا کے ہان پوچھے جاؤ گے ۔ شیخ صاحب دعوی کرتے ہین اپنی اطلاع
سے شرم نہین آتی کتاب سیف صارم مولفہ جناب قبلہ و کعبہ مولانا مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم چھ برس سے شیخ
صاحب بعد ورق گردانی دیکھکر بیٹھ رہے ہی آجتک قلم اٹھانیکو ہاتھ نہین ہلا جسمین درباب جناب ام کلثوم کتب نواصب
سے وہ وہ جواب دندان شکن بموجب روایات اونہین کے ہین کہ نواصب کے دانت کھٹے ہوتی ہین جنہین طالبین
حق دیکھین تو حقیقت حال انکی معلوم ہو کہ اسپر شیخ صاحب دعوئے کیولینی کا کرتے ہین ۔ دیکھین طالبین حق سیف صارم
کو کہ تمام جوابات درباب ام کلثوم اور درباب صبر و تحمل از منہ غصب خلافت اور رنج کشی اور شدہ کفار و منافقین انبیاء و اوصیا
بر مصداق مضامین و العصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر کے
اور اسوہ اوصیا بانبیاء ظاہر ہوئے اور معلوم ہو منصف بالصبر کو کہ طوق و زنجیر و قید و حبس اور رسی پڑنا تک گلی مین اور
اوسپر صبر و تحمل نظر برضای باری یعنی اسوہ ہمہ اوصیا کو بانبیاء اور باعث افتخار ہو کیسی نفس کشی ہی اور غالب آنا لنفس پر
جناب مولائے مومنین کا جو کہ جہاد اکبر تعبیر کیا گیا ہو بموجب احادیث مشکوۃ کے عین ہورث لتصدیق لقب غالب کل غالب
ہی ورنہ جتنے انبیا مصیبت رسیدہ از کفار ہین از کہ قرآن تمام اون قصص سے مملو ہی اور گلی مین چادر پڑنا پیغمبر خدا کے اور تین برس
رہنا مدتون دار الارقم مین اور غار ثور مین اور داڑھی پکڑ لینا عروہ کا غزوہ حدیبیہ مین اور صفت رسالت کو عہد نامہ
سے کاٹ دینا اور صلح کر لینی کفار سے اس شرط پر کہ کفار کے گرفتار واپس دئیے جاوین اور مسلمان واپس نہ لیا جاوے
معاذ اللہ تمام ان کلمات سے یاد کئے جاوین جسطرح کہ یہ نیک بخت ایسی اسوہ انبیا پر مولائے مومنین و موالیان مولائے مومنین
کو یاد کرتے ہین آیا نہین دیکھتے کہ ایک کافر نے روی مبارک پر سرور اوصیا پر در حالیکہ شمشیر برہنہ در دست تھی تھوک دیا
اور اپنی قتل سے اسی وقت ہاتھ اٹھایا کہ مبادا شمول شائبہ لنفس سے جان اسکی ہلاک کیجاوی جس پر افتخار انبیا اور اولیا
کہلاتے ہین آجتک سرگروہ انکا کہتا ہی ؎ او خیو انداخت بر روی علی ؑ ۔ افتخار ہر نبی و ہر ولی

الحق صدق رسول اللہ القرآن مع علی وعلی مع القرآن کما فی معجم الکبیر وصدق مولینا علی ابن ابیطالب انا القرآن
الناطق کما فی الاستیعاب وغیرہا وصدق اللہ ان ہذا القرآن یہدی للتی ہی اقوم جیساکہ قرآن سے اہل عقل
وادراک قویم ورای مستقیم وذہن سلیم ہدایت پاتے ہین اسی طرح حرکات وسکنات ہم اہی قرآن بلکہ قرآن ناطق سے
اہل ہدایت ہدایت پاتی ہین اور کفار ومنافق بفحوای لا یزیدہم الا خسارا زیادہ تر گمراہ ہوتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم
وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب الیم — قصہ حدیبیہ دیکھنے سے قلعی بہتیری عدالت مآبون کے کہلتے ہے
کہ وہ بہی بسبب رنش گیری رسول مقبول دبیلکے عروہ وغیرہ مرتب صبر رسول دیکہکر نبوت سے پہر گئے تہی کہ بموجب
حدیث بخاری وغیرہ صحاح عمر بہر صدقہ وغیرہ ~~صحاح عمر بہر صدقہ وغیرہ~~ مکافات ظاہر کرتے رہے اور خود کہتے ہے
کہ اوس دنکی برابر کبہی شخص نبوت سے نہین پہرا یعنے جس سے ظاہر ہی کہ ہمیشہ آپکا یہی خاصہ تہا چنانچہ بموجب حدیث
صحیح مسلم کے ہی کہ ہمیشہ حذیفہ رازدار رسول سے پوچہتے تہی کہ پیغمبر نے مجہی تو منافق نہین کہا یا منافقین مین ہمین شمار
کیا سو حقیقت مین یا اسوہ اونکی تابعین کو بہی کہ جناب مولای مومنین کی امامت سے بہی بسبب الیسی ہی صبر وتحمل کے منکر ہو حضرت
سلامت ڈرین خدا سے اور مکافات روز جزا سے لازم ہی کہ اس قسم کی احادیث بہی مریدونکو سناوین اور کتمان کو کام نفرماوین
ورنہ مستحق مضمون ان الذین یکتمون الآیہ ہونگی سبحان اللہ ڈاڑہی پکڑنا کفار کا یا گلی مین رسی یا چادر پہرنے سے تہتک
تہوکنی کافر کا مونہہ پر کیا کم ہے اسپر تو صبر وتحمل وفروگذاشت سے افتخار انبیا واولیا شمار ہون اور گلی مین رسی پڑنے وغیرہ
تہتک کا صبر وتحمل اور درگذر باعث طعن ہوا در محل غالب کل غالب وکرار غیر فرار بلکہ صاحب بصر وبصیرت بسبب عدم فرار کے
معرکہ جہاد اصغر سے جیساکہ کرار غیر فرار جان سکتا ہی اوسی طرح بسبب مصائب کثیرہ اور تحمل کرات ومرات کی کرار غیر فرار صعوبات
جہاد اکبر تصور کر سکتا ہی — سبحان اللہ کل کو انبیا کتنی دکہنے پر کفار کے اور کعبہ توڑنے اور منجنیق مارنیکی کعبہ پر اور فوج
فاہرہ خلیفہ صاحب منجملہ خلفای اثنا عشر حضرات نی کس کس قدر زیادتیان کین اور پروردگار عالم نے تحمل فرمایا الیسی ہی حقیقہ
تو بیشک بغرا مخوشی مضمون انما نملی لہم صفت قہار وقوت وقدرت خدا تعالے کے منکر ہو جاوین فویل لہم ثم ویل لہم سے
دعوی ہی حفظ قرآن کا اور عمل سنت رسول کا آیہ فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل اور ان اللہ مع الصابرین اور علی اللہ توکلنا
ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین کا حکم دلسے بہلا دیا یا یہ کہ دروغگو را حافظہ نباشد کا مصداق اذا لم تستحی فاصنع
ماشئت کہا جاوے یا یہ کہ ذہن عالی مین وجوب تعمیل امر صرف مخاطب ہو جو دکے متخیل ہوگی جیسے ابو مسروق رضہ کے

خطاب ہے اور لوگو نکی مباہلہ کو قیاس اول من قاس تعبیر فرماتی ہین لیکن مرحبا اس رای پر جمیع اوامر و نواہی سے
اب بری کردین اپنی اہل نحلہ کو کیونکہ اونکی نزدیک تو مخاطبین مامور ہین اور جن آیتون مین خاص پیغمبر خداؐ بصیغہ
واحد مخاطب ہین اونسے تمام اوسوقت کی حضار اپنی مقتدا اون کو بہی بری تصور کرین نہین تو سب کو مثل غائبین امر
خطابی ابی مسروق اونہین کلمات سی یاد فرماوین جو ادہر کو کہی تہی نہین تو بہر کیف مرجع و مقر اون کلمات کا بجز
ذات سامی کے اور کہین نہو گا ایسی اپنی تیر بازگشتے کا مزہ شیخ صاحب کے کبہی نصیب ہوا ہو گا جو یہان پایا اور ان شاء اللہ
یارونکی ہاتہ جو ٹوٹون ملی آوین گے تو خوب مزا پاوینگے مصراع اور ستی نہین یہہ دلّی ہے ۔ صبر و تحمل بیشکی جناب غالب
کل غالب پر وہ فہمالیش رسول مقبولؐ نہین یاد کرتے جو محدثین خود اونکی لکہتے ہین کہ پیغمبر خداؐ نے وقت آخر وصیت
تہی کہ یا علی بہت مصیبتین تجہپر ہونگی لازم ہے کہ صبر کرنا اور یاد کرنے چاہیئے حدیث جامع الاصول کہ مخاطبہ ہین حضرات
غاصبین غیرہم طلبہ ریاست کے کیا فرمایا رسول خداؐ نے ستحرصون علی الامارۃ وستکون لکم ندامۃ یوم القیامۃ اور دیکہین
کہ کن کن حضرات نے حرص امارت کی اور آل رسولؐ کو ناراض کیا آپ ذرا گریبان ہین موہنہ ڈالین و دیکہین صحاح و مدارج
وغیرہ کہ وہ مصیبتین کونسی سوا زمانہ بعد وفات کے ہین جہان صبر کیا جناب غالب کل غالبؑ نی اور تلوار نہین کہینچی فاعتبروا
یا اولی الابصار یہہ جو لیس خیال پُر و بال ہین مبتلا ہین حقوق اہلبیت طہارت کچہہ ایسے ہین کہ کوئی باطل کرسکی مفت
عمر عزیز برباد دیتی ہین آخر حق حق ہی اور باطل باطل ہر طرح کی سادہ کاری اور بقول شخصے سو طرح سے گنٹی گانٹہہ
پیوند لگاؤ لیکن بفحوای مضمون لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا کبہی حجب مین درباب حقوق اہلبیت طہارہ
کوئی غالب نہین ہوگا عبث حظ رینگی و مخالفت اہلبیتؑ مین جتنا کوئی چاہی نامہ اعمال سیاہ کرلے مآل کو وبال اسکا
جزا کو حضرت قادر ذوالجلال کے آگے معلوم ہوگا سو ہوگا لیکن یہان بہی جتنے چاہو فضیحت ہو لو مصراع با آل
نبی ہر کہ درافتاد برافتاد ۔ قاضی موصل کے حال سے صاحب تحفہ کے احوال سے عبرت پکڑین ۔ بمقتضاے سعادت
ازلی جنکو کہ مودت اہلبیت طہارت مخمر ہے اور حقوق انکی متیقن ہین وہ کبہی اغوای شیطانی یا ترہیب تخویف سی ڈگمگا
نہین سکتے گو کہ عوام ہون یا خواص اس قسم کے نامہ اعمال سیاہ کرنیسے بجز تضیع اوقات و حصول وبال اخروی کچہہ سود نہ
اوٹھیگا ایک نتیجہ تو نامہ سیاہی کا شیخ صاحب نے دیکہا کہ جلاوطنی آجتک اور خانہ خرابی نصیب ہوئی لیکن ابہی عبرت نہین
مصلحت آئینہ نمائی کہیم سے انزرث کرنا چاہیئے ابہی توبہ کرنے بہتر ہے دروازہ توبہ کا کہلا ہی مثل بازی اطفال ایسے کلام عامیانہ

عامیانہ بے سروپا زبان قلم پر لانے کو لسنی دانائی اور احقاق حق ہے کہ قبل از ذکر تکرار و گفتگو فساد گویند کا دامن سید
صاحب مین ہوا جس پر مکذب صاحب مکافات ارادۂ مباہلہ اپنی تحریر مین فی المعنے ظاہر کرتے ہین اور گالیان دیتی ہین فرزندان
سادات کرام کو کہ اعادہ اونکی کلمات کا ہم مکروہ جانتے ہین کہ ایام فساد کی یہہ ذکر اگر فساد بعد ہوتا تو بہی سلطنت
کچہہ کہتے اور معاذ اللہ مباہلہ جو بحکم خدا تعالی مامور ہوا اوسی کو سنا کاٹہنا تعبیر کرنا تو لنسا دین و ایمان ہی بلکہ درحقیقت استہزا
با خدا و رسول ہے مصداق یستہزؤن باللہ ہوتا ہی یہ کلمہ بہی بالاتر از کلمہ بدیان ہی پروردگار عالم تو حکم کرے رسول
مقبول ص کو مباہلہ کا اور عظمت مباہلہ و اہل مباہلہ یہہ کہ بتصریح شیخ شہاب الدین حنفی کتاب مناقب دہ باب مین ظاہر ہے کہ خمسہ
آل عبا اور چھٹے جبرئیل ع وسطی بقای علامت و نشانی شرکت مباہلہ کے رکھیں گے سزاوار ہوئے وہ علامت سادات کی وہ
زلفین و سطی ظہور عظمت سے مقرر کی گئی یہہ پہلی مالنس ایسے سپوت امت محمدی مین پیدا ہوئے کہ مباہلہ کو اہانت سی تعبیر
کرین عورتونکا کو سنا کاٹہنا بتاوین اور سادات کو گالیان سناوین اچھی سنی خاص سنت یزیدی بجالائے مرحبا صد مرحبا
این کار از تو آید و مردان چنین کنند غرض خدام بیشک مصداق ہین صفات مخادیم مجوزین بزبان کے جس نے
اونہیں دیکہا ہوا انکو نمونہ اونکا دیکہی تعجب نہین کہ اگر ایسے دین و ایمان کے لوگ ہمراہ اہل نجران ہوتے تو سوائے بخش و
پس ارادہ مباہلہ ہونیکو اسطرح کہتے المختصر کہ جب حکم خدا و عمل رسول ص کے نسبت یہ حال ہی تو پہر مومن الطاق اور زرارہ رض
کے لئے کیا کہنا جن لفظوں سے اور جن اتہامات ایسے اور تحریفات سے ظاہر کیا ویسی باتونکی جواب بالمثل دینی کو بہی شریف
نہین پسند کر سکتا اب چاہین سو کہین انکی امام جیو اعظم اعاظم کو وہ پانچے سے مبتلا کر دیا ہی مومن الطاق نے اگر کتب تواریخ
کوئی دیکہی تو حقیقت کہلتے ہے جلے ہوئے جو یہہ چاہین سو کہین جلے ہوئے انکی ٹہٹے اسی طرح کہتے تہے یہانتک کہ ایسی مومن
کو یہہ بلقب شیطان تعبیر فرماتی ہین حقیقت ہین کچہہ جسکی دلمین ہے وہی زبان پر آدی مصراع دروغی جزا باشد
دروغی ہم بقول اونہین کے جلنے لئے وہ خوش ہوجائین اونہین کہین اور سمجہ کہوائین تو رحمن الیمانہ اہل ...
کہ ان دونو ادعای بعثت و طمع و ریاست کے بہی خبر دی تہی مخبر صادق ص نے جنبیا کہ ظاہر ہوا المختصر کہ جو بات قبل از حوالہ
دائرہ اتباع و اعتقاد امام ع کے ہو بعد بہی لگانی دیانت سے باہر ہی اگر وہ ایسی باتون سے خوش ہین تو ہم بہی کیسر جانئیں
برکس کفر و خنزیر خوارے مین ہی ہو ونکو اوسی لقب سے پکارین اسکا وبال اونکی سر پر ہے باہم فی شانہ تحریف مرویہ خاص زبانی
جناب ام المومنین صدیقہ موجودہ استیعاب وغیرہ بڑی لنبی ڈاڑہی والونکی لقب نعثل کو یاد دلا دیتی ہین بلکہ جنابہ عمدہ وجہ

بکلمات قتل اور بعض روایت سے بلعن یاد فرماتی تہین جنکی خونکا دعوی خود انجام کو فرمایا اور ہزارہا صحابہ کرام
کے خونریزی کیے فرزندونکی خون سے مونہہ لال کئی اگرچہ اونکی کرامات سے جاننا چاہیئے کہ اونہین کے دعا سے قتل نعثل ہوا
مگر بموجب اونکی قواعد مسلمہ کے جناب مولائے مومنین ع پر ناحق اس باب مین بہی شرکت خون کا بہتان لیا گیا کہ تمام کتب
احادیث و تواریخ سے ظاہر ہی سو اگر یہہ سچ تہا تو بقول میر کلال وای برحال مقتول اور جو سچ نہین تہا اور معنی و
مقصود خدام والا کلمہ رفض سے بدگوئی صحابہ کرام ہی تو حدیث الکذب فی الرافضہ حقیقت مین خوب دیباچہ اوراق تکذیبی
پر لکہی اور سب راست و درست اودہر ہی ہوگئی یا درکہین آپ سی بہی اپنا تیر بار نگشتے سمجہین ذرا صحیح مسلم اور بخاری کو دیکہین
کہ طلوع قرن شیطان کسکے گہر سے فرمایا ہی راس الکفر او فتنہ کس جگہ بتلایا ہی اور جو پہر بخاری کو اپنی دیکہین تو حقیر
ایک اور حدیث برجستہ یاد دلا دیتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے کن صاحب کے صفۃ فرمائی ہی کہ شیطان بہی جنکے سایہ سے بہاگتا ہی کہ یہ
اوسپر بہی گاڑہی ہی کئی طرح سے اول تو خود فرمودہ رسول دوسرے ترقی ہو من الطلاق سے بہی تیسرے بخاری شریف کی حدیث
جو کہ بشمول اغیار کے ائمہ اہل بیت سے حدیث نہ لکہی دیکہو کرمانی اور گریبان مین مونہہ ڈالو مین حزاعن التطوالہ اونکی ایسی خرخرافات
کیطرف توجہ صرف تضییع اوقات عمر عزیز جانتا ہون مگر اونہین مزا اوسکا بہی چکہا دیا نہین تو جیسے وہ لفظ شیخ حلبی بن الفاظ
ملتہ کو کام فرما گئی ہین کیا کوئی اور ابن حجر بن الیاس بہی ایسا نہین کرسکتا آجکل سنی اپنی بہتانون عام فریب کا کہ ظاہر احضرات
کو سوای دہوکہ عوام کے راستی و ناراستی سے کچہہ کام نہین کہین یہودیت کے نسبت دیدینی کہین جہل کے کہین حماقت
ظاہر کرنے اپنی بیٹے ہی کانونکو خوش کرنا فخر جانتی ہین ظاہر ہی کہ خود اپنی حیثیت او منزلت جتانی ہے ذرا خود یاد کرین احادیث
مشکواۃ و فتح الباری وغیرہ جو تمام یہودیت بنا ہی اون اون عدول کے ظاہر کرین کہ احادیث و روایات اہل توریت
سے لکہوا کر لاتی تہی اور پسند کرتے تہے اور آنحضرت خفگی فرماتی یہانتک کہ رنگ مبارک سرخ ہوجاتا تہا چنانچہ متواتر
کہا اونہون نے کہ یا پیغمبر حدیثین اور حکایتین اونکی جو ہم سنتے ہین اچہی لگتی ہین تو حضرت نے بطریق زجر فرمایا کہ
آیا تم بہی دین اسلام مین متحیر ہو جیسے یہود و نصاری ہوئے تا آخر جنہون نے پیغمبر کو نسبت ہذیان دی جنہین پیغمبر فرمادین کہ
موسی آوی تو تم اوسکی تبعیت کروگی حال آنکہ موسی ع بہی میرے تبعیت کرتے تو زیبا ہی پیروان ابو تراب یہودیت و نصرانیت
کی نسبت کب دی جا سکتی ہین جو بعد رسول سوائے اہل بیت رسول کے کسی عمر و بکر کے بات بہی اہل بیت کی ہوتے کان دہر
کے یہ سنین یہودیت کی نسبت ووسی جا سکتی ہین جو کہ کعب الاحبار یہودی کے مشورہ سے کام کرین اور خبر پوچہین اسکے

اوسکی کتابون سی اوریقین کرین اونکا ذرا دیکھین کتاب طبقات تابعین اپنی اور پھر انصاف انیت لپسندی کا حال اول سپر دگی خلافت سیے جہہ پنجوینمن کہ صاف مطابق قوانین نصاریٰ ہی تمام کتب تاریخ مین دیکھین بلکہ جناب مولینا سولوی محمد باقر صاحب کے کتاب سیف صارم ہادی التواریخ وکتاب حدوث مذاہب مین دیکھی جنکو شوق ہو کہ جوابات ان حضرات کے سب قسم کے موجود ہین اور سیف صارم اور ہادی التواریخ چھپی ہوئی جاری اور شایع ہی اور نقول عبارات ضرور سب اونمین ہین — درباب حدیث من کنت مولیٰہ اور آیہ انما ولیکم اللہ جس جس طرح سیے اوراق مرقومہ مین کلام فرمایا ہی محض واسطے دہوکے عوام کے ہے جو کہ بالکل نام سیے اس قسم کے کلام کے وقف نہین اس جگہین زیادہ طول دینا نہین چاہتا مختصر اگر اتنا یہان بس ہے کہ بیشک آپ تو ایسی ہی تعلیم یافتہ ہو بابان بقائل سلونی ہین ع ہم علم آموختہ جاہل کلالہ وابا واقیلونی اور ایسی ہی پیر وطویل القامت ریش درازونکی ہمارے حماقت وسفاہت جو ظاہر کرین بجا ہے بارہ برس مین سورۂ بقر یاد ہو جسکے تہنیت وشکریہ مین قربانیان کرین او رآیہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم الآیہ تک یاد نہو اور فوت پیغمبر صلعم کے منکر ہون المختصر کہ اونکی خیر لیں جنہین فرزند ارجمند آپ کے خلیفہ پنجم کا احمق لکھتا ہی دیکھو تاریخ بلادر جنہون نے عبدالملک کی بیعت حجاج کے پاون پر کی اور چوتھی مرتبہ پر بھی جناب مولای مومنین کے دائرہ بیعت سیے خروج کو پسند رکہا سو اول تو ہمارے نزدیک بقول مشہور نہین کے دستار نہین تھے سر کو زیبا ہی کتاب قول مستحسن شرح فخر الحسن دیکھین کہ کسکی حماقت ظاہر ہوتی ہے وہان انکی پر صاحب تحفہ بلکہ اونکی والد ماجد تک کے دانائی اور قلعی کہلتی ہے اوسکو دیکھکر کبھی پھر انکار معنے اولی بالتصرف واسطے مولی کے کچھ بھی غیرت ہی تو زبان پر نلاوین گے اور زیادہ شوق اسکے چاہین تو باب حدوث مرقوم الصدر ملاحظہ فرماوین اور تتر ناوین کہ وہان بھی بیسیون طرح اور تمام کتب لغت وتفاسیر سیے اونکی بلکہ صاحب تحفہ تک کی قلعی کہلتی ہے ظاہر ہو جاویگا ناحق عوام کو شیخ جیو دام فطرت مین لاتی ہین کہ مولی بمعنے اولی بالتصرف نہین وہ بھلا پھسلا کر اپنی بچکانون کے جملہ اللّٰھم وال من والاہ سنے کہتے ہین کہ اب یہان بھی تم یہ معنے بنا سکتے ہو کہ ای خدا تو امام جان اسے جو اوسکو امام جانے سو اسقدر یہان بھی ہم انہین یاد دلا دیتی ہین کہ بہتیری انہین کے محدثون نے یہان اس جملہ کو زیادتی ضمن اسے لکہا ہی اور بحال دیانت شعار آپکے ہی کہ جملہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کو اوڑا گئی کیونکہ آپ تو نصرت اعدا مولای مومنین کو محبوب جانتی ہین معلوم ہوگیے روز قیامت کو حسب وقت بمقتضای یوم ندعو کل اناس بامامہم بلای جائین گے آدم

لوای حمد محمدی دست مبارک مولای مومنین مین ہوگا بتصریح محدث دہلوی اور سید علی ہمدانی وغیرہ اور لفحوای لکل غادر
لواء منکر امامت مولای مومنین اپنی لواء غادرین کے نیچے ہونگی اوسوقت ہم تحت لواء احمد مخادیم سے پوچھ لینگے کہ لوای
خلیفہ بلا فصل کو لواء احمد دلوا او اوسوقت مخادیم کا یا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا کہنا کچھ کام نہین آئیگا دیکھین وہان بہی اولی بالتصرف
کسکو بتلائینگے یاد رہی کہ اوسوقت بفحوای اذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا عذر لو ان لنا کرۃ فنتبرأ منہم اصلا و مطلقا
کام تہین آئیگا صدق اللہ تعالی کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم وما ہم بخارجین من النار - اور جو شرح فخر الحسن وغیرہ
سے بہی صفر اسکلئے ہنوا اور کچھ حسرت دلمین باقی رہے تو باجلد وت اور خاص رسالہ حدیث غدیر مولفہ جناب مولینا مولوی محمد باقر
صاحب کہ رسالہ جداگانہ خاص اسی حدیث کے بیان مین ہے دیکھین اور شہر النصیب وقسمت ہدایت پاوین و من لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور لیکن یہان مختصر اجملہ اللہم وال من والاہ کے معنونکی تعریض پر بفرض تسلیم اما تاہم لکھدیتی ہین کہ
بہت تعجب ہی کہ شیخ صاحب راقم فرحی اوراق نے کہ مولینا ہین ادنکی با اینہمہ ادعای مشکل پسندی تفسیر المشکل
ابوبکر انبار حنفی کی نہین ملاحظہ فرمائی اور چونکہ وہ تو مولی کے معنے سوا دوست کے نہین جانتے تو اونکو جو مولینا بسم اللہ
عنوان اوراق پر لکہا ہی تو یہی معنی خوانخواہ ترجمہ کرنے پڑی کہ ای یار جیو ذرا تفسیر المشکل کو تو ملاحظہ فرمائی وہ تو ان دہوکہ بازی
تعریض و بیان معنی اللہم وال من والاہ مین پہلی ہی سے خاکا اوڑ گیا ہی اور کچھ اوسی کہہ ہی نہین سکتی کہ ہمنام ایسی ہی
نیز گو نکلہے اور حقیقت مین اس تعریض بالمثل پر فہیم ہر طرح طرح سے کیفیت اوٹہا سکتا ہی یعنے وہ لکہتا ہی کہ مولی
بمعنے اولی بالتصرف کیونکر نہین ہوگا حدیث مین آیا ہی و ایما امرأۃ تزوجت بغیر اذن مولیہا فنکاحہا باطل اب یار جیو بتلاوین
کہ یہان بہی مولی کے معنے یار دوست کے لیوین اور اگر یہی بات ہی تو فتوی جاری کردین اصحاب کمیٹی کے تجویز سے کہ جو عورت بغیر
اذن اپنی یار دوست کے نکاح کرے یا جبرا کوئی کر دی تو وہ نکاح باطل ہی اور جو حیانا ایسا ہو جاوے تو مفارقت
بلکہ انکی یا دوست و احباب ہوگی غرض ایسی معنے تراشنے و فتوا پر مولینا جیو یاران فنوا حشن سے خوب کچھ حاصل کر سکتے
ہین باقی تفصیل تمام انشاء اللہ الملک العلام رسالہ تفصیلے مین دیکہ لینگے دیکہنے والے اور شیخ جیو صاحب بہی اگر بعد مباہلہ
پھر کسی سزا کی مرگ پھر زندہ اور ہوش و حواس بہی کچھ قایم رہی تو وہ بہی فرما چکے ہین کیونکہ ہمارا ایمان ہی یقین
دیکہتے ہی کہ یار جیو مباہلہ پر تنگ قاضی موصل ای کی کو وصل ہو جاوینگے یا مثل صاحب تحفہ کوئی نہین کوچہ و بازار
سے پڑا کیا وین گے کیونکہ حط تیکے نفس و آل رسول سہل امر نہین ہے اسی غضب الہی کہتے ہین

٤٠

سوای اس جگہ کے اور ارشادات سرور کائنات مین دیکھین کہ صاف صاف خلیفہ و امام یعنے اولی بالتصرف مولای مومنین
کو فرمایا ہی وہان شیخ جیو کیا سر پٹین گے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل وغیرہ مین ذیل آیہ وانذر عشیرتک الاقربین مین صاف دیکھین
فرمودۂ رسول خدا ہ کہ علی خلیفہ ہی میرا اور وصی ہی میرے بعد میرے چنانچہ تفسیر ابن عباس اور تفسیر ابو یوسف وغیرہ تفاسیر کثیرہ
مین یہہ حدیث بہت تفصیل سے ہی طالبین حق اوسی دیکھین تو کیفیت ظاہر ہو۔ یہہ نہین دیکھتے اتباع و محبان امیر
نو صب کہ چونکہ امام و خلیفہ اولی الامر کے لئے رعایا کو محبت اور جان نثاری ضرور ہی کیونکہ جب تک محبت اسکی انکی دلمین نہوگی
تو نصرت اور سہرا ہی کب کرینگے چنانچہ جماد ہمای وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ جسکے ذکر مین یہہ تابعان نو صب دم چرا
گئی زیادہ دلیل توثیق اسکی ہی مفاد الفاظ دعای مذکورہ کا ترغیب ہے دوگونکو اوپر محبت اور دوستی اور نصرت خلیفہ برحق کے
اور ترہیب خذلان و خسران منکرونکو بلکہ حضرات یہہ نہین خیال کرتے کہ کمال فصاحت و بلاغت کلام معجز نظام پیغمبر خدا
ظاہر ہی کہ ایک ماخذ سی جسکی چند معنے ہون مشتقات مستعمل اور سبکی رعایتین اور معانے متعددہ متخالفہ سب عی ہون افسوس
ہزار افسوس اس گروہ کو اتنی شرم نہین کہ باوصف اسکی کہ قاموس و منتہی الارب و صراح تک مین تحت مولی اولی بالتصرف و تفسیر معنے
مین مالک و خداوند موجود ہی: کہ جسکا جی چاہے دیکھہ لے: کیسے صاف دیدہ انکار کرتے ہین الحق حب الشی یعمی و یصمی
و بسکلم محبت خلافت اعادی مولای مومنین: کہ ملت آبائی ہی انکی بفحوای انا وجدنا آباءنا الآیہ اس درجہ کو پہنچا ئی ہے
کہ کچہہ خیال پس و پیش کا نہین رہتا۔ قطع نظر تمام جہگڑون کے ظہور مقصود معنے اولی بالتصرف یعنے امام و حاکم سہروار ہونیکے
واسطی مولی کے اس جگہ حقیر اس مختصر تقریر پر اکتفا کرتا ہے کہ بہائیو ہمارا مہار اکلام اور جواب جات کتب لغت اور تفاسیر
درکنار لیکن جو تصریح و تفصیل اسکی روبرو رسول خدا قصاید معروضہ صحابہ کبار و شعرای اجین حضار سی ہویدا
و آشکار ہی اگر کچہہ بہی ایمان سے بہرہ ہو اور کچہہ پاس رسول مقبول رکہتی ہو تو بغیر خیال معیت اہل بحر و ہذیان کے شرماؤ
اور لوگونسے نہ چہپاؤ جو کہ تفسیر شیخ ابو الفتوح رازی مین چند شعر اوس قصیدہ کے جو قیس بن سعد بن عبادہ نے
کہی تہی منقول ہین ؎ وعلی امامنا و امام لسوانا الی بہ التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ فہذا مولاہ خطیب جلیل
— اور شعر دیکہو اوس قصیدہ کا کہ حسان بن ثابت انصاری نی باجازت پیغمبر خدا پڑہا ہے ؎ فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما و ہادیا جو کہ خطب خوارزم نے بہی مناقب مین نقل کیا ہی اور ثعلبی نے بہی اپنی تفسیر مین لکہا ہے
اگرچہ صاحب تحفہ جیسے متدین اپنی پاؤن تلے جنکے ہان قلعے انکی کہلتے ہے واسطی دہوکے عوام کے تہمت تشیع کی دیکھانی

ہین لیکن عقیل منصف کو چاہیے کہ صواعق ابن حجر وغیرہ کتب معتبرہ انکی بزرگونکی دیکھے تو بہت بازی الٹیون کی معلوم
ہو کہ ابن حجر کس تعظیم سے خطبہ کی کتاب سے نقل کرتا ہے اور خود والد ماجد صاحب تحفہ توثیق تعلبی بتعبیر امام المفسرین کرتے ہین
المختصر کہ اس قسم کے قصاید رو برو پیغمبر خدا کے پڑھے گئے اور خود حضرتؐ نے سنے اور دعا دی اوسوقت شیوخ شیخ صاحب
نے کہ البتہ انکی زعم مین اعلم العلما ہونگی یہہ نہین کہا کہ یہہ تعبیر امام کیونکر کی ہولی تو دوست کے معنے کیتا
ہی بلکہ خاص جناب عدالت مآب ہی نے بتصریح فخر رازی وغیرہ اول سب سے اور بتصریح دار قطنی دونو صاحبون نے جدا جدا
جدا مبارکباد دی اور کہا کہ ہنیئاً یا بخ بخ لک یا علی ابن ابیطالبؑ اصبحت و امسیت مولای و مولی کل مومن و مومنة
کہ حضرات کمیٹی نے کلمہ اصبحت و امسیت کو فصیح فرمایا بلکہ کتاب المودة سید علی ہمدانی شافعی مین صاف لفظ نصب علیا
کے ساتھہ عدالت مآب سے یہہ حدیث منقول ہی جس اصبحت و امسیت سے بہی ماہرین علم پر ظاہر ہی کہ حدوث اسکا باعث تہنیت
امر عظیم خلافت و امامت یعنے مثل نصب و تعیین کے اسی دن ہوا جو کہ تتمۂ رسالت ہے ورنہ احادیث تاکید مودت مثل من احب
علیا فقد احبنی وغیرہ بلکہ آیہ مودت قربی یعنے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی نص قرآنی تک ہی کہ اوس سے
بالاتر کوئی امر وجوب مودت نہین جو کہ بتصریح صاحب صحیح مسلم وغیرہ اہل صحاح واسطی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے محبت کے
ہی صادر اور نازل ہو چکی تہین اور یہہ مودت بتصریح شیخ شہاب الدین دولت آبادی حنفی صاحب کتاب مودة وغیرہ
اہل التفاسیر بالاتر از محبت ہی تو چاہیے تہا کہ اوسکی نزول پر اوس سے زیادہ مبارکباد دیجاتی لیکن آیہ قربی جیسی آیہ وجوب
مودة کے نزول پر بہی مبارکباد کسی کتاب مین نہین بلکہ روز عطاء رایت خیبر بعد فرار حضرت کبار از معرکہ جہاد خیبر بارشاد لاعطین
الرایة غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ کرار غیر فرار مصرحہ مسند احمد حنبل وغیرہ جناب مولائے مومنینؑ کو لقب محب و محبوب خدا و رسول ظاہر
و آشکار ہوا تہا اوسدن مبارکباد کسی نے بڑے چہوٹے شیخ صاحبون مین سے نہ دی کہ روز غدیر ظہور دوستی بندگان خدا و امت
رسولؐ کے اوپر تو مبارکباد اور ظہور دوستی خاص خدا و رسولؐ پر کچھہ بہی نہین مگر خدا اگر یہ کہا جاوے کہ در فرار و حسرات
مین اوس منصب کے مبارکباد بہول گئے کیونکہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے تا دم مرگ اظہار اس حسرت کا جناب عدالت مآب سے کے
صاحبزادہ تک کی زبان پر دل سے جاری معلوم ہوتا ہی حضرات ڈرین خدا سے کیون محبت ملت آبائی اور طمع ہوا و نفس کے لئے
حق پوشی اہل بیت طہارتؑ سے وبال اخروی جمع کرتے مین آخر ایک روز خدا و رسولؐ کو مونہہ دکہلانا ہی مثل یہود وغیرہ
اہل کتاب خود تو تحریف و کتمان حق کو کام فرماوین اور اہل حق پر تہمت اور بہتان اوس قسم کے نسبتین دلوین یہہ وہ

جناب مولائی مومنین کو نصب و تعیین پر مبارکباد عمری وغیرہ

احادیث اور وہ روایات اور وہ تصریحات خود اپنی ہانکی مریدونپر نہین ظاہر کرتے جو مکذب اُنہی حضرات کی ہون
جنسے کہ تصریح خلافت وامامتِ اہل بیتؑ صاف صاف ظاہر ہے اور اون آیتون تک زبان پر نہین لاتے جو مصدقِ تصریحات
اہل حق ہین تاکہ عوام بیچارے دیکھے اور مغالطہ مین ہین یاد رہی کہ عوام بیچارونکا سبکا وبال حضرات کی گردن پر ہوگا یہہ
نہین سناتی اپنی مریدونکو اور نہین لکہتے کہ ابو القاسم حسکانی اخطب و غیرہ گروہ کثیر مشاہیر صناد ید و مفسرین
حضرات سی لکہتے ہین ابی سعید خدری رضی سے کہ بعد اسی سبب مبارکباد ی کے آیہ الیوم یئس الذین کفروا من دینکم
فلا تخشوہم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئے اور پیغمبر خدا نے تکبیر فرمائی اور ظاہر کیا کہ
مین حمد کرتا ہون خدا کی اوپر اکمال دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور رضای خدا کے ساتھہ رسالت میری اور ولایت
علیؑ کے ۔ شیخ صاحب کیا جواب دینگی خدا کو کہ شیعیان مولائے مومنینؑ پر جو کہ بمقتضائے حدیث یا علیؑ حزبک حزبی و
حزبی حزب اللہ ہین بہتان لیتے ہین اور کتب پر طعن کرتے ہین اور تحریف ظاہر کرتے ہین کہ ابلاغ پیام خدا مین
پیغمبرؐ کو شیعہ خائف بتلاتی ہین اور اسپر کیا کیا طمطراق ہی سو درحقیقت یا طعن انپر صاف شقاق با خدا ہے
کیونکہ عقیل ماہر پر ملاحظہ آیات مرقومۂ آیتہ سے خود ظاہر ہوگا ۔ افسوس ہی کہ وقت ترتیب قرآن اُسی حضرات نہوی
نہین تو جملہ فلا تخشوہم واخشون بلکہ جملہ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس نہی شئل ان علیا مولی
المومنین قرآن مین نہ رہنی دیتی کیونکہ یہ دونون مضمون صاف صاف ظاہر و باطن جو کچھہ فضیحت بہتان شیخ ظاہر
کرتے ہین ہر عاقل و ماہر پر کالشمس فی وسط النہار ظاہر و آشکار ہے آیا شیخ صاحب اسکی ہم پر تہمت نہ لگادین کہ ان علیا مولی
المومنین کا اظہار اخراج انہین کا ہی بلکہ دیکہہ لین کہ ابن مردویہ اور جلال الدین سیوطی وغیرہ صناد ید اونکی عبد اللہ ابن مسعود سے روایت لکہتی
ہین کہ عہدِ رسول خداؐ مین ہم اسطرح پڑہتے تہی ۔ اگر کوئی کہے بحث یہہ کہی حدیث منحصر ذیل آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور حدیث منزلت اور
حدیث بریدہ شئل من کنت ولیہ فعلی ولیہ بعدی اور حدیث انا سید ولد آدم و علی سید العرب والعجم مرویہ صدیقہ حسب صحابہ موجود کتب صحاح
ان سنیا مین جبکہ احادیث خلافت بہی مختلف زمانون مین ارشاد ہوئے تہین تو اونپر بہی کسینے مبارکباد نہین دی تو احادیث محبت پر بہی
سابق اسی سبب کہ مبارکباد نہین ہوئی تو ادس عقل مند کے لئے پہلے سے جواب ہوگیا کہ آیہ مودت بہی اولی تو بالاتر از محبت ہی جیسا
کہ او ظاہر ہوا اور پہر نص قرآنی سوہان اوسپر مبارکباد نہوئی جہانکہ اونکی مذاق پر ظاہر ہو مبارکباد اُسسے زیادہ ضرور تہا کہ وسطی
حضرات علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ چار ان کی بتصریح مسلم وغیرہ ہی بیان نہی گو کہ باعتبار نزول آیت امر تبلیغ منصوصیت متوسل

آیہ قربی بیشک ہے لیکن ارشادِ ہدایت بنیادِ حضرت ہین کہ حدیث من کنت مولاہ ہی موجب عقیدۂ حضرات ظہور محبت ہی کہ نسبت تر
رتبہ ہی مودۃ سے یہان مبارکباد قرینہ دیگر یعنی چہ بلکہ یہہ کچہ بخشے اونہین کے جان کے وبال ہو گی کیونکہ مبارکباد کی لئی ظاہر ہے
کہ قرینہ قویہ واسطی جزیۂ کے نسبت از سابق چاہیئے سو ماہرین کتب حدیث و تاریخ پر ہویدا ہے کہ وہ احادیث متفرقہ اشخاص
معدودۂ مذکور واثنات ازمنہ مختلفہ مین صادر تہین جلیہم لیلۃ المعراج وغیرہ اوقات اور تبلیغ نہین نازل تہا اب حکم تبلیغ ہوا اور عموما
لاکہون آدمیون مومنین بعد اجتماع صغار وکبار دیار و امصار واداے خطبہ و وعظ ونصیحت بے شمار جانشینی عمل مین آئی سو ظاہر ہی کہ نسبت از
ظہور ارشادات سابق کے باعث ظہور جزیۂ قویہ مبارکباد ہے کیونکہ یہان نزول آیت یا ایہا الرسول بلغ الآیہ ہی اور پہر الیوم اکملت
الآیہ بعد اسکی حمد وشکر پیغمبر خدا باظہار اکمال دین واتمام نعمت اور رضاے خدا بر رسالت خویش وخلافت علی اور انکی عظمت کا
ظہور کر اس دن کی روزہ کا ثواب روزہ شش ماہ بلکہ شصت ماہ تک کا بموجب احادیث موجودہ کتاب مودت وغیرہ کے ہی یہان یہہ جو ہا
ہین سو مبارکباد ہے کہ اس دن مثل تقرر ولیعہد جانشینی عمل مین آئی اور تہ اور نکات جو اس مقام مین ہین اہل بصر بصیرت جنہین
نظر ہے کتب پر اور بصیرت ہی بلاتعصب ومحبت دین آبائی کے جان سکتی ہین کہ کفار ومنافقین خوشیان کرتے تہی کہ پیغمبر کی کوئی
فرزند نہین بعد انکی انکا جانشین کوئی نہین حتی کہ بغض وعداوت مین باوجود اظہارات کی صراحۃ اور کنایۃ خاص منافقین
حضار خدمت سی بہی قرائن وآثار بار بار ظاہر ہوتے تہے چنانچہ حدیث بریدہ من کنت ولیہ وغیرہ سے بہی ظاہر ہی کہ بسبب
تصرف جناب مولی کے نسبت کنیز غنیمت کفار کے کیسے مجادل ومکابر ہوئے بلکہ معاذ اللہ اسکی ہذیان گویان زمان قریب
وفات کے تہین نقل کفر کفر نباشد کفار بلفظ ابتر تعبیر کرتے تہے اور زمان وفات قریب تر ہو نہچا اور چونکہ حضرت جلیل
ہر ایک کا حضار سے اور حرص امارت انکی بہتر تر جانتے تہی خصوص حال اون بارہ یا تیرہ یا چودہ صحابیون کا کہ جو حدیث صحیح مسلم وغیرہ
سے ظاہر ہی کہ علی اختلاف الروایات بصفات نفاق متصف تہی کہ حذیفہ رض کو جنکی نام تک معلوم تہی اور جناب عدالت مآب ہمیشہ
اونکو سے جہیتے تہے کہ مین تو ادنہین سے نہین جیسے اطفال مکتب خوان تک خیال کر سکتے ہین کہ چور کے داڑہی مین تنکا اور
کثرت اس قسم کے حضرات کی بفحوای اکثرہم لا یعقلون واکثرہم لا یعلمون واکثرہم الظالمون ولو اعجبک کثرۃ الخبیث وقلیل
ما یشکرون اور وجود منافقین بفحوای ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین - اور
الاعراب اشد کفرا ونفاقا وغیرہ آیات کثیرہ کے بخوبی ظاہر ہویدا تہا خصوصا حال بڑے بڑے صداقت شعار وںکا
جنکا حال بموجب حدیث موطاے مالک ظاہر ہے کہ بفحوای الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ صاف فرما دیا کہ تم احداث کرو گے

لگے دین مین اور بموجب حدیث جامع الاصول سب الکیونکو فرمایا ستحرصون علی الامارة وستکون لکم ندامة جن حلیسوے حال نکال
اوس حدیث بخاری سے بخوبی ظاہر ہوتا ہی جسمین فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ روز قیامت کو منجملہ میرے اصحاب کے جانب شمال سے آوینگی
یعنے اہل نار سے اور مین حد سے عرض کرونگا کہ خداوندا یہہ میرے اصحاب ہین لیکن حکم ہوگا کہ تم نہین جانتے جو جو احداث انہون
نے کئے اور پہر گئے اپنی پچھلے پاؤن یعنے جیسے خطاب مین جناب قوم حدیث موطا کے آنحضرت صلعم نے ارشاد کیا تہا اوسکا ظہور
ہوگا اب شیخ صاحب سوا ے اپنی طالبان و غاصبان خلافت وغیرہم انکی ہمراہیونکی نام بارہ جو دہ اصحاب منافقین اور
حارصین امارت و امامت خلافت اور محدثین کے غایت فرماکے بتلادین یا انکی جگہ وہ لکہہ دئے جاوین بالجملہ نظر بر جہات مرقومہ بمقتضائے
بمقولہ حضرت لوط پیغمبر لو ان لی بکم قوة اور بمقولہ نوح رب انی مغلوب فانتصر و بمقولہ موسی خفتکم اور بمقولہ ہارون ان القوم استضعفونی اور
بمقولہ خویش انی اخاف من قومک یا عائشہ موجودہ جمع بین الصحیحین حمیدی منافقون سے جو جو خیال حضرت کے دلمین گذرتے تہے
فحوای مضمون فلا تخشوہم واخشون اور واللہ یعصمک من الناس اور الیوم یئس الذین کفروا سے ظاہر بار ہی ۔ شرما وین شیخ شیوخ
اور شمار بحار وغیرہ کتب شیعیان ائمہ اطہار غلامان مخاطب بخطاب علی مع القرآن سے مریدین وار بکا تو نکو نہ بہکا وین قول کتب
اہل حق کا موید بہ قرآن باوین قرآن سے زیادہ کونسا شاہد قوی اور حدیث قابل ایمان ہی فبای حدیث بعدہ یؤمنون معلوم ہوتا
ہی کہ دعوی حسبنا کتاب اللہ کا اور بیعت قائل حسبنا کتاب اللہ ہی لفحوای یقولون بالسنتہم ما لیس فی قلوبہم لغو و زور بہتان ہی المختصر کہ اس ان
ہزاران ہزار مردم دیار و امصار جو موجود تہی اور حج اخیر تہا پیغمبر خدا کا تو اسکے خاص تقریر جانشینی عمل مین آیا جو مبارکباد اور تہنیت
کے نوبت ظاہر ہوئے اسی جگہ سے ہی کہ کتاب مودات مین صاف حدیث ہی کہ بعد اس جانشینی کے پہر جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تہا
تو اوس سے بعد توحید خدا رسالت رسول خلافت حضرت مولا مومنین پر بیعت لیجاتی تہی بلکہ دیکہین حضرت روایت موجودہ
نوادر الاصول اور معجم کبیر اور جمع الجوامع سیوطی جس سے صاف ظاہر ہی کہ خطبہ جو آنحضرت صلعم نے روز غدیر فرمایا تو مضمون اوسکا صاف
یون لکہا ہی کہ ای گروہ مین لیا پاتا ہون اپنی تئین کہ اب تم مین سے جاؤن اپنی پروردگار پاس اور تم مین دو چیزین نفیس تمہارے
چہوڑتا ہون کہ ہر ایک اونمین کے بڑی ہی دوسرے سے کہ کتاب خدا ہی اور عترت اہل بیت میرے پس دیکہو کہ کس قدر خلاف کرتے ہو اون
دونون مین یا یہہ کہتی کہ کیسا خلیفہ جانتی ہو اون دونون کو تحقیق وہ نہین جدا ہونگی یہانتک کہ حوض پر وارد ہون میرے
پاس ای گروہ اللہ مولی میرا ہی اور مین ولی ہر مومن کا اور جس کا مین مولی ہون پس علی مولی ہے اوسکا اور مصابیح اور مسند احمد حنبل
وغیرہ مین یون ہے کہ مین چہوڑتا ہون تم مین دو بہاری نفیس چیزین کتاب خدا اور عترت اپنی اگر اون دونون سے تمسک پکڑو گے

حدیث مرتد ہوجاوین بعض اصحاب و حج اصحاب کبیرہ

تو کبھی گمراہ ہوگی بعد میرے بلکہ بعض روایت مین بجای ثقلین کے خلیفتین ہو جو دہی بلکہ یہانتک کہ ابن مردویہ وغیرہ جو
بریدہ بن الحصیب سے روایت کرتے ہین شکایت تصرف جاریہ مین تو اسطرح صاف فرمایا ان علیا اولی الناس بکم بعدی کہ یہہ معرکہ وہ ہی
ہی کہ ہمین سے آنکر شکایت کیے کہ مال غنیمت مین سے جاریہ حصہ علی کی یعنے خمس مین جناب علی نے تصرف کر لیا تھا اب شیخ جیو صاحب بتلاوین نزدیک
دو کے معنے ادنی وقت من الاوقات نکالنا کہ اسطرح چون و چرا کلمہ علی من اقبال و انکار و احتمال و قرینہ کسیکے بھی حاجت نہین رہی
اور حکومتین کے اجماع کے محذورات عقل کے دشمن سورہ برات لیجانے پر بہتان امارت صدیقے مین بھول جاتی ہین اور جسوقت کہ کسی لڑائی
مین کسی شخص کو حضرت بہیجتے تو وہان لوگونپر باوصف ہونے وجود دیاجو دنیا مین وہ حاکم ہو مامورین کا ہوتا تھا یا نہین کیا یہہ باز
ہی لسنت شاہ صاحب تحفہ کہ عوام کو دہوکے دیتی مین غافل از آیہ و نجعل لکما سلطانا اور ہان خدا پر اعتراض کرین یا
بعداوت صاحب منزلت ہارونی رہان بہی محذور بتلاوین ظاہر ہے کہ جیسا غیبت موسیٰ مین بفحوای اخلفنی فی قومی کا حال
تھا وہی صاحب منزلت ہارونکا حال تھا بلکہ ہم اونہین اوسحدیث یاد دلاتے ہین جو حاکم مستدرک مین لکہتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی کہ مثل حدیث غدیر حدیث بریدہ کی تسویہ اطاعتین بین من
جمیع الوجوہ بتادی ہی بلکہ حدیث غدیر و بریدہ قریب زمان وفات اور حدیث من اطاع مین زمانہ دسیع باقی تھا تو رحم کرین منصف
پھر کیون طمع امارت مستحصین امارت مین مذامت دنیا و دین حاصل کرتے ہین اور دیکہین حدیث خطیب خوارزم کہ صاف لکھتا ہی کہ
بعد صدور حدیث غدیر حکم دیا جناب پیغمبر خدا صلعم نے سبکو کہ علی کو بلقب امارت سلام کرین اور موافق اسکی ہی حدیث ابوبکر بن مردویہ
مناقب مین سالم سے کہ شیخین صاحبون نے جناب مولا امومنین کو ایکدن بعد رسول خدا صلعم کے کہا السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ
وبرکاتہ سو جب پوچھا کہ تم حیات رسول خدا صلعم مین بہی اسیطرح سلام کرتے تہی تو اوسوقت عدالت مآب سر حرفی سے فرمانی لگی کہ وہ
امیر ہے ہمارا۔ ماہرین حدیث کبیر خوب یقین کر سکتے ہین سوق کلام سے ان حضرت کے جو درباب اسامہ بہی دیکھی ہوئے ہون کہ
یہ روایت کسقدر کلام عدالت مآب سی مشابہ ہی کیونکہ بتصریح انکی محدثین خاص عام صحاح وغیرہ کے ہویدا ہی کہ اسامہ کو
جو امیر لشکر اور انکو مامور کرکے پیغمبر خدا نے اوسکی ساتھہ قریب وفات تعیین کیا تہا جس سے آخر یہہ متخلف ہوئے تو اوسی بہی بعد
وفات سرور کائنات سلام بامارت اسی طرح کرتے تہی اور صاف ظاہر ہے سیاق و مذاق سے اوس کلام کے کہ بطریق طعن
و استہزا ایسی حرکت تہی کہ عقلائے فہیم اوس مذاق سے جان سکتے ہین سو اوسی طرح یہان حال ہی کہ حرکات شیخ صاحب بہتر نمونہ
ہے اوائل شیوخ امیر خوانان مغتنم سول کا شیخ صاحب اب اپنی سر پر خاک ڈالین کہ امارت مستحصہ کا خود مستحصین عادلین کے زمانے

زبانی بعض الامر مین تو خاک اوڑ گیا اب چاہین یہ بہتری خاک سر پر اوڑاوین حقیقت مین یہہ ہی کہ یہہ بھی جانتی ہین اور
وہ بھی جانتے تھے لیکن بمقتضائے وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم وہ بطمع حرص امارت یہہ بطمع نفسانی لوگونکی بہکانیکو حجد انکار کئی
جاوین مبارک ہی ہم اور محدثین اونہین یاد دلاتی ہین کہ دیلمی بسند فردوس مین اور ثعلبی تفسیر مین روایت کرتا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ حق علی کا امت پر مثل حق پدر کے ہے فرزندونپر اور قاضی ابو بکر باقلانی روایت کرتا ہی کہ حق علی کا مسلمانونپر وہ ہے
کہ عصیان و نافرمانی اوسکی نکرین کہ مآل اسکا بھی وہی ہی کہ مثل باپ کے ہی اور نافرمانی باپ کی ممنوع محذور ہی یعنی اولی بالتصرف کیونکہ
باپ سے زیادہ اس جہان مین کون اولی بالتصرف ہی چنانچہ یہی سبب ہے کہ بیضاوی وغیرہ تک تفسیر آیۃ النبی اولی بالمومنین من
انفسہم مین و ہو اب لہم فی الدین تک ہی لکھتا ہی۔ معاف کرین شیخ یہہ چور اونہین کے محققین ظاہر کرتے ہین جسکی تہمت آپ لوگ
شیعونکو لگایا کرتے ہین: اوصاف اولی بالتصرف کی تصریح ہی بلکہ اور کیفیت وہان ظاہر ہی جس سے حقایق مرتب محاسن حدیث
من کنت مولیہ کے کہ بعد کلمہ کذائی ہی اسی طرح کہلتے ہین جسمین شاہ صاحب و شیخ صاحب ہاتہہ پاؤن پٹکتی تہی یعنی بہت
تصریح سی لکہتا ہی کہ نبی اولی کل امور مین ہی یعنے سب امور دین و دنیا مین اسلیے کہ پیغمبر امر کرتا ہی انہین اور نہین راضی ہوتا ان سے مگر ساتہہ
اوس چیز کے کہ اوسمین صلاح و نجاح اونکی ہی برخلاف نفس کے اور اسلیئے مطلق چہوڑا تو بس واجب ہے اونپر یہہ کہ وہ محبوب تر ہی ہو
اپنی نفسون سے اور حکم اوسکا نافذ بہی ہو اپنی نفس کے حکم سے اور شفقت اونکی زیادہ ہو اوسپر اپنی نفسونکی شفقت سے اور صاف ہی اوسمین
کہ وقت روانگی غزوہ تبوک جو لوگونکو امر کیا خروج کا تو لوگون نے عذر کیا کہ ہم باپ سے اجازت لے لین او سوقت یہ آیت نازل ہوئی ہے
اور بعض قرات مین و ہو اب لہم فی الدین آیا ہی المختصر اسی لیئے کل مومن آپس مین بہائی کہلاتی ہین کہ ہر نبی باپ ہی امت کا یعنے دین کے
باین حیثیت کہ وہ اصل ہی اوس چیز مین کہ ساتہہ اسکے زندگانی جاوید ہی۔ قربان رسول و سبطین کہ امت نے جو کچہہ
کیا اور کرتے ہین کرین لیکن اونہون نے جان و مال عرض و ناموس و دیگر باپ سی زیادہ گرد کیا یا اب بہی منکر ہو اونکی محبت کے
توڑین جو لہی ہین۔ شیخ جیو اونکی ہم کنش تر ہوویں اپنے بالقبول اپنی سر پیٹین اور زنجا اڑاوین کہ مسے بیضاوی نے تمام قلعی انکی
اعتراضات و انکارات کی ملیا میٹ کر دی بعد فصحا و بلغا کو لیف حدیث من کنت مولیہ مین ساتہہ خطاب الست اولی بکم اور بد دعا اللہم
وال من والاہ کے اور جیسا کہ معنے اولی بالتصرف اور دوستی وغیرہ تہرکے بتائید کلام بیضاوی کسطرح حاصل کر سکتا
ہی تو اب کیسی رد و بدل ہو ہین او کیا کیفیت ہی یہ غزوہ تبوک کی خود تصریح بیضاوی سی بابت حدیث منزلت کی کہ زمان
غزوہ مرقوم مین وہ بہی نافذ ہی۔ اب سردار ستم حسین امارت کو زیادہ ندامت چاہیئے کہ حدیث منزلت یعنے یا علی انت منی بمنزلۃ

ہارون بن موسیٰ او وہ حدیث غدیر دونون سے تمام پاؤن بیٹھے انکے بیکار ہوگئی اور فصاحت و بلاغت در عایت جمیع مراتب
مصرحہ بموجب اشارہ سابقہ ہمارے حدیث غدیر مین کس کس طرح ظاہر و باہر ہوئے اور جملہ وال من والاہ کی خوبی اور پسید ہر خلاف مقصود
سنکر یہ خلافت بمولائے مومنین بتطبیق کلام بیضاوی کیا روشن آشکار ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور — شرماوین شیخ صاحب
حدیث تخریجی ابن عساکر و ابن نجار سے کہ فرمایا حضرت نے انا المنذر وانت الہادی بک یہتدی المہتدون بعدی اور حدیث تخریجی
ابوالحسن خلفی کو دیکھیں اور شرماوین کلمہ مولی مین کیا کلمات ہذیانی ہے اغوای عوام مین سرگردان ہین وہ حدیث کہ راوی
ہین انس بن مالک جیسے حضرت سے کہ فرمایا آنحضرت نے ما من نبی الا ولہ نظیر فی امتہ وعلی نظیری شیخ صاحب اپنی بچکانون
مین شیخی بگہار لیوین تو آپان باب مدینۃ العلم کے سامنے انکی کچھ نہین چل سکتی کے قطع نظر اس نظیر و نظائر مصرحہ بالا کی حدیث
غدیر و بریدہ مین اگر ایک جگہ بالفعل ایک جگہ بالقوہ حکومت لیجاوے تو کونسا محذور لازم آتا ہے نہین جانتے کہ ایک کلمہ مین
معنین مختلفین حقیقے و مجازی تک تو بتصریح بیضاوی و محشی اسکی مصرح ہین آیا یہی دعوی ہے حفظ قرآن و علم بے پایان کا یکہین
آیہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ الآیہ اور خوف کرین جملہ آیندہ آیہ مرقومہ سے کہ بتصریح بیضاوی ہو ذبان علی کے لیئے ہے کہ تمام
عہد لنگیا اونکی باعث اذیت خدا ورسول و نفس رسول ہین فر آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مین مہربانی کرکے
فرماوین کہ یہان اجتماع طاعات کا کیا علاج یہ بہی ہے دوست ہی بیکار ہی تو برا فرا ہو در حال ظہور فضیلت جہان جانی سورہ برات و اما
حج صدیقی ہے کہ بقول حضرات امیر حاج ہوئے تھے امارتین کیونکر جمع ہونگی یا دو دیا ہے حاج کہا جاویگا سبحان اللہ امیر حاج
سنکے چند آیات سورہ برات لیجاوین اسوقت اس جزو وخاص امارت سے تو بفرمان ایزد سبحان معزول کئے جاوین اور حکم آوے کہ یا رسول
اللہ ابلاغ ان احکام حق کا یا تم آپ کردیا کوئی شخص تم مین سے دیکھو مدارج محدث دہلوی و روضۃ الاحباب و طبری و غیرہم کہ جناب بہ
مامور ہوے اس کام پر اور بعد رسول خلیفہ بنکے بھی معزول الامارت بیٹھے جہانکہ ابلاغ احکام کلی وامارت عام ہے فاعتبروا یا
اولی الابصار اور جناب شاہ صاحب تحفہ دہو کے دین فریدونکو کہ عہد و پیمان کفار سے وہان تہا اوسکی لئی یا خود جناب ہو
کہ مثل شاہ زمان لوگونکی نزدیک تہی یا کوئی تورہ چاہیے اسلئی علی بھیجے گئے اور جناب صدیق مثل وزیر تھی جیسا وزیادہ الفضل
صداقت شعار شاہ صاحب دیکھنے ہو تو وہ کتاب حدوث مرقومہ الصدر دیکھی اور شاہ صاحب کے شرع تورہ پر تحسین کرے کہ اس جگہ تو
علی تورہ بنائے گئے اور پھر جانشینی کے وقت حضرت علی رعیت اور وزیر صاحب بادشاہ غرض ان حضرات کے کسی بات مین
بہدر نہین انکی شرع کا ٹھکانا نہ تورہ کا ہے اور پھر حماقت و سفاہت ہو آپان باب مدینۃ العلم کے حصہ مین لگائی جاوے الحق اذلم

ثم استیقظ فاصبح ما شئت حضرات درین خدا سی کیون لکیر پیٹنے کو بہیٹ مچاتی ہین جو خود احتجاج جناب مولی ہین حلافت
اول پر دیکہین کیا فرمایا تہی کہ ای گروہ کیون نکالتی ہو حکومت محمدؐ کو اوسکی گہر سے جیسا تاریخ طبری و روضۃ الاحباب
وغیرہ مین مفصل ہے شرم کرو خدا سے خود تو کہتی ہو کہ پیغمبرؐ نے تینو ملکی خلافتونکا حکم دیا تہا اور حدیثین موضوعہ
اسمین پیش کرتے ہو اور وضع حدیث کی نسبت دوسری طرف اسپر لطف یہ ہی کہ کتب تواریخ و حدیث بہری پڑی ہین
اس سے کہ بڑی صاحب نے لوگون سے پوچہا تہا قبل وقت کہ کسکو خلیفہ کرون لوگون نے کہا حضرت عمر کو اور وثیقہ لکہا اس بات کا اور ان
زرگونی وقتِ مرگ اپنی نبیذ فارقہ سے بکر چہہ آدمیونکی شوری مین خلافت سونپی دیکہو اب کہو غضب الہی کسپر گرا اور جہوٹا کون اور کیلا و مریعہ ان
کو تاریخ الخلفا وغیرہ اور شرما و کہ اگر منصوب الخلافت تہی تو پہر استفسار اور چہہ آدمیون سے ایک کسی پر انحصار یعنی چہ الا لعنۃ اللہ علی
الکاذبین وہ خطبہ جناب امیرؑ کا جو ابن مردویہ وغیرہ روز خاتمہ شوری کا نقل کرتے ہین مرید ونکو سنا و تو قلعی کہلی جسمین حضرتؑ نے
اسی حدیث من کنت مولاہ سے بہی دعوی خلافت پر حجت کی اور فرمایا ہی کہ خلافت اول مین ہی ہمنی نا انصافی کے اور دویم مین اور
اب بہی کہ ایک آدمی جوادہ نہو سکا - کیون چہپاتی ہو روایت انجام و آل انکار ولی بالتصرف کو تفسیر ثعلبی سے دیکہو ذیل آیہ سال
سائل بعذاب واقع مین اور ڈرو پہر خدا سے کہ جو مزا حارث بن نعمان فہری نے چکہا تہا وہ مزا شیخ صاحب بہی بحول و قوت الہی وقت مباہلہ
چکہین گے ابہی نہین سناتی مریدونکو کہ مفسرین مذکورین وغیرہ لکہتے ہین کہ جب آوازہ حدیث غدیر شہر و زمین شایع ہوا تو حارث بن نعمان
فہری آیا پیغمبر خداؐ پاس اور کہا کہ ای محمدؐ کلمہ شہادت ہمین سکہلایا قبول کیا نماز روزہ کو کہا قبول کیا لیکن اسپر بہی
تو راضی نہوا کہ اپنی چچا کی بیٹی کو ہم پر فضیلت امارت دی ہم پر بالادست کیا اور کہا من کنت مولاہ فعلی مولاہ آیا تو نی از خود
یہ کام کیا یا خدا کے کہنے سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی خدا کی کہ خدا کی طرف سی کیا اوسوقت وہ کہتا چلا کہ خداوندا اگر محمدؐ
سچا ہی تو حارث پر آسمان سے عذاب بہیج چنانچہ اوٹنی پر سوار ہوا تہا کہ ایک پتہر آسمان سے آیا اوسکی سر پر کہ مقعد سی پار ہو گیا
اور ہلاک ہوا خدا کری ایسی ہی شیخ صاحب کذب رافضہ کا لکہین معلوم نہین روح شاہ صاحب نے حلول کیا ہی شیخ صاحب مین جو انکی
کو تک تہی وہی انکی ہین بلکہ کچہہ بڑہ کر ہین کہ نزول آیہ انما ولیکم اللہ مین معاذ اللہ عوام کے بہکانیکو بالکل انکار حقیت مولائے
مومنینؑ ہی بلکہ بمقتضائے یستہزؤن باللہ استہزا ہی قصہ تصدق انگشتری پر اور اسپر طمطراق فہمی رحم حیا الحی الکیہ
کافی نمونہ ہی مصدق واسطی منصف کے انکی اگلو نکی ایسی صفات کا اور انکی مزخرفات کا ابوذرؓ سے جو اس باب مین مناقب
تبصرہ کلمات نیابت و امامت وغیرہ لی کہہ الفاظ سے حدیث مروی ہی خوب قلعی کہولتی ہے حضرات کی ہین حرزا عن الاطالۃ مختصر اً ترجمہ

اسکا بہی لکھدیتا ہوں کہ ابن عباسؓ ابوذر غفاری سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونہون نے کہ مینے اپنی کانون سنا پیغمبر خدا
فرماتے تھے علی ہے امام متقیوں کا اور قاتل کفار نصرت دی خدا اوسکو جو علیؑ کو نصرت دیوے اور خوار کرے اوسکو جو علی کو خوار کرے
اور بہی بعد اسکی روایت کی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خداوند موسیٰ نے تجہسے سوال کیا اور کہا کہ پروردگار کشادہ کر تو سینہ میرا
اور آسان کر تو کام میرا اور کہول تو گرہ زبان میری کی تا سمجہین لوگ اور میرا بوجہہ اوٹھانیوالا حکومت کا کر تو میری اہل
مین سے اور شریک کر تو اوسی میرے کام مین پس تو نے بہیجا موسیٰ پر قرآن ناطق کہ جلد قوی کرینگے ہم بازو تیرا اور کرینگے ہم دونو
کے لئے حجت و قدرت و حکومت سلطنت خداوندا مین محمد پیغمبر تیرا ہون اور برگزیدہ تیرا پس کہول تو سینہ میرا اور آسان کر کام میرا اور کر تو
میرے لئے بہی بوجہہ اوٹہانیوالا میرے اہل بیت مین سے اور مستحکم کر تو اوسکی سبب پیٹ میری اور بعد اسکی آیت انما ولیکم لائی جبرئیل
اور یہہ بات بعد عطای انگشتری کی ہوئی کہ جناب امیر نے بحالت رکوع مین دی کہ ثعلبی جسے الدیابدی صاحب تحفہ امام مفسرین لکھتے
ہین اپنی تفسیر مین شرح لکھتا ہے اور ابن سلام جو جدید الاسلام تھے اوسیدن وہ بہی شکایت لائے تھے اپنی کنبہ قبیلہ کی کہ بسبب
ضد کے وہ تیور کرتے تھے اور مناکح وغیرہ امور ترک کردی تھی اور اس آیت کا نازل ہونا بحق جناب امیر کے لائے ہوئین ان حضرات کے
ہان خود کتب تفاسیر و حدیث مین کہین بشرح کہین مجمل موجود ہے چنانچہ تفسیر مرقوم جداگانہ جناب مولینا محمد قمر صاحب نے تہوڑے دنون ہوئے چہپوا
لکہا ہے بہت مصرح ہے اوسمین تفصیل سب مراتب کے ہی حقیر صرف نظر بر ظہور کذب کاری ان صاحب کے کہ کس بے باکی سے استہزا اور تمسخر سے
معاذ اللہ منکر قصہ خاتم و نزول ہین مختصراً لکھدیتا ہی جس سے ہر ناظر کو ظاہر ہوجاوے کہ جیسا یہ انکار ہے ایسا ہی انکار مباہلہ
کا حال ہے سو مین چند کتابونکا انکی حوالہ دیتا ہوں جسکا جی چاہے دیکھہ لے۔ اسباب النزول علی بن احمد۔ کتاب فضائل سمعانی
معجم اوسط سلطان بن احمد۔ تنویر محمد فتاک۔ تفاسیر فلکی و ماوردی و قشیری و رازی و نیشاپوری و فردی و ابوبکر شیرازی
احکام قرآن ابوبکر رازی۔ کتاب ما نزل من القرآن ابو نعیم و مستدرک حاکم و مناقب ابن مردویہ و سمعانی و تفسیر جواہر و تفسیر
احمدی و تفسیر مدارک و تفسیر زاہدی و تفسیر حسینی و تفسیر کشاف و تفسیر رازی اور ابو الشیخ اور ابن عساکر اور صحیح نسائی اور جامع الاصول
وغیرہا سب مین قصہ خاتم اور نزول آیہ بحق جناب مولی کے موجود ہی۔ ای بحکا نو شیخ جیو کی ایسی ضالین مضلین کے کلامون سے بچو
جو سطرح تحریف و مسخ کرکے حوالہ کتابونکی دیوین تمہین لازم ہے کہ کتابین طرفین کے دیکہو اور فرق و تمیز جہوٹ سچ مین کرو ایک دن
خدا کے ہان پوچھی جاوے گی۔ اب دیکھو کذب کاری ان نیک شعار کے قصہ عطای خاتم مجمع البیان مین تفسیر ثعلبی و احکام القرآن
ابوبکر رازی و مصرعات طبری و رمانی وغیرہ سے منقول ہی چنانچہ ابوبکر رازی کتاب احکام قرآن مین لکھتا ہی جسے کہ مغربے اور

[illegible]

اور طبری و رمّانی بھی حکایت کرتے ہیں کہ انہا نزلت فی علی حین تصدق بخاتمہ وہو راکع الخ یہہ پہلی بانسن با وصف دعوی دید
مجمع البیان انکا ذکر نہیں کرتے کیا جواب دینگی خدا کو ۔ کتب محولہ سب لوگ اگر نہیں دیکہہ سکتے تو بیضاوی تو شہر مین کوچہ بازار
مین سوداگرون کے پاس موجود ہی دیکہیں وہ بھی لکہتا ہی وانہا نزلت فی علی مرتضی حین سئلہ سائل وہو راکع فی صلوتہ فطرح
لہ خاتمہ واستدل بہا الشیعۃ الخ اور یہہ بموجب اپنی عقیدہ مختار کے یعنے راکعون سے متخشعون فی صلوتہم وزکواتہم اور لزوم
حمل جمیع بر واحد ظاہر کرکے توجیہ صحت قصہ مین خاتم کے لکہتا ہی وان صح انہ نزل فیہ فلعلہ جی بلفظ الجمع لیرغب الناس
فی مثل فعلہ فیندرجوا فیہ و علی ہذا یکون دلیلا علی ان الفعل القلیل فی الصلوۃ لا یبطلہا وان صدقۃ التطوع تسمی زکوۃ اور
صاحب کشاف لکہتا ہی فطرح خاتمہ کانہ کان مرجا ای مضطربا فی خنصرہ فلم یتکلف بخلعہ کثیر عمل تفسد بمثلہ صلواتہ اور
عبارت تفسیر احمدی یہہ ہی او ہو حال مخصوص یعنی یوتون ای یوتون الزکوۃ فی حال رکوعہم فی الصلوۃ وہی بہذا المعنی
نزلت فی علی رض حین سالہ سائل وہو راکع فی صلوتہ فطرح لہ خاتمہ کانہ کان مرجا فی صلوتہ فلم یتکلف لخلعہ کثیر عمل
یفسد صلوتہ ہکذا ذکرہ صاحب الکشاف و تابعہ صاحب المدارک ثم قال والآیہ تدل علی جواز الصدقۃ فی الصلوۃ و علی ان الفعل
القلیل لا یفسد الصلوۃ وقال الامام الزاہد والآیہ تدل علی ان اسم الزکوۃ یقع علی صدقۃ التطوع و علی ان العمل الیسیر مباح فی الصلوۃ
ولا یخفے علیک الفرق بین العمل القلیل والکثیر فان الاول غیر مفسد والثانی مفسد والمذکور فی بعض کتب الشافعیۃ ان العمل
الکثیر ایضا غیر مفسد انتہی سبحان اللہ اوس مفسد کو کیا کہنا چاہیے جو باوصف اتنی تصریحات ائمۂ مفسرین کے یہہ عمل عطاے
خاتم کو اور معاذ اللہ قرآن و حدیث کو کہیل بتاوے اب بتاوین کہ جملہ دروغ گو را حافظہ نمیباشد کدہر لگا فاعتبروا یا اولی الابصار
اور تفسیر حسینی کہ نہایت صاف فارسی عبارت ہی دیکہیں بچکانے شیخ صاحب کے عبارت تفسیر حسینی مین بھی جو نیچے اسی آیت کے
موجود ہی صاف لکہا ہی حال آنکہ ایشان خشوع و خضوع و فروتنی میکنند در نماز و زکوۃ خود و گفتہ اند این حال مخصوص است بہ یوتون
یعنے زکوۃ میدہند در حال رکوع خود در نماز از غایت حرص کہ باحسان دارند و بسیار سعی کہ در ادای آن می نمایند در اکثر تفاسیر آوردہ است کہ
این آیۃ در شان علی مرتضی رض نازل شدہ و در سبب نزول آوردہ کہ حضرت رسالت پناہ صلعم از حجرہ طاہرہ بمسجد آمد مردمان بعضی در رکوع و جمعی در قیام
بودند دیدہ مبارک آنحضرت صلعم بر سائلی افتاد پرسید ہیچکس ترا چیزی داد وی گفت خاتمی از زر یا نقرہ بحضرت نمود گفت این خاتم من دادہ
اند حضرت فرمود کہ این عطا کردہ است درویش اشارت بعلی رض کرد حضرت فرمود کہ در چہ حال بتو دادہ سائل گفت عطا نمود راکع
حضرت رسالت پناہ صلعم تکبیر گفت و این آیت برخواند کہ گذشت انتہی اب یہہ کہیں منصف لوگ اور شرماوین بچکانے شیخ صاحب کے ادعا و طرب

مرین شیخ جیو حسینی پہر بانی ہین ایسی سو بہہ سی لکہا تہا صحیفۂ فاطمہ مین بعد ترجمہ آیت انما ولیکم اللہ بائیسوین صفحہ مین کہلا
جو چیز نماز سی مناسب نہو اوسکی صدور پر عین نماز مین ہرج کرنا بلغا کا کام ہی یہ ولیسا ہو اکہ کوئی کہی تمہارے مقتدا دہ لوگ ہین
جو عین نماز مین قرآن کی آیت لکہتے ہین الی آخر الخرافات فاعتبروا یا اولی الابصار بلکہ واضح ہو کہ سوائے تفاسیر مرقومۂ کے ان کے صحیح ستہ
اور جامع الاصول اور جمع بین الصحاح الستہ مین بہی تصدیق اسکی ابن سلام سے موجود ہی اور اخطب قصیدہ حسان سے اس باب مین صحیح
جو لکہتا ہی دو شعر مصدق قصہ یہہ ہین سے ۵ فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا فدتک نفوس القوم یا خیر راکع
فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ وبینہا فی محکم الشرایع اور ابن مغازلی شافعی ابن عباس رض سے لکہتا کہ جس روز انگوٹہی
سوائے مومنین نے دی اوسدن فرمایا رسولخدا نے الحمد للہ الذی جعلہا فی اہلبیتی اور پڑہا تہا آیہ انما ولیکم اللہ
کیون تعجب کرتے ہین تو الیہ نوصب اور کیون حیران ہوتے ہین نہین دیکہتے مسند احمد حنبل مین کہ اسی طرح حدیث نور مین فرمایا
فی نبوہ وفی علی الخلافہ کیون ہرکا دیتی ہین لوگونکو ومن یتول اللہ ورسولہ کا اول تو فراحملہ اللہم وال من والاہ مین یاد کی
ہین یاد کرین دوسرے دفعہ ذرا معنے تولی کے قاموس منتہی الارب مین دیکہین کچہہ ہم اونکی مقلد نہین ہین کہ وہ ہی
دوست ہی دوست کہین تو ہم بہی کہین دیکہین تولی بمعنے تقلد بہی ہی یا نہین فی منتہی الارب تولی ولی
ساختن و بخود گرفتن کاری و بکاری قیام نمودن وولایت دادن دیگردن کردن کار را یقال تولی الامر ای
تقلدہ الخ اور پہر اسپر غور کرین بمضمون فان حزب اللہ ہم الغالبون کو جو بعد آیہ ولایت کی ہی اور پہر یاد کرین آیہ سابقہ کو
جسکو ناصبی شخص کے بخوف فضایل مرتدین نہین ذکر کیا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ
فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم اب پہر یاد کرین حدیث رایت خیبر کو کہ کس کے حق مین فرمایا پیغمبر نے لاعطین الرایۃ
غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اور دیکہین حدیث طیر کہ جامع الاصول اور صحیح ترمذی تک مین موجود ہی جو
بتیس شخصون نے انس سے روایت کی ہی کہ دعا کی رسولخدا نے اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ہذا الطیر اور جناب
مولا مومنین آئی اور ساتہہ نوش جان فرمایا اور انس کے کیا افعال ظاہر ہوئے المختصر دیکہین کہ مصداق آیہ مرقوم کا بہی کون
ہے حتی کہ ثعلبی وغیرہ مفسرین کس کس تصریح سے لکہتے ہین بالجملہ مضامین آیہ مقدمہ وموخرہ بہی آیہ ولایت کے واسطے
متمم ہونے کو مو ید ہوئے معنے دیکے کہ ظاہر وآشکار ہین ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور - اور بہتیری روایات

روایات و حدیث اس باب مین ہین کہ طول و طویل ہین ہین حذرا عن الطولۃ اس جگہ نہین لکہہ سکتا کہ طومار طویل ہوا جاتا ہے
جسکو زیادہ بصیرت مقصود ہو رسالہ تفسیر آیہ مرقوم مولفہ جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب کو دیکہے کہ اسمین بہی جداگانہ انہون
نے رسالہ لکہدیا ہے کہ ابہی تبیض کی بہی نوبت نہین پونہچی اے مسلمانو قطع نظر تمام ان باتون کے اب دیکہو اس مدعی اسلام کو
اسنے جو جو زاغ بائیان اور بد زبانیان نسبت بقصہ خاتم و نزول آیۃ مرقومہ کے ہین وہ شقاق و محاربہ باخدا و رسول ہے
یا نہین اور مخالف اپنی ائمہ مفسرین کے کہ بعض بعض کے عبارتین تک بہی لکہدی گئی ہین اور جو کچہہ اسمین طرف شیعیان ائمہ
طاہرین کے لگائی ہین دیکہو وہ کتنا مستحق کون ہے کیونکہ اب تو خود وہ باتین انکی تفاسیر سے دیکہہ کہلی ہوا اب تو ہم سب مسلمانونکو
قسم دیتے ہین خدا کے اور انکی بڑی سی بڑی پیرو مقتدا کی کہ تحریرات صاحب استہزا کی انکار کے درباب آیہ مرقومہ دیکہکر او
عبارات تفسیرون مرقومہ کے دیکہکر جسکا جہوٹ ہو مبینک وسکی تحریر پر جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکہدین اور اوسکی تمام تحریر اسی
طرح جانین اس شیخ کاذب نے تمام جہوٹ بہتان مضامین بنام نہاد مکاتیب سبحان علیخان صاحب بہی اسیطرح صنعت کاری سے
بنا رکہی ہین کتاب ردّ مکاتیب کو بہی دیکہی تو اسکی کذب کاریان اسیطرح ظاہر ہوتے ہین غضب خدا کا جسے شرم نہین کہ جو قصہ خاتم
کس تفصیل سے اپنی تفاسیر مرقومۃ الصدر مین موجود او سپر کس بے باکی و بی شرمی سے کیسا استہزا ہے کہ معاذ اللہ تا کہ عوام
ناواقف بالکل نامعتمد جانین عطاء خاتم کو حالت نماز مین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین - ایسی ہی کذب و زور اور بد کلامیون سے
کہ مال اونکا گستاخی و جدال و شقاق باخدائے ذی الجلال و رسول ایزد متعال ہے جلا وطنی لکہنو سے نصیب ہوئی ورنہ بہتیرے
علمائے سنت جماعت سے فرنگی محل بہرا پڑا ہے اور اکثر اونمین سے صاحبان تصانیف ہین بلکہ سُنا جاتا ہے کہ سنیے شیعہ مندرین
ایسے خوارج حروری کے اخراج پر خوش تہے اور عجب نہین تہا کہ ہاتہہ آتی بہیا جیو تو صورت نہ پہچانے جاتے بلکہ عجب نہین کہ بفحوای
انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ الآیۃ سزا پاتے خیر ہوئی کہ مثل فارین احد و حنین عریض و طویل منازل طے کرتے گئی کہ
اسکا خر امار التواریخ عارف منازل و مقامات حوالے مدینہ منورہ و فرار شیوخ فارہ جان سکتا ہے - ظاہرا ان صاحب کو کچہہ خیال نہین
کہ کوئی شخص کتاب دیکہی گا کذب انکار و حوالہ کتب دیکہی گا اور غیر مطابق واقع کے پاویگا تو کیا کہیگا - آیہ للتائبون اور تیرون الفرد و سر
کا دہوکا ایسے زنادقون کو دیکر عبث جادہ ہلاکت مین ڈالتے ہین اور مصداق قد ضلوا و اضلوا ہوتے ہین - احداث فرار خیبر وغیرہ
مراتب عصیان خدا و نافرمانی رسول و اغضاب و ایذای بضعۃ رسول و اذیت رسانی نفس رسول وغیرہ احداث بدعات تمام عذابہا
لنگ توبہ بار بار وضو بر وضو بدتر از گناہ کو مضامین فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اور ان الذین یوذون اللہ و رسولہ اور اطیعوا اللہ

واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم اور ومن یرتد منکم عن دینہ اور افان مات او قتل انقلبتم او ہل عسیتم ان تولیتم وغیرہ آیات
کثیرہ مبطلین اعمال شکستِ فاش دیتی ہین پھر اس طمع خام کا خیال نہ کیا وین زیادہ دم ہو نگی اور فضیحت کیا ہو وینگے
اب واضح ہوگا لوگون کو کہ درباب خطبہ جناب سیدۃ النساء کے اور غصب حقوق وغیرہ تمام مراتب کے جو جو اسنے طرف شیعون
کے نسبتین دی ہین سب مین اسیطرح کا زور بہتان ہے۔ حقیقت مین ایسا با شرم آدمی بڑا لکھا سوا انکی تحفہ معجون کے کم
بلکہ نہ دیکھا ہوگا کسی نے بلکہ یہ اونسے بڑہ کر ہی سبحان اللہ زہی علم و زہی دیانت عجب حال کہ حدیث غدیر مین جو کلمہ بعدی نہ تھا وہان تو انکی تحفہ
معجون کلمہ بعدی برخلافت بلافصل کا عذر پیش لائی جب جابر طرف سی لی دی ہوئے اور غدیر ہونمین بعدی بھی پایا تو دونون قید بعدی
مین بڑہا زیا فی وقت من الاوقات کی لکھی ہین اور اولی کی بھی صرف دوست کی معنے سوا برین عقلا کے نزدیک محض لغو مین کہ
مضمون یاتی من بعدی اسمہ احمد مین دعوی مسیلمہ کذاب و اسود کے تصدیق کرینگی بلکہ جو شخص منکر رسالت آنحضرت ہو اونکی تائید کو
بھی موجود ہونگی کہ وہ احمد اور ہین فی وقت من الاوقات آوینگی بھلا کوئی عاقل خیال کرسکتا ہی کہ ایک شخص قریب
وفات وصیت کری کہ میرے بعد میرے تخت پر فلانا شخص بیٹھے تو اس عقلمند جیسا آدمی پہلی دو تین آدمیونکو تخت نشین
کریگا اور پھر اوس شخص کو۔ اس سے یہ تو پوچھو کہ ولیعہد بہادر جواب موجود منصوب ولیعہدی ہین اور اللہ تعالے بادشاہ کو
سلامت رکھی وہ بھی والے اولی ہین سب رعیت کے اب بتلادین کہ ولیعہد بہادر بمعنے ولی دوست ہین یا اولی بالتصرف اور یہ
ولیعہد بہادر جو منصوب ہوئی ہین کہ بعد بادشاہ کی یہہ تخت نشین ہونگی آیا بلافصل تخت پر بیٹھینگی یا پہلی مرزا جوان بخت
پھر مرزا خضر سلطان پھر مرزا عبداللہ عقل کا دشمن معترض کو بھی نہین جانتا موقع کلام کو نہین سمجھتا جو جی چاہتا ہی دشنام
بی وقوف بچکانونکی خوش کرنیکو بکدیتا ہی واہی تباہی مثالین بی ڈہنگی بے ربط۔ تابعان باب مدینۃ العلم سے گفتگو اونکی
طرح کرنیکا ارادہ کرتے ہین اپنی زعم مین نازان ہونگی کہ جسطرح وہ حوالہ دیتی ہین ہم بھی دیتی ہین بھیا کجا تابعان قائل
سلونی کجا تابع قبلونی دو حوالہ بشرطیکہ حق پر بھی ہو وہان جو کہیگا جھوٹ کہیگا یہان جو کہینگی سچ کہینگے پابند مسیلمہ
کذاب بھی آیتین بناتا تہا یہان تابع فرمان مخبر صادق کہ کلام اونکا وحی جانتی ہین تم تابع اونکی جو ہزبان گویان مخبر
صادق ص ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ولله در القائل تو مسیلم را لقب کذاب ماند مر محمد را اولی الالباب ماند
— اسوقت بیساختہ یاد آگیا وہ کلام نامی خلیفہ پنجم امیر نواصب شام کے وزیر اعظم عمرو عاص انکی عادل صاحب کا کہ جسوقت طرماح
خط جناب مولائے مومنین ع کا اوسکی پاس لیگئی تو کمال فصاحت و بلاغت سے نہایت دلیرانہ کلام کئے کہ وہ خود اور تمام

حضار دنگ ہوگئی امیر نو صاحب شام نے چاہا کہ کچھہ روپیہ اوسکو دینا چاہیے تاکہ اسکی مدح و تعریف مین بھی کچھہ کلمات کہی المختصر کہ
بہت کچھہ روپیہ دیا لیکن اونہون نے کچھہ نہ کہا اور پھر جو کلام فصیحانہ اسکی نسبت کہی وہ بہی فصیحتانہ آخر اونسنی یہانتک کہا گیا
کہ اتنا زر کثیر تجھی دیا اور تو نی امیر کے کچھہ تعریف نہ کی اونہون نے جواب دیا کہ روپیہ بیت المال کا حق مومنین کا ہی اسکو امیر نے کسیے کیا
روپیہ اسکی باپ کا نہین ہے امیر المومنین مولا متقین غالب کل غالب علی ابن ابیطالب ع ہین جو مستحق تصرف بیت المال مین اور
مدح و توصیف واسطی مولا مومنین کے ہر کلمہ مین نمایان تہی یہانتک کہ خط لکہنا بہلا دیا انجام کار جب وہ مرخص ہوئے تو
والی شام نے وزیر صاحب سے کہا کہ بہت افسوس ہی کہ ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی نہین کہ جیسے کلام اس شخص نے اس شہر اغیار
مین بسر دربار کہی اسی طرح علی ع سے کلام کری اوسوقت وزیر صاحب نے جواب دیا کہ اگر ہمارا حق بہی مثل علی ع ہوتا تو ہم اس سے
زیادہ کلام کرتے سبحان اللہ دیکہین شیخ جیو اسی حق بزبان جاری کہتے ہین اور یہہ ہی مصداق الکذوب قد یصدق کا
اور یہہ ہی محل اطلاق قول الفضل ما شہد بہ الاعداء کا اہل حق کہ تابع ہین مخاطب بخطاب مع الحق کے اونکی مثالین اس
طرح لاجنب صادق ہوتے ہین اور سوچین طالبان حق بمقام عبرت ہی کہ اتنا حق علی ع کا جانتی تہی لیکن بعوے نفس و طمع
جاہ و حب منصب نے بنحوای حب الشئی یعمی و یصم و بکم الیسا اندہا اور بہرا اور گونگا کر دیا تہا کہ بمصداق وجحدوا بہا واستیقنتہا
انفسہم باوصف اس اقرار کے یہ گونمین منکر تہی المختصر امیر صاحب اوسوقت بہت سوختہ ہوئے اور کہا کہ قسم ہے خدا کے کہ طرماح کے کلام
نے میرا دل اتنا مجروح نہین کیا جتنا تیری اس کلام نے الحاصل کہ یہی حال ان حضرات عادل شمار اون بزرگوارونکا ہی کہ کتابون
مین حقوق و فضائل دیکہتے ہین مگر بہوائے نفس سے لوگونمین انکار ظاہر کرتے ہین یہانتک کہ اپنی کتابونمین جو خبرین ہین
اونہین بگڑتے ہین یا عذر ہای لنگ پیش کرتے ہین قاتلہم اللہ انی یوفکون قیاس کرنا چاہیے ان تابعون سے حال اونکی متبوعون
کا خدا محفوظ رکہی ہوائے نفس سے مجہی یاد آتی ہی کہ کلام طرماح رض سے وہ حدیث خود انکی صحاح کی کہ محدث دہلوی بہی لکہتا ہی کہ وقت
وفات وصیت کی تہی رسول خدا ص نے کہ یا علی اتنی درہم واسطے تجہیز جیش اسامہ کے میرا قرض ہین تم ادا کر دینا اب کوئی ان
عقلمندون سے پوچہی کہ بہائی جبو خلیفہ تو صدیق صاحب اونکی زعم مین تو ظاہر ہی تصرف بیت المال ہر خلیفہ صاحب کا تہا اور خرچ
تجہیز جیش اسلامی کا اور علی ع انکی زعم مین ایک رعیت احد من الناس پھر یہہ وصیت انکو سو بہی اس کلام سے کہ تم ادا کرنا ذی فہم فراست
حضرات اب صاحب تحفہ اور شیخ صاحب تو رہ کہنا حضرت علی ع کا اور وزیر کہنا عمرو دیگر کا اس جگہ بہول جائینگے کہ وزیر تو مالک تخت
خزانہ ہوتے نہین اور تو اپنا گہر بیچ کر یا مزدوری کر کے قرض سلطانی ادا کرنی ہی عدل و نہی عقل ۔ بتلاوین شیخ جیو کہ

نسبتین حماقت اور زور وبہتانون کے طرف شیعون کی لگتی ہین یا شیوخ فارہ واتباع شیوخ فارہ کی طرف فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ہم اسی آیہ انما ولیکم اللہ مین اونکی قاضی بیضا کی تصریح یاد دلا دیتے ہین جو لکھتا ہی انما قال ولیکم ولم یقل اولیاءکم للتنبہ علی ان الولایۃ للہ تعالی علی الاصالۃ ولرسولہ وللمومنین علی التبع شرما وین اور مونہہ نہ کرین تو آبان باب مدینۃ العلم کے سامنے یہان للہ علی الاصالۃ ولرسولہ وللمومنین علی التبع یعنی معین مخلصین اور اطاعتین مین بہول جانا کمال حیا ودیانت وفہم وفراست پر دلالت ہی حضرات کے کلمہ حصر مین تو جیسا دہ لکھین کے ولیکہی یہان ہے بہی اوسیوقت پر منحصر ہی جواب دندان شکن پاوینگی لیکن ہم ایک اور تقریر ہے در باب خلافت فی وقت من الاوقات جوکہ اونہون نے دہرینگہ نسبت صاحب تحفہ تاکہ ہی اونکی کان کہول دیتی مین جو بات اونکی کبہی گوش گذار نہین ہوئے ہوگے جس سے تمام قلعی حضرات مستحقین امارت کی اور تمام بانہو باندہا ہو علماے باقطاست عت حماعت کا کہل جاوے دراکان ہرگز سنین اور شرم کرین کہ قطع نظر قید بلا فصل اور قید عدم تعدد یہ تو کہین کہ وقت ارشاد خطبہ انی تارک فیکم الثقلین اور الست اولی بکم یا الست بنینکم کہ وسطی مومنین کے تہا اور عموم حدیث غدیر وولایت مین حضرات ثلثہ بہی شامل مومنین صحابہ قائلین بلی تہی یا نہین یا تو سری ہی سی ہاتہ اوٹہا وتو تو شیعہ بہی جملہ الکذوب یصدق خوشی سی کہدین گے اور جو شامل مومنین صحابہ تہی تو شامل خطاب واجب العمل بہی تہی یا نہین اگر کہین کہ نہین تو صحابیت بہی گہین گے کیونکہ تہنیت جناب ابن خطاب وخطاب اصبحت مولای اور تسلیم تمام عمر وبکر کی بلقب امیر المومنین جیسے کہ اونکی صنادید نے لکہی ہی گلو گیر و زبان بند ہوگی سو تا محالہ شمول سب بزرگوار ونکا خطاب وجوب تعمیل مین خورد وکلان ظاہر وباہر ہی اب دیکہین حضرات اور یاد کرین فی وقت من الاوقات کہ جب ان بزرگونکو بہی خطاب ہوا تو نہایت ظاہر ہی کہ نسبت جانشین پیغمبر کہ یہ بہی تہی لازم ہوا امیر جانا جناب مولای مومنین کا سو خاص ان تینون صاحبون نے اپنی زندگی بہر کونسی وقت مین کسی اوقات مین سے تعمیل ارشاد واجب التعمیل کے کی کہ اونپر تمسک کیا اور امیر جانا بعد پیغمبر کے حضرات معتقدان مستحقین امارت وہ وقت تمسک اور امیر جاننے کا ہمکو بتلا دین تو ہم جانین ورنہ آپکو کہان سے بچا سکتے ہین ہتیا جو ونکا تخلف تو مثل تخلف از جیش اسامہ کسی طرح بہی نہین بچاسکین گے بلکہ یہان تو مثل عذرہای لنگ بہانہ بتابی بااضطرار آپ کا پیغمبر خدا سے نہین بنا سکین گے۔ وہ پہرینگی جو لوگونکی بہکانیکو اوٹہاتی تہی یہان صرف اس ایک ضربت غلامان حیدر مین ہبتاً منثور ہو گئی۔ نری فطانت وفراست وبریت از حماقت حضرات بدالافطرت کی کہ فی الواقع اونکی دانائی بیرون از حد ہی خوب وقت

وقت من الاوقات کی جیسے لگائی اور پیوند گانٹھہ کر بچکا تو انکو خوش کیا کہ ایک بہی ٹک مین او کہڑے ملے اور ٹانکی ٹوٹ گئے
— بہتیا جیو کیا کلام کرین گے اور کیا لکھین گے مقابلہ مین بو آبانِ بابِ مدینۃ العلم کرا ز غیر فرار کے اونکی صاحب تحفہ تو اجوبہ تحفہ کا
جواب جیتی سو جیتی آرام گاہِ دنیا سے داغ برداغ سدہاری اور مریدون سے جو کسی بات کا جواب لکہا وہ فراجکہا کہ پہر ہوش نہ آیا
اگرچہ آپ کو یا کسے اور اونکی معتقدین کو دعوی ہی تو قلم ہاتہہ مین پکڑین بہلا ایک دو باتین تو اسیوقت ہم بتلا دیتی ہین
دعوی علم و عقل ہے تو اونکا کلنک مٹا دین نہین تو پہر اہلِ حق کے حق مین ایسی کلمات واہیات سفاہت
آیات نہ موہنہ نکالین جنسے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہی اول تو جملہ لعن اللہ من تخلف جیسکا اشارہ اوپر بہی ہوا کہ شاہ
صاحب لکہتے ہین جملہ لعن اللہ من تخلف ہرگز در کتب اہل سنت موجود نیست سو کتاب ملل نحل وغیرہ کتب سنت جماعت
جسکا جی چاہے آنکہین کہولکر دیکہہ لے کہ یہہ کتاب حضرات کے ہان بے کہٹسر معتبر ہے اگر اوسمین یہہ جملہ نہو تو ہم نذر صاف جو
چاہین سو کہین اور جو ہو تو شاہ صاحب کی کتاب کے حاشیہ پر اسی جملہ کو حسب التماس سابقہ لکہدین دیکہو ہم کسیکا نام برائی بد خلق
سے نہین لیتے کہ ہماری عادت فطاظت غلاظت کیسے نہین آتی اور نہین چاہیے کہ سوا کلمات ماثورہ قرآنیکے سب و دشنام کا نام
مین لاوین — دوسرا اوسی مقام مین وہ غلطے اور فریب عوام کو کام فرمایا ہی کہ اگر مشرق سے مغرب تلک علما و فضلای معتقدین
اونکی زمین کو آسمان سے ملا دین تو وہ دہبہ بہی نہین مٹ سکتا کہ آپ روپ آپہی تو روز دوشنبہ بست و ششم صفر درروند
چہارشنبہ بست و ہشتم صفر لکہتے ہین اور پہر روز شنبہ دہم ربیع الاول کہ بنظر جماعتی نماز صدیقی وغیرہ امور کے غلطی عوام کے
کہ وہان بسطلب آنکا جس سے دوشنبہ بارہوین ہو کر نکلتا ہی چکر مین آنکر وہ غلطے کی ہی کہ سب دعوی علم و فضل بہول گئے اور ان امور ایسے کی
نسبت اپنی جگہ بر دیانت اور رسد ایچ اونکی ظاہر ہوتے ہین یہان کلام اسپر ہے کہ دوشنبہ بست و ششم و چہارشنبہ ۲ صفر پر کہ خود
حضرت لکہین ممکن نہین کہ شنبہ دہم و دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول ہو خواہ چاند ۲۹ کا ہو خواہ ۳۰ کا اور یہہ امر کچہہ اختلاف
تاریخی نہین ہی کہ مرید اونکی اختلافِ روایات کا عذر کر سکین یہان ایک دہوکا دینی کو اپ دانائی کو کام کر گئے ہین اور یہہ
غلطے ہی انکی اپنی تحریر کے مگر ہان کس جگہہ اگر ماہ صفر کو ۲۸ دن کا مہینا مریدین اونکی بہ تبعیت نصاری قبول کرین
تو البتہ بدلگ جاتی ہی اور ادای سنت بہی ہی اونکی حضرت یزید خلیفہ کے کہ وہ بہی روزِ جشن سرورِ حضور سر مبارک سبط رسول
بسنت نبیذِ فاروقی شراب پیا جاتا تہا اور بمقتضاء روایات پسندعدالت مآب یہہ شعر پڑہتا تہا شعر فان حرمت یوما علی
دین احمد فخذہا علی دین المسیح ابن مریم — حضرات کس خوا سحر کو غور مین مین ہزارہا احادیث حکم اقتداء خلیفہ و امام جابر

لیے علی بھائی کو تمام کتابون مین انکی بہت ہوئے ہین جو مثل و موید ہین خلافت مقصود آیہ ولایت وحدیث غدیر کے جو کوئی دیکھی
تو صاف قلعی ان کذب کاریون کی ظاہر ہو کہ جو جو یہہ گنجلک نکالین اون سبکو وہ تفسیر کرین اور انکی تمام خبط خبط کرین دیکھین
طبرانی کو فرمایا آنحضرت نے سب عمر و بکر کو کہ اقتدا کرو علی کے بعد میرے کہ وہ میرے طینت سے مخلوق ہے اور علم و فہم میرا دیا گیا ہے اور
جو میرے تکذیب کریگا وہ میری شفاعت نپاویگا — ابمین ایک حدیث مختصر پر ختم کرتا ہون کہ آیہ ولایت کو کہ اسکی تمام مغوات سے
تر کی تمام ہوجاوے اور جو سنے سید صاحب اسکی قتل پر سردار علی کے منکر ہوا اور اہلبیت پر سردار جانین کسی عمر و بکر کو تو اپنی سرداری
و سرفرازی سے ہاتھہ دہوا وین کیونکہ اس لقب کے مستحق بہر اولاد حضرت صدیق کو جانین غور سے اس حدیث کو منصف
لوگ دیکھین کہنے لوگون سے مروی ہے ابو عبد اللہ حاکم نے بتصریح محقق دہلوی مہم وغیرہ حسب تہجی کتاب مستدرک مین لکہتا ہے اور کتاب مودات
وغیرہ بہت کتابون مین ہے حتی کہ انکی جناب صدیقہ جاریہ علی تصدیق کرتے ہین کہ ایکروز فرمایا آنحضرت نے علی کو ہذا سید العرب
سو آن جاریہ صاحبہ نے کہا کہ حضرت تم نہین ہو سید عرب تو فرمایا حضرت نے انا سید ولد آدم و علی سید العرب اور کسی روایت مین
ہے سید العرب والعجم — اس جگہ سے یہہ لطف بہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدشہ خلفای ثلثہ و سرداریون یا طاعتون کا انکی جناب امیرہ
جمل کے سنت ہو گئے ہی لیکن عقل مند یہہ نہین سمجھے کہ خدا بہی حاکم اور اسکی رسول بہی حاکم امت کے لیکن خدا احکم الحاکمین
ہے اور یہہ سبکی حاکم اور اسکی محکوم کہ سید ولد آدم سے کیفیت اسکی صاف کہاتے ہے کہ علی بہی ولد آدم مین آ گئی سو جناب مولوی صاحب نے
ہر چند جواب تو پا لیا لیکن بمقام غیرت سے ظاہر ہے کہ دل نے نہین قبولا نہین تو ان کو کشی کر کے کیونکر اڑتین یا بتصریح ابن
عساکر جواب را یہ ونکا کہ عذر حرب مین فرماتی تہین انکان ہذا امر قدر اللہ بمقبول معتقدین ہو سو ظاہر ہے کہ خلیفہ نشستم حضرات
کے لئی بلکہ جمیع کفار و جابرین کے لئے یہہ جواب تمسک ہوگا اس جگہ سے عقیل فہیم کیفیت قید بعدیت یون بہی اٹہا سکتا ہے کہ اول اقدم
حکم رسول اور بعد حکم نایب رسول جیسا کہ سلاطین و وزراء دنیا مین ظاہر ہے تو کوئی دانا اور نادان بمنع اجتماع حکومتین
نہین کہہ سکتا بلکہ عقلا پر ظاہر ہوگا کہ نزول و صدور آیت و حدیث ولایت مین جناب صدیقہ و والد ماجد محترم کی انکی کہتا
محتاط اور مشتبہ کا رہی حتی کہ انکی عمر صاحب کو نبوت تک شبہ ہو گیا تہا سب امعیں موجود ہین بعد کہ آیہ و حدیث ولایت مین سوال تک
یہہ شبہہ نہین ہوا جو کہ حضرت تابعین کہ انکی کوئی نہین تو وہ ضرور پوچہتے رسول سے جیسے کہ سید العرب مین پوچہا گیا اور اسی
طرح جواب پاتی جیسے کہ سید العرب مین امان صاحبہ نے پایا اور غلامان نفس رسول سے انہون نے پایا لیکن وہان رسول کے
فرمان پر اثر نہین تو انکو بہی یہان اثر معلوم الحق ہے ہیست با آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

اب اول تو دیکھین حضرات سید کے معنے کتب لغت مین کہ مہتر اور سردار اور مالک ہے جگہ بجگہ موجود ہین کہ یہان کسی طرح کا دعوا
ہی دوست کا بھی نہین چل سکتا بلکہ یاد رہی کہ علو حقیقت مولای مومنین ع دہ ہے کہ مولی کے معنے صرف دوست کے رکھین تو بھی خلافت
بلا فصل اس زور و شور سے جواب تفصیلے مین ظاہر ہو کہ دوست دشمن سب دنگ ہو جاوین ع دیکھین غلامی اسد اللہ کا اثر
بیساختہ کہہ اوٹھین الحق یعلو ولا یعلی اگر کسیکو زیادہ شوق ہو تو کتاب حدوث مین جناب مولوی محمد باقر صاحب کے اب
بھی دیکھہ سکتا ہی دوسرے پھر یہان بھی غور کرین کہ حضرات مستحق صین امارت عرب و عجم مین داخل ہین یا خارج اگر خارج کہین تو
صاف جھوٹ ہی اور جب داخل تھے تو جناب مولی انکی بھی قطعے سردار ہوے کہ یہی ال ہر آیہ و لایت و حدیث غدیر کا الحق بعض آیات قرانی
جیسے تفسیر کرتے مین بعض کے اسیطرح حدیث ہی - اب کوئی پوچھی ان صاحبان عقل سے کہ بہیا جیو تمہارے شیخ کس دلیل سے
آیہ سے یا حدیث موجودہ فریقین سے سردار بن بیٹھے اور سردار منصوص کو پچیس برس تک رعیت بنایا - ایک ادنی نمونہ ہے
سرداری منصوص خدا و رسول کا کہ اولاد آجتک اسی لقب سے پکارے جاتی ہی یعنے سید کہ معنے جسکے سردار اور جسکو حضرت امیر المومنین یا
مولی کہو تو سوائے خلیفہ منصوص مولای مومنین ع خاص و عام مین دوسرا نہین سمجھا جاتا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی کہ جو
اول سردار اولی بالتصرف بعد رسول خلیفہ بن بیٹھے کہ جنکی رعیت تھی یعنے سید عرب سے بھی بیعت لے اونکی اولاد تک بھی کسیکو اس لقب سے
نہ سنو گے نہین دیکھتی کہ بلا تشبیہ سلاطین عالیہ تیموریہ وغیرہ بادشاہ ہونکی اولاد کو کیسی ہی حالت مین ہون لیکن صاحب عالم و شاہزادہ ہی پکارے
جاتے ہین اور امرا و وزرا کیسے ہی چڑہ بڑہ جاوین لیکن شاہزادہ و صاحب عالم کوئی نہ کہیگا خوشا قول سعدی نظم ہزار بار بہتر
بیش گفتم ای ناصح کہ جانشین رسول خدا علی ولی است ع اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول
یہی قول سید بزرگ آنست شہ نجف کہ در وزارت است داد ند جہانیان پیمانش دست بر تخت نبی اگر علی بانگذاشت
سیدان بیقین کہ حق بکرسی ننشست کہ مطابق ہی اوس حدیث کے کہ ذیل آیہ نجوی مین تفسیر زاہدی مین موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
بخطاب مولای مومنین ع کہ الحق الاسلام و الولایۃ اذا انتہت الیک اور موافق حدیث سمی علی امیر المومنین و آدم بین الماء و الطین
کے اور موافق شروع اوس خطبہ کے جو روضہ وغیرہ مین انکی ہان موجود ہی کہ جناب مولای مومنین ع نے روز تخت نشینے خلافت ظاہری
فرمایا الحمد للہ سبحانہ لقد رجع الحق علی مکانہ صاف صاف کیون نہین کہدیتی جو ابو حامد غزالی نے لکھدیا ہی کہ بیشک خلافت روز غدیر
مقرر ہوے لیکن ہوائے نفس سے مستحقین امارت پھر گئی ای گروہ مدعیان بن علی ہوئی جیسے سید عرب و عجم کو تحت بیعت عمر و بکر
خیال کرتے ہو کہ بیعت سے ظاہر ہی کہ مثل غلامون کے آدمی بعض کو بیع کرتا ہی سو نفس رسول مولای مومنین سید عرب و عجم جاہل نوابی حملہ غرضیا جلد

[illegible]

اصنام قصنی و اعلم امت کو معاذ اللہ مقتدی اور پیر کنندہ لفس یعنی مثل غلامان تابعین عمر و بکر ساجدین اصنام مغضبین بضعۃ
خیر الانام صلعم کے رعیت اعتقاد کرو اور پیہہ پیارے کو احمد و شفاعت رسول کے امید رکہو زہی فہم و فراست اور دعوی محبت اہل بیت و
تبعیت خاتم رسالت آپہی تعمیل تعلیم ہے جہان قران و اہل بیت کو احد ہما اعظم کہا گیا ہیہ گوارا رکہین کہ عمر و بکر بالای منبر بیٹہین
اور ثانی قران بلکہ قران ناطق بدر کے منزلت نیچی دست بستہ مرید وین بیٹہین دروغ خدا سے شرم کرو مصطفی و خلق خدا سے
مولوی فخر الدین وغیرہ کی مٹی نوتے بڑ رہے تعلیم تک سے تو باہمہ صفات معلومہ بیعت سلاطین تخت نشین دوران اور اقتدار اد
علما و فضلای صدر نشین زمان عمر کو اور نفس رسول آل رسول کو باہمہ فضل کہ حدیث علی منی بمنزلۃ راسی و علی بمنزلتی بہی اپنی کتابون
مین موجود رکہین ہم و کہ سے بیعت اعتقاد کرین فاعتبروا یا اولی الابصار الحیا اذا لم تستحی فاصنع ما شئت دیکہو کتاب غیر
اپنی ہانکی سب قصہ ظلم و ستم کے موجود ہین یہہ شیخ لوگو نکہ جہوٹ بہکاتا ہی کہ معاذ اللہ شیعہ لوگ حضرت عباس رحم کو لپا اور
لپا کہتے ہین اور دہوکے دیتا ہی کہ شیعو ان نے غلط لکہا ہی اور ابن قتیبہ کو شیعہ بتلاتا ہی یہہ صرف فضایح اپنی بڑونکی چہپاتا ہی
بحار و حق الیقین وغیرہ مین جو تصریحات ظلم ہین انکی کتابون سے بہت منقول ہین دیکہو آگ تک لیجانا اور جن جن باتونکا ذکر ہی
وہ باتین کتاب عقد ابن ربہ و کتاب سقیفہ جوہری اور کتاب محاسن و درر لغالی الجواہر اور تاریخ واقدی اور کتاب غرر ابن خرابہ و کتاب سقیفہ
ابن قتیبہ اور ملل و نحل وغیرہا مین ثبت جانو کہ یہ اپنی فضیحت مٹی کو حق الیقین و بحار وغیرہ پر تہمت لگاتا ہی اگر ایمان طلب ہو تو تاریخ
ابو الفدا کا ترجمہ صاف مدرسے مین اوسیکو دیکہلو کہ مثل قصہ انگشتری نکے اسکا جہوٹ ظاہر ہوے جگر گوشہ رسول کا غضب جانا اسکی معتقد
سے اور زندگی کا غضب کرنا انکا بخاری و مسلم تک سے ظاہر ہے کہ اتنی ناراض لیکین دنیا سے کہ تا دم واپسین کلام تک نہین کیا اور جو احادیث
جو فضایل مین عمر و بکر کے ہین وضعی ہین تابع محمدی کو ہوا نفس پر عمل نہین چاہیے جسے رسول نے ممدوح کیا جسنے تبعیت خدا
و رسول کی گو کہ غیر ہو تو اوس سے بہی محبت اور جو مخالفت کری اوس سے مخالفت لازم ہی شیخ جیو جو دہو کے بعضے فرمان
ذکور و اناث کی مخالفت کے نسبت دیتی ہین فریب شیطانی جانا چاہیے کل کو جملہ آیات قرانی مثل کانتا من الکافرین یا فقد صغت
قلوبکما یا لیس من اہلک کو کوئی زبان پر لاوے اور حال اون بیچارون کا بیان کری اور نظر بر تعمیل حکم خدا و رسول اوس سے
مخالفت رکہی تو یہی کہیگا کہ یہ دشمن پیغمبر و نکی جو بد کہونکی مین اس اہل سے کہ وہ کہ بہائی تہین اہل ہو نکی اہل جانی کے جنہین خدا
رسول نا اہل کہین تنبیہ گروہ ذوی الالقاب سادات کو یاد رہی کہ جو شیخ صاحب کو سب گو جانتی ہین اور ہم مذہب اونہین کے ہین
تو اپنے سید کہونے سے ہاتہ اوٹہا دین کیونکہ سید کے معنے ہین سردار کے مالک کے اور حدیث ولایت جو کہ

جوکہ سرداری شاہِ ولایت کے ہی اوسمین شیخ صاحب کہتی ہین کہ سردار کہو دوست کہو تو ظاہر ہی کہ جسکا باپ سردار نہو بیٹا کیونکر
سردار کہلائے اور آیہ انما ولیکم اللہ جو نص ہے سرداری پر ماخذ اوسکا صدقہ قبت قصہ انگشتری ہی سو وہ کسی کسی آیہ ستہزا سے شیخ جیو
لغو فرماتے ہین اور آیہ کو عموم مومنین کے لئے ساتہہ یاری و مددگاری کی اور شیعون سے حماقت منسوب کہتے ہین سو سادات شیعہ
تو خیر بموجب اپنی عقیدہ مثبتہ قرآن و حدیث کے جو راسخ ہوں ولایت شاہ ولایت پر سید کہلاوین تو بجا و زیبا ہے
لیکن با وصف صادق شمار شیخ صاحب و اختیار عقیدہ عدم سرداری عامہ مومنین کسی ہو نہیں سکے بانکار آیہ ولایت سرفراز
کا دعوی ہو سکیگا بلکہ اولاد صدیقی وغیرہ کو سید کہنا اور کہوانا ضرور ہوگا جنکی بزرگی بموجب اونکی عقیدہ پسندیدہ
کے اونکی بزرگون کے سرداری تھی تو تمہین دوست و دوستزادہ یا یار و یارزادہ کہوانا چاہیے ولنعم ما قیل س اذا
تابع ناصبیا بمذہبہ فما ہو من ابیہ فان الکلب خیر منہ طبعا لان الکلب طبع ابیہ فیہ — اب مبارک ہو
اولاد صدیقیت مآب کو کہ غایت تحقیق شیخ صاحب سے لقب ساداتی اونکی لئے عطا ہوا اور اگر کچہہ کہٹکا اوسی اونکو
حدیث الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ کا ہو وہ مظلوم اونکی نزدیک بعد تشریف بری از دنیا سردار اہل جنت
ہونگی کیونکہ دنیا مین تو بنی تیم و بنی عدی و بنی امیہ سب سے مظلوم مجبور رہی ہی اور لوگونکی عقیدہ مین قوم شیعہ یہان
تو اہل دین حقہ اونکو سید سیدزادہ جانین جو قائل ہین حدیث ہما امامان قاما او قعدا کے بلکہ لازم ہی شیخ جیو دراونکی
بچکانونکو وہ بہی شرم کرین کیونکہ اونکی ہان بہی حدیث ہی بحق جناب امام حسین انت الامام ابن امام و ابو الائمۃ التسعۃ
تاسعہم المعصومون جوکہ موات مین بہی موجود ہی المختصر کہ اگر حضرات ممدوحہ الصدر اپنی سادات رکہنی چاہین تو اسکی
غلام غلامان سادات کرام نے جو کذب کاری منکر ولایت کی تفاسیر مصرحہ صدر وغیرہ احادیث سے ظاہر کردی ہی دیکہین
اور تطبیق دین تحریر حقیر سے اور جناب شاہ ولایت کو سردار جانین جب سردارزادہ کہلاوین اور حقیر کے حق مین دعا
کرین کہ اونکی جد امجد کے طفیل سے اونکی اقرار ولایت مین خاتمہ بخیر ہو کہ سیدزادہ اونکی سیاداتی کے لئے اپنے اوپر تکلیف
و مشقت کہینچے اجرنا وایاہم علی اللہ

حقیر بہت اختصار چاہتا تہا اس جواب اجمالی مین کہ صرف تکذیب انکار مقصود تہی لیکن اسپر بہی با وصف عجلت
و ارتجال تحریر کاذبہ مکذبہ سے تحریر حقیر زیادہ ہو گئی — مین ختم کرتا ہون اس بات پر کہ ظاہرا منتظر رفع ندامت
کے شیخ صاحب ندای ہل من مبارز مباہلہ بلند کرتے مین سبحان اللہ کیون نہو ان نمونہ دکہائین گے اصحاب حنین و خیبر و صفین

بلکہ خندق کا بھی فافہموا و تدبروا واضح ہو کہ اعلام طلب مین پھر جناب سید صاحب کا آگیا خرچ ڈاک کے بھی کفیل ہین اور لہ سبا
مین ہین اگر بنا دی صاحب وعدہ کی سچی اور عقد پر قایم ہین تو فوراً روانہ ہونگی ورنہ وہ اور پہر منکر ولایت ہین کہ سعید ازلی تو کب
کوئی ایسی شقاوت گوارا کریگا؛ اون جیسا جو مدعی ہو تخلع بجامہ خونی بمقتول النفس سول سامنے آوے شیخ صاحب کو لکھنؤ
جانا کیا ضرور ہے یہان بھی ادنی ادنی خدام والا مقام جناب مجتہد العصر کمر بر کمر مستعد موجود ہین میدان خالی نہین ہے
خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد بوتراب بیان ناہ مدار غلامان حیدر کرار غیر فرار راکبان سفینۂ
اہل بیت اطہار حاضر اور موجود ہین بسم اللہ مجریہا و مرسہا ایک انہین سے بندۂ حقیر ہے اور باقی تمام شیعیان مخلصین
اس شہر کے اور ایک صاحب بلدہ آگرہ کی کہ نو وارد ہین حاضر و موجود مگر چونکہ وقت تحریر اس تقریر کے جناب لینا و مقتدانا حضرت مولوی
محمد باقر صاحب ادام اللہ برکاتہم بہی تشریف فرما ہوئی اور ابن تقویدیسی بار شاد لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا یہانتک فرحاں خواہان
معلوم ہوے اسلئے ہم سبکو تقدیم اونپر خلاف دابِ آداب ہے شیخ صاحب اونہین منتظر و مہیائے مباہلہ جانین قول جناب مولانا یہہ ہے
کہ اگر ندای شیخ صاحب سچ ہے تو حقیقت مین نہایت مستحسن بات ہے ہزاران در ہزاران نا واقف چاہ ہلاکت وضلالت سے نجات پا دینگی اور
انشاء اللہ تعالی حقیقت اہل بیت طہارت سب پر منکشف ہو جا دیگی آدل با سوہ محمدی اونپر حجت تمام کیجاتی ہے کہ سر اہین
سابقہ و حالیہ پر حضرات پہر غور کرین اگر ہدایت نصیب ہوئی تو فبہا اور نہین تو بسم اللہ تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم و نسائنا
و نسائکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین — سو قف مباہلہ چاہو تو عیدگاہ چاہو تو مسجد جامع چاہو
تو قلعہ معلی پہر کیف بحضور سلطان عالیشان بہادر شاہ نا نصہ کہ اونکی زعم مین اونکی اولی الامر ہذا ہی ہین یا بحضور
ولیعہد بہادر کہ بقول صاحب تحفہ تورہ کہا چاہئے ظہور مقصود عمل مین آوے پہر نمونہ قدرت الہی اور ظہور حقیت اہل بیت
رسالت پناہی دیکہین کہ شیخ صاحب کیسے صورت بدلکر اوٹھتے ہین جس سے خاص و عام عبرت پکڑین بلکہ خدا چاہے تو پہلی
ہی سیحا دیکہہ لین گے او سوقت ظہور کیفیت مضمون یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ و اذا جاء نصر اللہ و الفتح اور الیوم یئس
الذین کفروا آشکار اور صدا قت قصۂ قاضی موصل منکر ولایت شاہ ولایت نمودار ہو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ چاہیے
کہ اپنی ذی احترام اہل ہوا پیر سے کہ سرکار شاہی مین کمال ذی اختیار ہین؛ ایک سند سلطانی خواہ لطلب خواہ با جازت مسجد
جامع جلد بنام فقیر جاری کرا دین تاکہ انجام کو یہہ فریاد ہنو کہ غیر مذہب مسجد شاہی مین فساد کو گہس آئے اور مثل سانحۂ علم
شعہ جات حکام کو جاری ہنو یا نمونۂ بیعت روز سقیفہ و بیعت خلیفۂ پنجم مثل مسجد نوح کے نمودار ہو اور جو اتنی بات تو نہین ہے

اجابت مباہلہ بحضور تعیین تاریخ کذب

کسے پہ نہ عمل کرین تو خاص امام باڑہ مولوی صاحب مین زیر منبر ادای حکم خدا و سنت رسول عمل مین آوی لیکن
پہلے اطلاع فرماوین کہ اگر احیانا حین تشریف آوری خدام جناب مولوی صاحب کہین تشریف لیگئے ہون تو شیخ صاحب
کسے بہانہ کذب کاری کو کام نہ فرماسکین ــ اور جو انمین سے ایک بات بہی نکرینگے تو بیشک کمال شوق ولا و ادای سنت
خلیفہ پنجم اور اونکی وزیر کے ہلاکت عند یا لا تر خورد و کلان پر ظاہر ہوگیے و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ
علی سیدنا رسولہ محمد و آلہ الطاہرین جریہم حزب اللہ و حزب اللہ ہم الغالبون اللہم وال من والاہم و عاد من عاداہم و
اخذل من خذلہم و انصر من نصرہم و السلام علی من اتبع الہدی **نقل اعلام نامہ** جناب مولوی
سید حبیب علیخان بہادر کہ جو لدہیانہ سے آیا ـــ این اعلام نامہ ایست بنام جناب مصنف منتہی الکلام کہ
اگر دعوی حقیقت در سر دارند بلدہیانہ تشریف آرند خرچ ڈاک ذمہ من کہ برای مباہلہ مستعد ہستم و السلام
علی من اتبع الہدی انشاء اللہ تعالی ہر دو معاندان اہل بیت طہارت عنقریب بے مباہلہ سیاہ خواہد شد قبل از رسیدن
یا بعد ش بفاصلہ قریب فقط العبد سید حبیب علی عفی عنہ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۷۴ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکملہ بعد چہپ جانے درتبہ اولی کے جناب مولوی سید حبیب علیخان بہادر نے ایک نوشتہ بطریق استشہاد کے اہل مواہیر
خاتمہ اوراق کاذبہ کے پاس بتحقیق حقیقت حال احوال مواہیر بہیجا تہا سو وہ بہی جو بتحریر دستی و مواہیر جناب
صدر الصدور بہادر وغیرہ حضرات کے آیا جس سے زیادہ تر قلعی فریب کاری بلکہ جعل و افترای شیخ صاحب کے کہلیے ہین
اور بعض تحریرات بہی جو مدائح و اوصاف مین شیخ صاحب کے اس عرصہ مین لکہنؤ و باندہ اور رامپور وغیرہ سے کاشف
مدائح خفیہ و جلیہ آگئی ہین واسطی مزید توضیح کرامات شیخ صاحب کے مختصر کچہہ کچہہ انمین سے بہی اب لکہدیا جاتا ہے کہ ناظرین
بالانصاف پر خود شیخ صاحب کے اہل مواہیر وغیرہ سے صدق و کذب اور حال صناعت اور قلعی کاری کا کالشمس فی نصف
النہار ظاہر و آشکار ہوجاویگا ـــ ذرا گوش دل سے سنیں بکانے بہی شیخ صاحب کی اور شرماوین اونہین لازم ہے
کہ شیخ جیو کو ڈر بڑا دین یہہ پہلی ماننس تو تمام اونکی اہل محلہ اگلی پچہلون سب کے بدنامی ظاہر کردیتی ہین انصاف سے دیکہین
کہ جب ان مدعی تصنیف و تالیف شیخ حال کا یہ حال لوگون پر ظاہر ہوگا تو اسی پر اگلی شیخون کی احوال کا قیاس ہوگا ـــ سبحان اللہ
مقام عبرت ہی کہ اس شخص کو اصلا شرم و حیا نہین اوراق کاذبہ مین خود تو پانچوین صفحہ مین عبارت بنام

منتہی الکلام لکہی ہی جسمین عموماً درخواست مباہلہ ہی سب شیعون سے اور پہر خود لکہا ہی کہ لطف یہہ ہی کہ مولینا یعنے شیخ کاذب
نے فقط صدر الصدور بہادر ہی سے نہین کہوایا نواب امین الدین خان بہادر اور جناب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان
بہادر اور حکیم غلام نجف خان صاحب اور مرزا اسد اللہ خان غالب سے کہا کہ پیام بہیجو دیر نکرو تاریخ ٹہیراؤ الے نہو
منشی صاحب چلی جاوین اور سب اربان دلمین رہین اور صدر اعلی بہادر نے یہہ ارشاد کیا کہ جب مینے کہا کہ مولوی
صاحب مباہلہ پر مستعد ہین منشی جو چپ ہو رہی اور ٹال گئے تا بہانتک کہ منشی صاحب ڈر گئے الی آخر الخرخرفات والبہتانات
— پہر گیارہوین صفحہ مین لکہا ہی کہ لکہنو کانپور مین سامنے کوئی نہ آیا اور اس شہر مین بتاکید تمام عمایدِ شہر کو کہا کہ منشی
صاحبکو لاؤ وہ بہی جوس ہو کر جلد ایسی بہاگ گئے — اور بارہوین صفحہ مین ہی کہ منشی صاحب نے مباہلہ سے ہاتہہ اٹہایا
جیسا جناب صدر الصدور نے فرمایا — بہی اسی صفحہ مین ہے کہ اگر منشی صاحب مصر ہوتے تو آخر کسی ملاقات مین گر کرتے
الخ — پہر اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ لطف یہہ ہے کہ جناب مرزا افضل بیگ صاحب نے چاہا کہ منشی صاحبکو مولینا کے پاس لادین
یا اونکو منشی صاحب کے مکان پر لیجاوین ہرگز منشی صاحب نے قبول نہ کیا — پہر سولہوین صفحہ مین ہے کہ عمایدِ شہر کو کہا کہ منشی صاحبکو
مباہلہ پر مستعد کرو منشی صاحب ٹال گئی اور میدان مین نہ آئی تنبیہ اب سرسیٹ کر رو دین شیخ جیو اونکی بکانے اور خوش ہوا
بکانے کہ جناب صدر الصدور بہادر جو مضمون بدستخط خاص مہر مجریہ فتاوی استشہاد پر لکہتے ہین اوسیے صاف
ظاہر ہی کہ ایک عبارت بہی صدر الصدور بہادر نے لکہدی تہی سو شرماوین بکانے شیخ جیو پہ اوبتلاوین کہ ہمراہ مہر
صدر الصدور بہادر کے وہ عبارت خاتمہ پر کہان ہی مگر یہہ کہین کہ شیخ جیو کاٹ کر چٹ کر گئے او فرماوین سہی جعل کہین یا فریب
یا سرقہ اسی کو نہ سہی انوسرق کو سارق لکہا ہی — الحق کا فرہمہ را بکیش خود ہی پندارد علاوہ اسکی صدر الصدور بہادر
نے یہہ صاف لکہتے ہین کہ مولوی سید جب علیخان بہادر مولوی حیدر علی صاحب سے خواہانِ مباہلہ ہوئے اور اونہون نے اوسکی جواب مین یہ
کہا کہ اول مناظرہ بعد اوسکی مباہلہ اور مولوی سید جب علیخان اب بہی مباہلہ چاہتے ہین اور اصرار ہے — خوب مرین
شیخ جیو جلنے بہرانے مین کیا موہنہ حوالہ صدر الصدور بہادر کا دیکر اوس کذب کا ریونکو کام کیا ہی جو معاذ اللہ لکہا ہے
کہ سید صاحب چپ ہو رہی ٹال گئے ڈر گئے مباہلہ سے ہاتہہ اوٹہایا — یہہ تو صرف ایک صدر الصدور بہادر کے تحریر سے جہوٹے
سمجھے گئے موہنہ مین شیرینی پا کہہ اور چیرہ پہٹ گئے اب سنین اہل انصاف اور ڈوب مرین بکانے شیخ ذی عتساف کے کہ جناب
احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان بہادر اس سے بڑہ کر اونکی موہنہ مین شیرینی بہرتے ہین جو رقم فرماتی ہین کہ سب دوست

منشی صاحب ہمارے
اپنی سواری سے

کہیں موہن اتنے خاص

درست یہہ ہی کہ مولوی حیدر علیصاحب ایک ورق کاپی اخیر رسالہ مصنفہ اپنی کا ایکدن میرے پاس لائی تھی اور دستخطین اور مہرین اون
کے مثل صدر الصدور وغیرہ کے سیاہی مرکب سے ثبت تہین بموجب اونکی فرمانیکے کہ مجھکو ہرگز انکار مباہلہ سے نہین ہے
اور لوگون نے میرے منکر ہونیکی خبر غلط اشتہار دی ہی اسواسطے مینی یہہ رسالہ واسطی اعلان واستعداد اپنی کے مباہلہ کیواسطے
لکہا ہی جس طرح اور ون نے مہرین کین مین نے بہی کردی چنانچہ بپاس خاطر اونکی بنظر صداقت اونکی تقریر کے مینے بہی مہر کی
اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین ہے۔ واضح ہو ناظرین پر کہ یہہ حال در
حقیقت اخیر کا ہی یعنے وقت طبع اوراق کا ذبہ کا آٹہہ مہینے گذر جانے پر بعد تشریف بری سید صاحب کے۔ اور حکیم غلام نجف
خانصاحب لکہتے ہین کہ جو کہ حکیم احسن اللہ خانصاحب نے درباب ثبت مہر سطرین لکہی ہین اسی طرح سے مینے بہی مہر اپنی
کردی سوائے اسکی مجھکو کچھہ معلوم نہین تہی مولوی رجب علیخان کی شکل بہی نہین دیکہی اور نہ میرے سامنے کوئی خواہان مباہلہ
ہوا اور نہ کسی نے انکار کیا۔ اور نواب امین الدین خان بہادر لکہتے ہین کہ صرف اتنا جانتا ہون کہ ایک روز مولوی حیدر علے میرے
ہان آئی تہی اون سے استفسار حال مباہلہ کیا اونہون نے جواب مین اتنا کہا کہ مجھی حقیقت مذہب تشیع مین ایسا یقین
ہی جیساکہ قول جناب امیر لوکشف الغطاء لما ازددت یقینا اور زیادہ اس مقدمہ مین مجھی کچھہ آگہی نہین ہے۔ جناب مرزا اسد اللہ خان
غالب الظرافت شاعرانہ لکہتے ہین کہ مولوی سید رجب علیخان صاحب اور مولوی حیدر علے دونو صاحب میرے گواہ نہین کہ مین صحبت خاص مین اوس
مجمع کے موجود نہ تہا اور میرے ہان جو مولوی حیدر علے آئی تو میرے سامنے مباہلہ سے انکار نہین کیا آمادہ ہونا ظاہر کیا اس بابت
پر میری مہر ہے۔ اب ناظرین عنداللہ غور کرین بمضمون مرقومہ مصدر مدعی کاذب اور مضامین تحریرات گواہان ممدوحہ کو اور
ہٹہکار دین شیخ کاذب کو کہ بہلی مانس کس مونہہ سے لکہا ہی کہ نواب امین الدین خان اور حکیم احسن اللہ خان اور اسد اللہ
خان اور غلام نجف خان سے کہا کہ پیغام بہیجو دیر نکرو تاریخ ٹہیراؤ سو حکیم احسن اللہ خان کس کے مونہہ مین شیرینے
دیتی ہین یہہ کسکی مونہہ پر ٹہیڑ لگاتے جو وہ لکہتے ہین کہ مولوی حیدر علے ایک ورق اخیر سوبہی اپنی رسالہ مصنفہ کا
ایکدن لائے سو بموجب اونکی کہنے کے کہ انکار نہین سچا جانکے مہر کردی اور کچھہ حال مضمون رسالہ کا مطلق معلوم نہین ہے
وقس علے ہذا ایسا ہی ٹہیڑا حکیم غلام نجف خان کا ظاہر ہی وقس علے ہذا اظہار نواب امین الدین خانصاحب کہ وہ بجز نقل
کلمہ لوکشف الغطاء بالکل اظہار ادعای کاذبہ شیخ جیو بعد مرور ایام بہی نہین لکہتے اور صاف لکہتے ہین کہ اور مجھی کچھہ آگہی
نہین اور اسی طرح جناب اسد اللہ خان کہ سوائے ایکدن اپنی ہان کی اظہار کاذبہ شیخ جیو کے کچھہ نہین لکہتے غرض علاصہ

حکیم غلام نجف خان

نواب امین الدین خان

مرزا اسد اللہ خان غالب

اونکی تحرات کا نہیہ ہی کہ میرے ہان جو آئی اور مباہلہ کا ذکر درمیان آیا تو اونہون نے اپنا امادہ ہونا ظاہر کیا اور مین مجمع
مین نہ تہا غرض اپنے سامنے کے عدم انکارِ مباہلہ پر مہر کے۔ اب گروہِ ناظرین بانصاف بغیر اعتساف کی غور کرین کہ
شیخ جیو کی یہہ بہی قلعے کہل گئے کہ کسی اپنی رسالہ کے ورق پر ان لوگون سے مہرین کروائین اور یہہ جو انوار الحق کے
نام سے اوراق ہین اُنپر دوہی مہرین جاری ہین کہ حکیم حسن اللہ خان صاحب نے صاف تصریح بہی کردی یہہ دوسرا
جعل و فریب شیخ جیو کا کیونہو غلامِ صادق و مصدق افعال نغل و مروان ہین نمونہ اقبلوا اقبلوا کا کیونکر
نظاہر کرین۔ تحریر مرزا محمد فاضل بیگ صاحب صرف پیام رسانی اشتیاقِ ملاقات شیخ جیو کے طرف سے ظاہر ہی کہین بوی
ذکر مباہلہ وغیرہ اتہاماتِ شیخ کاذب کا نشان بہی نہین مضمون تحریر مرزا جام بیگ خدا ما لیان موا ہیر سے جیکا
نام و نشان بہی اوراق کاذبہ مین نہین ظاہر ہی یہ کہ صرف زبانی مولوی حیدر علی کے سُنا کہ مناظرہ و مباہلہ کو موجود ہون
اور اور چند معتبرون سے یہہ سُنا کہ مشتاق ہمناظرہ ہین اسلئے مینے مہر اوپر رسالہ مولوی حیدر علی صاحب کے کردی۔ اس جگہ
سی بہی منصف لوگ دیکہین جعل و فریب شیخ صاحب کو کہ اپنی رسالہ پر تو مہرین کروائین اور اوراق کاذبہ مرقومہ پر جاری
کروائین یہی جہت ہی کہ سیاہی مرکب چہاپہ سے کاپی پر کروائین جو کہ حکیم حسن اللہ خانصاحب کی تحریر سے صاف ظاہر ہے
واضح ہو کہ سیاہی مرکب سے کاغذِ کاپے کو کاٹ کر دوسرے جگہ لگا کر پہر چہاپ سکتے ہین جو کام کہ شیخ صاحب نے کیا۔
اور یہہ بات بہی تحریرات مرقومہ سے اہل نظر نظر کر سکتے ہین کہ شیخ ابتدا سے مباہلہ سے بہکتا ہی اور ٹلتا ہی چنانچہ تحریر
مرزا جام بیگ سی بہی صاف ظاہر ہی کہ خود شیخ جیو سی سُنا تو مناظرہ و مباہلہ کو اور اور معتبرون سے جو سُنا تو صرف مناظرہ
تو غرض شیخ کو ہمیشہ تقدیم مناظرہ سے مطلوب یہہ ہی کہ مناظرہ مین بازاری پن کے باتین کر کے صحبت کو بی لطفہ کردین
تا کہ نوبت مباہلہ کے نہ رہی اور جو مباہلہ پہلے سے ہوگا تو کالا موئنہ ہوکے شیخ جیو کا حال مثل قاضی موصل کے ہوجائیگا
یا بند رکے صورت ہوجائے یا کوئی اور آفت آئیگی کیونکہ منتہی الکلام مین صرف حرفِ مباہلہ لکہہ دینی سے تو جلا وطنی
نصیب ہوئی تو وقوع پر کیا دہرا۔ غرض بعض گواہ بہی شیخ صاحب نے مثل گواہان جواب خوب چہانٹ چہانٹ کر
ڈہونڈی بلکہ وہ نامی نیک معاش کہ بایدو شاید ظاہرا بعد لکہنے اوراق مرقومہ کے بعض گواہ حضرت کو میسر آئی کہ جیکا
نام بہی اوراق مین نہین اور مہر موجود اور بفحوای مدعی سست گواہ چست وہ چالاک کہ رہی سہی شیخ کے مٹی خراب
کرے اور سب قلعے کذب کاری کہولدے چنانچہ قابل تماشا ہے شہادت محمد نور اللہ عرف قاضی بنو و مرزا بنو صاحب کے جو

مرزا محمد فاضل بیگ صاحب

مرزا جام بیگ صاحب

قاضی بنو صاحب

جو دو مہرین از اربند مین رکہین جنمین سے ایک خاتمہ اوراقِ کاذبہ پر اور ایک اداے شہادت پر وہ اداے شہادت کرتی
ہین کہ میرے روبرو مکانِ صدر الصدور بہادر پر یہہ گفتگو ہوئی کہ سید صاحب علیخان مباہلہ کو زبان پر لائے اور
مولوی حیدر علی صاحب نے کہا کہ اول مناظرہ اور بعد اوسکی مباہلہ اسکی جواب مین سید صاحب نے سکوت اختیار کیا بعد اوسکی
مین اوس جلسہ سے برخاست ہوا یہہ امر بچشم دیدہ ہی — سبحان اللہ زہی شیخ کاذب اور زہی شیخ کے گواہ لوا بہ مبارک
ہو دیکہین شیخ اور اونکی اہلِ محلہ خصوص بجگانے کہ کیا کچھہ ظاہر ہی سبحان اللہ سبحان اللہ اوراقِ کلو بہ مین تو یہہ کہ شیخ سی اور
سید صاحب سے مکان صدر الصدور بہادر پر پہلی ملاقات مین بہی مذہب کی گفتگو نہ آئی اور دوسرے ملاقات مین بہی مطلق گفتگوی
مذہب بیچ مین نہ آئی چہ جاے ذکر مباہلہ بلکہ جو کچھہ ذکر مباہلہ ہوا تو بقولِ مشہور بوسیہ پیغام معرفت صدر الصدور بہادر اور بی
جلسہ گفتگوی مرقوم مین کہین وجود بلکہ نام و نشان قاضی نور کا نہین اور قاضی صاحب کے گواہی باقرارِ دیدِ چشم یہہ کہ سید صاحب نے
مباہلہ کو کہا اور شیخ صاحب نے مناظرہ کو اور پہر مباہلہ کو الی اخر المرقومہ الصدر اب کوئی پوچہے شیخ جیو سے کہ یہہ جمع
تم ہی سچی ہو یا گواہ تمہارے قاضی صاحب — کیفیت تو اوس دن کہلتے جو شیخ جیو ریش مبارک کنگہی کرکے مباہلہ کو آتی اور
تحریرین اور مہرین پیش ہوتین کہ قبل از مباہلہ شیخ جیو بے خضاب مع احباب رنگ خضاب تمام چہرہ پر حاصل کرتی
کہ دیکہنے والے بہی تب دنگ ہوتے اچہی ڈہنگ ہوچی جو دیکہ رہی — شیخ جیو لیا بڑاتے ہین کہانتک پیوند لگائین گے
کہانتک رخنہ دوزی کرین گے غلامانِ کرار غیر فرار کے آگے تمام بخیہ اونکا ڈہیلا ہو جاویگا اور سب بادیہ دوزی
اونکی فنا فی الہوا شیخ جیو اپنی اوراق دعوی کاذبہ اور شہادت ہاے اہل موا ہیر کو خود جناب صدر الصدور بہادر کے خدمت
مین اجلاس عدالت و افتا مین پیش کرین تو دیکہین کہ خود جناب مفتی صدر الصدور کیا فیصلہ شیخ جیو کی صدقیت کا جاری
کرتے ہین — شیخ صاحب اگر بعث و نشر اور جزا و سزاے روز حشر و عدل خداے بے ہمتا کے منکر ہین تو لوگونسی بہی شرم نہین
یہہ صریح حرکاتین کرتے ہین اور پہر بخو نہین ہو بنہ کہلاتے ہین کہان گئے وہ دہجے طمطراق کہ لکہنو تک ڈاک مین
جانیکو موجود ہون اور جو شیعہ ہو سو مباہلہ کو حاضر ہو اور سید صاحب کو یہہ ٹل گئے او بہاگ گئی اب اعلام پر اعلام تو سید صاحب
کا چلا آتا ہی وہ خرچ ڈاک اپنی پاس سے ادا کرتے ہین معرفت صدر الصدور بہادر مصر ہین اور ڈیڑہ ہزار لدہیانہ مین منتظر ہین اور سید
منصور علی صاحب نے رد اوراق کاذبہ بہی معرفت حکیم احسن اللہ خان صاحب بہیجدیا اور یہہ بہی لکہہ بہیجا کہ خرچ ڈاک کا مین کفیل ہون
کانپور تک مین آتا ہون تم سچے مباہلہ کرتے ہو تو کانپور مین آو ایک طرف آغا محمد ابراہیم صاحب ٹہرائے اور پیر جیو صاحب دو [illegible]

میرٹھ مین کہ آنا اونکا متعذر اور محال ہی اور یہی کہ غیل خرچ ڈاک ہین اوکس شد و مدسی بطریق اعلام اخبار مین چہبوا چکی
ہین اور یہان چنا ہو لیا ہمارے موجود مہیا ہی مباہلہ ہمیشہ منتظر ہین سو شیخ جیو صاحب نہ آپ آتی ہین اور نہ بلاتی
ہین اور لکھتے ہین کہ جامع مسجد مین آو اور لطف یہہ ہی کہ ادہر تو لکھتے ہین کہ جامع مسجد مین آو اور ادہر اہلکاران شاہی
سی اجازت سلطانی مین خلل انداز ہوئی اور رسالہ رد اوراق کاذبہ کا آجتک جواب ہر عالم بالاہی سبحان اللہ یا وہ شور اشوری
یا یہہ بیکلی یا تو ڈاک مین جرہ کے سفر لکہنو تک کو تیار تہی یا اب شہر مین قدم اوٹہاتے ہوئی دم چراتی ہین اور باتین بناتی
ہین - حقیقت مین یہہ سراسر بہتان بنائی اور گیدڑ بہبکیان دکہلائی صرف فطرت تہی شیخ صاحب کے کانپور مین بہی ایسی ہی
کو تک کی تہی جب سید اسمعیل حسین صاحب منیر اور میر آغا صاحب دبا بیٹہے تب شیخ جیو اسی طرح نکل بہاگے غرض فن فرار مین
شیخ جیو یکتائی روزگار ہین خطوط جو سید اسمعیل حسین صاحب کے بتفصیل تمام انکی تمام حالات اور کرامات ترک مذہب کے بعد
تحریر رد اوراق کاذبہ کے ہمنے پائی ہین انشاء اللہ تعالی بتفصیل لکہے جائینگے جن ایسے واضح ہی کہ حضرت شیخ تحفہ معجون ہین
پہلے شیعہ تہی پہر سنی ہوگئے آخر کو رفتہ رفتہ مرتبہ خروج و حروریت مین قدم رکہا غرض شیخ صاحب بیشک مصداق ہین
اس مضمون کے بیت کہین رومی ہو کہین زنگی ہو کہین ٹوپی پہن فرنگی ہو - خلاصہ یہہ کہ اصل باشندہ آپ
اودہ کے ہین اور وہان دکان جفت فروشی و کفش دوزی کا پیشہ رکہتی تہی اور نام شیخ حیدر بخش تہا بہائی انکی شیخ
محمد بخش صاحب شیعہ مذہب اب بہی لکہنو مین دکان رکہتی ہین یہہ جب کچہہ پڑہی لکہی اور کچہہ رونق بازار شیعہ سنی مین
باعتبار علمیت کے نہ دیکہی اور جانا کہ خانہ ہدایت بنیاد اجتہاد کے آگے کچہہ چراغ نہین جلتا تب شیخ جیو فقیر محمد جان
کے ہان جا کے بطمع دنیائی سنی بنی اور یہہ کو تک اختیار کئے بلکہ کتب کا لکہنا تو گستاخی بی ادبی و بیباکی و بی ایمانی انکی
علمی فتوائے انکی لغو کا لکہا کہ تحریرات سید منصور علی صاحب وغیرہ سے تمام ملے شیخ صاحب کے کہلے ہی یہان تک کہ لقب شیخ صاحب
کا وہان اجودہیا باسی ہی کیونکہ اودہ کو ہنود اجودہیا کہتے ہین اور وہان کی باشندون کو اجودہیا باسی غرض نظر بر
مرقومات صدر انکا لقب دون کفش دوز اجودہیا باسی ہی یہہ حال مختصر شیخ صاحب کے جعل و فریب ہوا ہیر پہیر گذشت سابق
و حال کا - اگر شیخ صاحب جواب رد اوراق کاذبہ کا مبنی لکہتے ہین تو انشاء اللہ تعالی جواب مین اسکی تفصیل سب افترا و بہتان
کے قلعی کہولے جائینگے یا عند المناظرہ و مباہلہ بشرطیکہ خدا تعالی اونکو توفیق عطا کری واللہ ولی التوفیق ہدانا ہم
واجرنا عند اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی النبی والوصی وجمیع اہل البیت الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ روسیاہی و فرار پناہی شیخصاحب اجودھیا ہاشمی

العیاذ باللہ جب چار طرف سے شیخ جیو پر تف اور پھٹکار ہونی لگی اور جواب مراتب مندرجہ رسالہ خاکسار سے لیس ہو
ہوئے اور رسالہ مباہلہ سے دم گھٹا اور دم دباکر توا خبار ونمین حیلہ وحوالہ روبہ بازیون سے زاغ پائیون اورزاژخائیونکو کام فرمانے
لگے اور سنت پرانفظ وانمغلط اپنی عوام کالانعام کے بہکانیکو پہر بہتانات ومفتریات کو کام مین لانیلگے اور اہل سوا ہیر
انہین کے جو قلعی انکی کہولی تہی اوسمین کلام کرنے لگے اور اخبار ونمین چہپوانے لگے سو حقیر نے اوسکی جواب مین بہی جو
دندان شکنی اور پہر شکستگی انکی ظاہر کردی اور چہاپ کر انکی پاس بہی بہجدیا اور تمام خواص وعوام مین شایع کردیا وہ
یہہ ہی اہل انصاف بلا تعصب واعتساف غور فرماوین گے — بسم اللہ الرحمن الرحیم — حامدا ومصلیا ومسلما
ایک خط مطبوعہ بنام نہاد جلال الدین حنفی مثل رسالہ اسمی انوار الحق دیکہنے مین آیا جیسے کہ حسب تحریر جناب نواب احترام
الدولہ حکیم احسن اللہ خان بہادر احد اہالی مواہیر حقیقت شیخ صاحب منتہی الکلام کہل گئی ظاہرا اسی طرح اس خط کا بہی حال ہے
لیکن بقول شخصے شیخ جیو لاکہہ فطرتین کرین لیکن نقادان وصیرفیان سخن سے کب چل سکتے ہین ع بہر رنگی کہ
خواہی جامہ برپوش ؛ کہ من آن قد موزون می شناسم ؛ حقیقت یہ ہی کہ جب خدا رسوا کری تو کون بچا سکتا ہی
بقول مشہور شیخ جیو ہنس کے چال چلی تہی اپنی بہی چال بہول گئے عزیز دہلی بنا چاہتے تہی لیکن خدا ذلت دی تو
عزت کجا اور پہر بہی باز نہین آتے توبہ واستغفار نہین کرتے بہول گئے لکہنو اور کانپور اور رام پور اور بہوپال کا حال
ذرا اب پہر مزا چکہین گے آیہ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ محولہ رسالہ کاذبہ کا شیخ صاحب
یاد رکہین ع اوبستی نہین یہ دلی ہے تمام بازاری پن چال دوکانداری بازار اودہ وغیرہ لکہنو کا بہول جاوین
— نہین جانتی کہ علما وفضلا بلکہ جو لوگ کچہہ بہی بہرہ عقل خداداد سی رکہتی ہین اگر ان کلمات عامیانہ بازاری کو
دیکہین اور سنین گے تو کیا اثر نتیجہ علمی اور مبلغ فضل واستعداد خدام کا ظاہر ہوگا اسی پر دعوی ہی تکملہ تفسیر عزیزی کا
یہہ کچہہ صدق کلامی اور کلام عامے اور دعوی فضیلت وعلمیت وطمع وحرص عزت عزیز کا سبحان اللہ سبحان اللہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جو حال لکہنو اور رام پور اور بہوپال مین ہوا ہے ابہی اوس سے پیٹ نہین بہرا ہمین شرم آتی ہی مجدد دا[1] بعض
اون حالات کے زبان قلم پر لاتی ہین — اور جو وہ اسی طرف لاتی ہین تو المجبور معذور ناچار تمام خطوط لکہنو وغیرہ

[1] جو لوگ کہ حالات خانہ خرابی غلام مجدد اور چالاکی شیخ صاحب سے واقف ہونگے وہ اس لفظ کا مزا بہ مجدد دا کا اوٹھا وینگی الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ ۱۲ منہ

گے
درام پور وبہوپال وغیرہ جو جو کچھہ کہ اس عرصہ مین بہت لوگون نے لکھی ہین سب ہماری پاس ذخیرہ ہوتی جاتے
ہین ایک نہ ایک دن لکھی جاوین گے مگر خط کے سیاقِ عبارت سی صاف معلوم ہوگیا کہ پہر شیخ جیو لوگ دُم بہاگتی ہین
اب باتین تمام فریب بناتی ہین لیکن ایسی باتین کب بن آتی ہین آخر دودہ کا دودہ اور پانیکا پانی انجام کو سب پر
ظاہر ہوجاتا ہی بہلا کوئی پوچھی کہ پہلی بالش تمنے ایک رسالہ لکہا اور استعداد مباہلہ کی بعد خرابی بصرہ اس طمطراق سے ظاہر
کی کہ اللہ اکبر - سو باوصفِ اجمال وہ جواب دندان شکن پایا کہ دہنت کہٹے ہوگئی - یہان مناظرہ اور مباہلہ کو سب طرح
موجود مستعد تاریخ کی تعیین تم پر رکہی گئی اگر راستی کا دعوی تہا تو بسم اللہ یا پاس کے پاس یہان آتی یا الہ آباد یا
میرٹہہ یا کانپور جاتے کہ ہر جگہہ سے لتاڑ پر لتاڑ ہے - شیخ جیو نہ آتی ہین نہ جاتی ہین نہ شرماتی ہین ناحق کا غل
مچاتے ہین اور اگلی پچھلون سب کی عزت گنوائی ہین اب یہہ ہرنگا اُٹہاتے ہین کہ کسی طرح بات عامیانہ ڈہنگ
مین آجای غافل از نہی لاتکونی (فاحشۃ) تسطلب اصلی کو پہکڑ بازی اور فحش بردازی مین ڈالتی ہین کہ اصلی بات کہٹائی
مین پڑکر ملیا میٹ ہوجاے لیکن یہہ محض خام خیالی اونکی ہے یہان کوئی کو دون دلکی نہین پڑہا - اہل علمی ہا ہے
عزت وقت مرعی ہی خوفِ خدا ہی کذب کاری وفحش شعاری سے کراہت ہے لغویات سے نفرت ہی - شیخ صاحب اور
اوسکا جہان آباد مین زمین آسمان کا فرق ہے اور خصوص اہل حق کے سامنے سے کہان بچ سکتے ہین غلامان حیدر
کرار سے دعوی مقابلہ کا رکہتی ہین جو اونکی لئی تازیانہ موجود ہین کہ سوید لفلاح و نجاح علیٰ بلکہ افلح عمر پہر ہم نہین چاہتی کہ کبہی
جواب بہی ایسی خط عامیانہ دکاندارانہ کلا سونکا لکہین لیکن چونکہ وہ جواب طلبی کے کلمات سے خطاب کرتے ہین اور ایسے
موقعہ پر سکوت بہی موہم قبالِ دعوی بلکہ الیقین افزای ناواقفین ہے اسلئے ناچار مختصر ضروری امور کا جواب لکہا جاتا ہی لیکن
بعض مراتب مذہبی مین ازروی لاعلمی و بیوقوفی غرض غایت اجرای اخبار کے اونہون نے زاغ پائیان کیے ہین اور درج اخبار
کروایا ہم ویسے نہین بن سکتی اگر کچھہ حوصلا اونہین باقی ہی تو مذہبی باتین جواب رسالہ ردِ تکذیب مین لکہین جیسی ایک
مبینا ہوا کہ لونکی پاس پونہچا اور دم چبا کر سکہیا گئے دیکہہ لین گے تماشا قدرت الہی کا کہ بتوابانِ بابِ مدینۃ العلم پہر کیسے
کیسے جواب دیتی ہین کہ شیخ جیو کے ہوش بجانہ رہین اور پہر دنگ ہوجاوین اور ناظرین بافرہنگ بہی عش عش
کرین شیخ جیو شرم نہین کرتے کہ آٹہہ مہینے چند ورق معدود کو نہتہ کو نہتہ کر نکالی اور بقول اونکی ماہرین کے
تیرہ مہینے [illegible] کرکے کانٹہہ کر رائج کیے ہیا لنسے دو دو کہری ہفتہ مین سب کے ٹکڑے توڑ کر وہ نتیجہ کہولا کہ شیخ جیو کا جی

ہی جہوٹ گیا اور چار حرف جو لکہا کہا اونکو بڑہی لکہی تہی وبالِ جان ہوئے۔ بازارِ اودہ کی دوکان یاد آتی ہوگی — واضح ہو
کہ اونکی کلماتِ عامیانہ و بازاریانہ کا جواب نوکِ قلم پر لانا خلافِ دابِ اہلِ علم و ادب بلکہ محذور و ممنوع ہی ناظرین شیخ ہمکو ایسے
باتون سے کارہ بلکہ ناقابل التصور کرین مگر باتین اخلاقِ ماموره و نتیجہ علمی کے حالِ صداقت شعار شیخ صاحب مین بجواب مراتب
مستفسرہ اونکی گذارش ہوتے ہین المختصر کہ خط مین ہی کہ صاحبِ اخبار نے مولینا صاحب منتہی الکلام پر بڑی موہنہ زوریان کین
ہین ذرا مہربانی کرکے وہ موہنہ زوریان تو فرما دین کہ کیا کی ہین اگر نقلِ مضمون کسی خط کی ہی تو پہر تہمتِ ناحق خلاف
پر موہنہ زوری کی صرف سرزوری ہی از بس مشہور ہی کہ نقلِ کفر کفر نباشد سو خدا نخواستہ ایسی نسبت بہی نہین لگائی اور
کوئی نسبت ہذیان و ہجو کی بہی نہین دی اور اگر بالفرض ایسا ہوتا تو کچہ وہ معصوم نہین اور اونکی نزدیک تو یہانتک
بہی موہنہ زوری محذور نہین پہر اسپر ایسی زاغ پائی سراسر موہنہ زوری بلکہ سرزوری ہی — ہمارے تحریر مین تہا کہ
آٹہوین مہینے ایک رسالہ تکذیب میں الخ — سو یہہ پہلی صداقت شعار امانت دثاری ہی شیخ صاحب کے کہ آٹہوین مہینے
کو نوشِ جان فرماکے اوسکی جگہہ چند مدت قایم کی تاکہ فضیحت حضرت کی نا واقفون پر نہ کہلے ع قیاس کن زگلستان
من بہارِ مرا یہی حال حضرت کا مکاتیب وغیرہ سب باتون مین و نقلون مین خیال کرنا چاہیے لا رَیب ہی انکی عزیز معتقدا
وہ تصریح یوم دوشنبہ تاریخ ۲۶ صفر و یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول وغیرہ اور انکارِ حملہ لعن اللہ من تخلف مین اپنی غرض
کے لئے اسیطرح دیانت دار کو کام کر گئے جسکو ہمنے رسالہ ردِ تکذیب مین جواب طلب لکہا ہی جسے آجتک شیخ صاحب غتک
کر بیٹہہ رہی ہین کچہہ حمیت ہی تو شیخ جیو لکہین جواب رسالہ کا نہین تو پہر علم کا نام نہ لیوین اہلِ علم مین — ہمنے لکہا تہا
کہ آج چند اشخاص کے تحریر سے ظاہر ہوا الخ — سو خط مین سب کچہ ہضم کرکے آپ نرو پ صرف یہہ جواب دیتی مین کہ مہر
والے جناب صدر الصدور و احترام الدولہ و عضد الدولہ اور نجم الدولہ اور نواب امین الدینخان اور نواب حسن علیخان وغیرہم
ہین تا وانین سے کسنے بے تحقیق مہر کیے تاکہ اونسی پوچہا جاوے شیخ صاحب نہین جوابِ اپنی ارشاد کو بہادکا دفتر دان
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک صدقِ مضمون المومن ینظر بنور اللہ جسکو چشم بصیرت ہی دیکہی کہ غلامان
نفسِ مخبر صادق نے اسی لئی پہلی ہی شیخ جیو کی قبر کہود رکہی تہی یعنی جناب سید صاحب نے ایک استشہاد لکہکر پہلی ہی
اہلِ ہوا سے شہادت لیرکہی ہے جانتے تہے کہ شیخ جیو بہتیری ہیٹ مچامین گے نظر تین پہیلا مین گے حرکات
نہ لوگی کو کام فرماوین گے — ہرچند ہمارے پاس مدت سے یہ تحریرین آئی ہین لیکن ہمنے آجتک رکہہ چہوڑی تہین

زبان قلم پر نہ لائی تہی اب شیخ جیو ہی ہمارے کم حوصلگی اور اپنی علو حوصلگی تصور فرماوین غرض مصداق بحر بون بیو تہم باید یہہ ہم شیخ صاحب خود اپنی ہاتہون خرابی لای اور کوتک اپنی ظاہر کروے آخر دنین شیخ صاحب وہ جو لکہتے ہین کہ بتاو کرنے بے تحقیق مہر کیے وہ ایک تو جناب احترام الدولہ بہادر ہین جنکے دستے تحریر صاف صاف یہہ ہی کہ راست و درست یہہ ہی کہ مولوی حیدر علیصاحب ایک ورق کاپی اخیر رسالہ رسالہ مصنفہ اپنی کا ایکدن میرے پاس لای تہی اور اوسپر مہرین اور بزرگون نے مثل صدر الصدور بہادر وغیرہ کے سیاہی مرکب سے ثبت نہین بموجب اونکی فرمانیکے کہ مجھکو ہرگز انکار مباہلہ سے نہین ہے اور لوگون نے میرے منکر ہونیکی خبر غلط مشہور کی ہی اسواسطی مینے یہہ رسالہ واسطی اعلان استعداد اپنی کے مباہلہ کیے واسطی لکہا ہی جس طرح اور ون نے مہرین کین ہین تم بہی کردو چنانچہ بپاس خاطر اور بنظر صداقت انکی تقریر کے مینے بہی مہر کر دی اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین فقط اور دوسرے جناب عضد الدولہ حکیم غلام نجف خانصاحب ہین جو صاف یہہ لکہتے ہین کہ جو کہ حکیم محمد حسن اللہ خانصاحب نے درباب ثبت مہر سطرین لکہین ہین اسیطرح مینی بہی مہر اپنی کر دی تہی سوا اسکی مجھکو کچھہ نہین معلوم مینے مولوی رجب علیجان صاحب کی شکل بہی نہین دیکہی اور نہ میرے سامنے کوئی خواہان مباہلہ ہوا اور نہ کسینے انکار کیا فقط اب راضی ہو نبد شیخ صاحب یوجہکر صدق الرومی **بیت** گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میل او در طعنہ پاکان برد اپنی ہاتہون شیخ جیو شامت لای اور اپنی پاون انواع الانواع کے چاہ ہلاکت او طرح طرح کی فضیحت مین پڑے کہ طرح طرح کی جعل و فریب کہلے کیونکہ تحریر مرقومہ حکیم صاحب سے صاف یہہ بہی ظاہر ہی کہ شیخ جیو اپنی رسالہ مصنفہ کا ایک ورق اخیر کاپی کا یعنے پتہر پر جمانیکو چہپنے کے لیے مہرین کرواکے لیگئے یعنے یہہ امر آٹہوین مہینے بعد تشریف بری مولوی سید رجب علیصاحب ہوا کیونکہ وہ ماہ شعبان مین آئی اور گئی اور یہہ ماہ ربیع الاول مین چہپ کر جاری ہوا اگرچہ پیشانی پر فریب سے ماہ شوال اور پہر اب فریب سے اس مہینے مین مکرر چہاپا اور اوسمین ماہ ربیع الاول لکہدیا غرض ہر امر مین فریب ہی المختصر کہ یہہ اور فریب پر فریب بلکہ جعل شیخ جیو کا ہویدا ہوا کہ اپنی رسالہ کے اخیر ورق پر تو مہرین سیاہی مرکب سے کروائین اور ظاہر ہی کہ انوار الحق کے رسالہ پر جعل سے چپکا کر چہپوائین کہ یہہ فریب بر فریب اور جعل پر جعل ہے نہین تو شیخ جیو وہ رسالہ مصنفہ اپنا پیش کرین جسپر مہرین کروائین تہین فاعتبروا یا اولی الابصار- اور یہی ناظرین اوراق کاذبہ تکذیب پر ظاہر ہوگا کہ کیہہ دلیری سے پانچوین صفحہ مین مطبوعہ جعلی شوالیے کے لکہا ہی کہ فقط حضرت صدر الصدور بہادر سے مباہلہ کو نہین

نہین کہوایا نواب امین الدین خان بہادر سے اور جناب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان اور حکیم غلام نجف خان اور
مرزا اسد اللہ خان غالب سے مولینا صاحب نے کہا کہ بنام بہجو دیر نکرو تاریخ ٹہیرا و ایسا نہو کہ منشی صاحب جلدین الخ اور یہہ
بہی ابہی ناظرین نے فقرہ اخیر دیکہا کہ حکیم صاحب صاف لکہتے ہین کہ بپاس خاطر اور بنظر صداقت انکی تقریر کے ہمنے بہی مہر کردی
اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین کہ بعینہا یہی حال ہی حکیم غلام نجف خان صاحب
کا بلکہ نواب امین الدینخان صاحب بہی ان اتہامات شیخ جیو سے بیخبری و بی آگاہی لکہتے ہین دقس علی ہذا مرزا
اسد اللہ خان صاحب کے ہان بہی مضمون مفترات کی تصدیق نہین بلکہ تکذیب ظاہر ہی۔ اب کہین شیخ جیو ویسکا نے شیخ
جیو کے کہ آیہ قرآنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کوئی اس جگہ تلاوت کری یا لکہدی تو مقر اوسکا کہان الو مفر تہمت کار کو
کیونکر ہوگا۔ اور اب سنین شیخ صاحب اور اونکی بیکانی جس سے اور فریب اونکا ظاہر ہوا کہ اسی گئے انہون نے باوصف ہماری لکہنی
کے اسکا جواب نہ لکہا نہ پوچہا ہمنے لکہا تہا کہ بعض عبارت لکہی ہوئی صاحب مہر کی نہین لکہی سوان بعض کا نام نامی بہ
پوچہی سنین وہ مفتی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصدور ہین۔ ظاہرا شیخ جیو دلمین چلی ہین حکیم صاحبوان اور مفتی صاحب
سے جو کہ ظاہر ہی اس جوٹ سی کہ لکہا ہی خطا ہین کہ اگر بغیر دیکہی مقام استشہاد کی مہر کی ہی تو مقدمات شاہی و انگریزی
مین بہی دہوکا کہاتی ہونگی کہ یہہ کمال قدر دانی ہی؛ اور باوصف حسن سلوک مہرسازی ہی اور پاس خاطرداری و صداقت شیخ صاحب
کے؛ ادای حق اور شکرگذاری ہی شیخ صاحبکی بقول شخصے اپنی ہی فوج بر خیر اولمسی تو شیخ صاحب پوچہین سے اور وہ انکی
آنکہ سو پوچہین گے؛ اور کچہہ آنکہ سو مفتی صاحب نے اگرچہ علما و فضلا پوچہہ نہی دئی ہون لیکن کلنک عبارت تراشی کی البتہ
کہل گئے بلکہ شیخ جیو کو اور کلنک انواع انواع طرح سے لگ گیا؛ مگر ہم تینون صاحبونکی طرف سی شیخ صاحب کو جواب دیدیتے
ہین کہ مفتی صاحب کی طرف سی تو لہہ سکتی ہین کہ یہ اون بعض مین سے نہین کہ بغیر دیکہی مضمون کے مہر کی بلکہ دیکہہ کر اسی لئی عبارت
بتصریح ادای شہادت بمضمون خاص لکہدی تہی سو وہ ہین جنکی عبارت تم چٹ کر گئے اسی طرح مقدمات انگریزی مین
بہی دہوکا نہین کہاتی ہونگی آپ سی حکیم صاحبان سوان دونون صاحبون نی باعتماد ہیئت نقلی و لحیہ بعض معلم صورت
بپاس دینی مذہبی و بنظر صداقت تقریر شیخ صاحب مہرین کر دین سو مقدمات شاہی اس قسم کے پاس اور احتمال صداقت
متخاصمین متساویۃ الجوانب کا ہکو ہوتے ہین کہ وہان دہوکا کہاتے ہون البتہ اب تجربہ ہوگیا کہ ایسی جگہ بہی اب اعتماد
نہوگا اور یہ مضمون مولینا روم ہمیشہ منتقش خاطر رہیگا ع ای بسا شیطان کہ آدم روی ہست پس بہر دستی

نباید داد دست ولله در القائل نتوان شناخت بیک لمحہ از فضائل مرد کہ تا کجاش رسیدہ است پایگاہ علوم
ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم غرض شیخ جیونے اپنی تمام اہل نحلہ کذائی سبقہ
وتحقہ کا نام بدنام کیا اب بہلا کوئی کسکا اعتبار کرے بوڑہا شیخ دعوی دار سند فضل عزیزی اپنی رسالہ مصنفہ کے خاتمہ
پر تو مہرین کرواوی اور شاگرد کے ہان چہپکاوے جب عالمون کا یہہ حال تو وای بر احوال امیونکی آسی جگہ سے قیاس کیا چاہیے انکی
تمام باتونکا اور خرافاتونکا یا یہہ کہ جیسے حیدر بخش سے حیدر علی ہوئی اب حیدر علی سے انوار الحق لیکن یہہ مضمون عنوان اندرونے
رسالہ تکذیب اسکی تکذیب کریگا اب یہہ تو بتاوین شیخ جیو کہ اس رسالہ کو شیخ جیو کا کہین یا شاگرد جیو کا شیخ جیو اس کلنک
کو کسی طرح مٹا دین سبحان اللہ کسی مونہہ سے کلنک لگاتی تہی خصمون کو اور بکرر فرماتی تہی کہ جلد نام بتاد اور کلنک اپنی
اوپر سے مٹاؤ اب کس لیا نام اصحاب نینون حضرات اہل مواہیر کا اور چکہا مزا تیر بارگشتہ کا خدای ذی مرجع والمآب کی تائید سے
- اب سر پہوڑین شیخ جیو حکیم صاحب پاس خود اب علاج کلنک کہونیکا جاکر پوچہین لیکن یاد رہی کہ یہہ داغ مثل داغہای عزیزیہ
شیخ جیو بہی قبر مین لیجاوینگے - لکہتے ہین کہ جاننا چاہیے بعضے ایسی ہین کہ مولینا کے آمادہ ہونیکو جانتی ہین بعضے شریک
جلسہ الخ مہربانی کرکے تفصیل ہر ایک کی نام ہر قسم کے تصریح سے ذرا پہلے ثبت فرماوین جب قلعی کاری حضرت کی ناظرین
پر کہلی بعض کا حال تو دیکہا گیا جعل سازی ظاہر ہوئی - ہمارے پاس اظہار دستخطی و مہری موجود ہین پہلے شیخ جیو فہرست بتفصیل
مرقوم بہیج کرین تو مزا دیکہین وہ کس کو کس قسم کا لکہتے ہین اور اوسکا اظہار ہمارا کس قسم کا ہے ہم اونکی کان کہولدیتی
ہین اونکی مضامین اوراق تکذیب بالکل اونسے جہوٹے ہوگئی ذرا مباہلہ پر ثابت ہو تو اسکا بہی مزا چکہہ لینا دیکہنا خورد
وکلان پر کیا کیفیت ظاہر ہوتی ہے - لکہتے ہین کہ دوسرا مطلب اوس پرچہ مین یہہ تہا کہ منشی صاحب لدہیانہ مین مولینا
کو طلب کرتے ہین الخ اور جواب یہہ ہے کہ منشی صاحب یہان سے کیون چلدئی تا ایسی مزخرفات تک کہ یہہ بات پہلی منشی صاحب
نے نکالی تہی او بعد الصدور گواہ اور منشی صاحب کیون بہاگ گئی اور سچی تہی تو مقیم کیون نرہی الخ - معلوم ہوتا ہے
کہ شیخ جکڑائی اور بہنائی کہ کلمات ہذیانی پر اوتر آئی بہتیرے مطلب چہوڑکر دوسرا مطلب ایسی ظاہر کرتے ہین مرحبا
باین علم و فضل و ریست بازی و سخن سازی ناظرین غور کرین اور شیخ جیو کے مونہہ مین شیرینی دیوین محل غور ہے
ظاہر ہے کہ سید صاحب بارادہ کسب زر و منافع دنیا یا بارادہ سکونت کے دہلی مین تشریف نہ لائی کسی امیر و رئیس
و بادشاہ و لیعہد کے نوکری کو نہین آی تہے نہایت مشہور ہے کہ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ نے کہ نہایت علم دوست

اور صاحب اخلاق روسا، عالی خاندان واہل علم سے نہایت قدردانی سے پیش آتے ہین مولویصاحبکو بہ سابقہ
معرفت بکمال اشتیاق واسطے ملاقات کے بلایا تہا مولوی صاحب نے اثناء راہ مین ایک روز دہلی مین بہی مقام کیا
جب یہان امراو روسا ملاقات سے سیر نہوئی اور چند روز یہان قیام پذیر ہونیکے لئے مصر ہوئے تو نظر باسوہ اخلاق
آبائی بمقتضاے انک لعلی خلق عظیم باصرار واستبداد عمائد شہر یہان چند روز رہی اوبا اینہمہ اگر شیخ جیو صاحب
کو وہ مناظرہ و مباہلہ پر مستعد پاتے تو ہرگز یہان سے بے مباہلہ نہ جاتے لیکن اُس زمانہ مین جب تک مولوی صاحب
یہان رہی شیخ جیو کی ایسی سون برتی کہ سانس بہی نہ لیا اب غل مچاتی ہین جبکہ مولویصاحب یہان سے تشریف لیگئے
اب جو شیخ جیو نے میدان خالی جانکر آواز نکالی مولویصاحب نے ازراہ عالی ہمتی خود شیخ صاحب کو باداے خرچ ڈاک وہان
بلایا یہہ تمام حجت اسلئے ہی کہ شیخ جیو اپنی رسالہ مین لکہنؤ جانیکو اپنا مستعد ہونا ظاہر کرتے ہین اگرچہ عقلا پہلی سے
حقیقت اوسکی جانتی تہی اب اس تحریر سے ہر خورد و بزرگ پر خوب اصلیت اوس دعوی کاذبہ کی ظاہر و آشکار
ہوگئی سبحان اللہ وہان کیے جانے مین جو یہ عذر کرتے ہین کہ وہ ملک سکہونکا ہی یہہ محض حیلہ بیجا و عذر لاطائل
ہی یہ کلام شیخ جیو قابل دار الشفا مین پہونچنے کے ہی یا قابل بازپرس حکام والامقام کے کیونکہ سکہان مفرور
و جلا وطن اگر یہہ خبر پاوین تو سر شیخ ارادہ دلیس کا کرین شیخ جیو کو آجتک یہ خبر نہین کہ لدہیانہ مین عملداری کسکی ہی
اور یہان کسکی ہی پہلے ماننس ہوش ہین آوین تین چار ہی حرفون مین دو تین ہفتو نمین چکرا گئی کہ ایسی بنی تکی
بی سروپا بہکنے لگے تعبیر احتراز از ملک سکہان یعنے چہ اگر باعتبار اسکی ہی کہ کسی زمانہ مین ملک سکہونکا تہا تو قبل سکہون
کے نہین خیال کرتے کسکا تہا اب جبکہ وہ ملک تحت حکومت ہی او نہین کا یہہ ملک معاذ اللہ بلاتشبیہ اگر کوئی مکہ اور مدینہ
مین شیخ جیو سی طالب مباہلہ ہوگا تو کفار قریش اور یہود یونکا ملک شیخ جیو بتلا دین گے غرض کسی طرح مباہلہ سی جان
بچا وین گیے ؎ از کرامات شیخ ما چہ عجب ۔ گربہ شاشید گفت باران ست ؎ کہتے تہے انکو مہینہ آجگا آیا ہو نجل
شیخ صاحب کے کرامات کا سر پاؤن نہین سرکار دولتمدار انگریزی کی لدہیانہ مین بہی عملداری اور یہان بہی اور
مختلف المذہب جیسی وہان ویسی یہان حاکم دہلی و لدہیانہ ایک ملک ہند مین سب جگہ موجود خصوصا جبکہ
خاص تمہاری اہل نحلہ دہلی کو دار الحرب ٹہیرا چکے ہون اور در باب عدم جواز نماز جماعت مسجد مین رسایل طویلہ تحریر
ہو چکے ہون پہر خصوصیت شہر دہلی اور پہر خاص مسجد جامع یعنے چہ منعے صاحب سے جو گواہی جانتے ہین خود

فتوی گواہی اوپر دیکھہ چکی اور دیکھہ لینا لہو زمباہلہ کہ وہ کس شد و مد سے اصرار سید صاحب مباہلہ پر لکھتے ہین اب
گواہی شاہدی کچھہ کام نہین آتی۔ شیخ شرماتی نہین یا لکھنؤ جاتی تہے یا کانپور اور میرٹھہ کی جو طلب ہے وہان کا ذکر
بھی نہین فرماتے کیا وہان بھی سکھونکی زمانہ سابق مین عملداری تھی اور لکھنؤ کو چلی تھی کیا وہان مسجد جامع سے زیادہ
قوت اسلامی اونکی عقیدہ مین تھی آیا اوسوقت بھی شیخ جیو شیعہ تھی اور یہان ہماری مولینا کے امام باڑہ مین کیون شیخ
جیو کا لہو خشک ہوتا ہی کہ تہراتی ہین اور قدم اوسطرف نہین اوٹھتا غرض شیخ جیو کی کسی بات مین بہدرک نہین جکڑ انا
اسکو کہتے ہین ۔ اور یہہ جو لکہتے ہین کہ مولوی رجب علیخان نے فرار کیا سو یہہ مفتی صاحب سے کہوا دین تو ہم خط غلامی لکھتے
ہین جنکو وہ خود گواہ بھی لکھتے ہین مولوی رجب علیخان تو صاف فراری پر لعنت کرتے ہین بھلا شیخ جیو بھی ایسطرح
کہدین اور یہہ جو لکھا ہی کہ مولوی رجب علیخان نے پہلے بات مباہلہ کے موہنہ سے نکالی پہر کلام قابل دار الشفا
جانیکے حضرت نے موہنہ سے نکالا یا یہہ کہا جاوے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد بہول گئی شیخ جیو خاتمہ منتہی الکلام کے عبارت
ابھی تو اوراق کاذبہ تکذیب مین نقل بھی کر چکے ہین اسپر یہہ حال ہے آیا وہ عمومی دعوی مباہلہ کا مولوی رجب علیخان
کے مقبولی مباہلہ سے بعد کا ہی یا پہلی کا یا مولوی رجب علیخان صاحب عموم شیعہ مین اونکی نزدیک داخل نہین شیخ صاحب
یاد رکہین جکڑ انا اسکو کہتے ہین کہ کچھہ پیش و پس کی خبر نہ رکہی ہٹہو کر پڑہو کہا ہی سبحان اللہ یا تو ڈاک ہرہرہ کے لکھنؤ
جاتے تہے یا اب جو سید صاحب خرچ ڈاک تک دیتی ہین لدہیانہ مین طلب کرتے ہین تو آپ لکھتے ہین کیہ کتابین بیچ کر خرچ ڈاک
سید صاحب کا دیوین گے وہی جامع مسجد مین آوین واہ ری شیخ تمہاری فطرت کس رنگ ڈہنگ سی ولیعہد بہادر
وغیرہ پر افلاس جتا یا حجی بجانے اور دم چرانے کے فطر تو نہین روپیہ کمانیکے فطرت بھی ساتھہ چلی جاتی ہی ۔ ذکر سبحان
علیخان اور مکاتیب وغیرہ کا دہوکا اور زاغ پائی جو بنام پیروان عبد اللہ سبا فرماتی ہین اور خطوط مہر سبحان علیخان سے
ابلہ فریبیان کرتے ہین یہہ محض فضولی ہی جیسے کچھہ اوراق کاذبہ کا حال ظاہر ہوا ایسا ہی کچھہ حال وہان نکلیگا دیکھین اپنے
تیر باز گشتے کو ۔ ہم در کفرہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن ۔ مکاتیب کو تو بہت بغل مین دابی پہرتے ہین گھڑی گھڑی لکھتے
ہین جواب مانگتی ہین اور رد مکاتیب کا ذکر بھی نہین فرماتی کہ کئی دہجیان حضرت کی خان مرحوم نے اوڑائی ہین اوسکا
جواب کیون اب لکھا جاوے جو موجود ہی مگر سوال کے عادت ہی شیخ صاحب کو ۔ خوی بد در طبیعتی کہ نشست نرود
جز بوقت مرگ از دست ۔ انشاء اللہ رد مکاتیب لکھنؤ سے یہان بھی آتا ہی جتنا شیخ جیو چاہین اپنا خاکہ اوڑا دین

اور وہ اُین اوسمین بہی آپ کی ارتداد کی تصریح ہے — عبد اللہ سبا کی نسبت رسالۂ ردّ تکذیب مین جو ہمنی تفرین کار
کی ہی شیخ جیو کی صفر اسکنی نہین ہوئے کہ پہر بار بار ابلہ فریبیان کرتے ہین پہلے اوسکا جواب لکہین اور اپنا کلنک مٹا دین
— شیخ جیو کی ہتہی کی جو دہجیان پہرت پور مین اوڑی ہین ردِّ تکذیب مین نہین دیکہا کہ پہر جواب کے طالب ہین
اور فرار کے نسبت اتباعِ اسد اللّٰہی کو دیتی ہین فرار اور دم چرانا اتباع فراریونکا کام ہے اور ہتہی کے چہپے چہپائے
ورق نکالڈالنی اپنی دلمین سوچین اور شرمادین کہ یاد نہین رہا شیخ جید صاحب کو کہ فی الحقیقت جکرا دبی ہین کیونکر سمجہین
آدی کچہ چکرا نیسے کچہ کذب کاریون سے حافظہ نہین رہا مناظرہ و مباہلہ کے وقت یاد دلا دیا جاویگا کہ کس غایت سی کس فطرت
سے اوراق خطبہ اسمی بادشاہِ حال نکالکر بنام بادشاہ سابق بدلے گئے اور آخر ذکر پر شیخ جیو نے کیسے مہت اوٹہائی وہ
لکہتے ہین کہ ہم کہتی ہتے (دل مین) کہ خدا کا غضب جہوٹو نپر ٹوٹے کہ کیسے جہوٹے خبر چہاپتے ہین کہ اسی اثنا مین ایک اور پرچہ نظر سے گذرا
اوسمین بہی یہی رونا رویا الم نشرح سبحان اللہ بد دعائے ماثورہ کردگار کو تو باستہزا کوسنا کاٹنا تعبیر کیا جاوے اور دم چرایا جاوے
مباہلہ سے آور یقولوای یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم جہوٹا دعوی اتباع حسبنا کتاب اللہ کا بہی اور پہر دلمین یہہ
کچہ کوسنا کاٹنا کہ خود اقرار کرتے ہین — اس دعا کے ظاہر کرنیسے یہہ بہی ظاہر ہو گیا کہ شیخ جیو جہوٹے ہین اور ہم سچے کیونکہ
باوصف اونکی کوسنے کاٹنے کے عنایت الہی سے یہان بال بہی بانکا نہین ہوا اسی طرح روز مباہلہ بہی انشاء اللہ سب
دیکہہ لین گے اور شیخ جیو مستجاب الدعوات ہین بیشک کہ دعا بہی اونکی قبول ہوئی اور جہوٹا ہونا بہی اونکا ثابت ہو گیا یہہ غضب
خدا کا اونپر ٹوٹا کہ شرم حیا جاتی رہی بددعا ماثورہ خدا پر استہزا اور پہر اظہار اسکا اس سے زیادہ اور کیا غضب خدا کا ہوگا حیا
ایک ٹکرا ہی ایمان کا سو بالکل مفقود ہو گئی بڑی حیادار آپہی لوگون سے مباہلہ طلب ہوئے جب چار طرف سے پکارا ہے تو کان پر جون
نہین چلتی اور پہر فرماتی ہین کہ اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹی کس بے حیائی سے لکہتے ہین کہ رقعہ نہین پونہچا اب کوئی میر ناظم علی
وغیرہ صاحب کو بلا کے پوچہی کہ شیخ صاحب رقعہ پہر ہماری مولینا کا جیب مین ڈالکر سکہیا ہی گہر مین جا چہپے ہین اور
اب پہر ہنگامے گاتی ہین کہ ہماری رقعہ پر ایک سطر متضمن بمضمونِ اقبالِ مناظرہ و مباہلہ بعد از مناظر لکہی اور کچہ سوچ کر اوس
سطر کو چاک کر ڈالا آج کو سطر چاک کرنیکا دعوی ہے کل اور کچہ چاک کرنیکا ہوگا — حقیقت مین شیخ جیو جکرا گئی ہین اسنے
یہہ تو کوئی پوچہی کہ اس سے کیا حاصل یہ ہذیان سرائی کیا ہی ردِّ تکذیب مین صاف ہمنے زبانی جناب مولینا کے اقبال
مرقوم لکہدیا جاری کردیا خود شیخ جیو پاس بہیجدیا پہر رقعہ مہری شیخ جیو کے جیب مین جا پونہچا پہر ان تعویات سے کیا حاصل

شکر ہی مضمون اقبال مناظرہ و مباہلہ بعد از مناظرہ تو شیخ جیو کے مونہہ سے نکلا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است
نہین فرار و انکار کی نسبت دیدیتی تو کون اونکا مونہہ پکڑتا یہہ فریب کاریان اور سخن سازیان شیخ جیو کی پیش نہین چلنی کین
جتنا بات کو بڑہاتی ہین رسوا ہوتی ہین ہر سخن اونہین کا اونکا گریبان گیر و دامان بند ہوتا ہی۔ ہم سے پوچہتے ہین اُن
اہل کاران شاہی کا نام جنسے ملکر شقہ اجازت شاہی مین ہرج کر اودیا سبحان اللہ یہہ وہی مثل ہی کہ دروغ گوئی بر روے من
اور قسم دیتی ہین جناب امام حسینؑ اور حضرت امیر المومنینؑ کے ساتہہ کس ادای آدب و داد ضروریت کے کہ نہ حضرت ہی نہ امام ہی نہ امیر
نہ جناب ہی کیونکر نہون تابع مین قائلین ہذیان گویان خاص ذات اقدس نبویؐ کے اور پہر کوستے ہین شیخ جیو یاد رکہین
کہ ہم تو صاف صاف کہنے والے ہین اون سے پہلے ہمکو قسم دی ہوئی ہی اون صاحب نے جنہون نے یہہ حال ہم سے کہا ہی اور ہم نے
عہد کیا ہوا ہے کہ بغیر حالت مجبوری کے ہم نام نہین ظاہر کرین گے۔ شیخ صاحب اگر کسی حاکم جائز پاس نالش کرکے مجبور
کروا دین تو بیشک ہم نام بہی ظاہر کرسکتی ہین لیکن نہ مثل حذیفہ بن الیمانؓ کہ وہ بہی پابند ارشاد و عہد رسولؐ تہے نام نہ بتلاتے
تہی مگر اصرار سے اون صاحب کے جو عمر بہر اون سے پوچہتے تہے کہ کہیں تو پیغمبرؐ نے منافقون مین نہین شمار کیا آخر بتصریح
مسلم وغیرہ اتنا کہدیا تہا کہ بارہ منافق تہے اور جو تم بہی ہو تو تیرہ ۱۳ یا تیرہ تہی اور تم بہی ہو تو چودہ ۱۴ سو اشارۃً ہم بہی اتنا
کہہ دیتی ہین کہ جیسے صاحبون نے پاس خاطر سے مہرین کردین ایسی ہی پاس رد سیاہی شیخ جیو سے خارج شقہ بہی ہون۔
یہہ جو لکہا ہی کہ نادان یہ نہ سمجہا کہ اس بحث سے کیا فائدہ الخ سبحان اللہ کیا کلام فی اخلاقونکا بلکہ خواص علما کا ہی انہین
کون جنت فروش بازاری جو دہیا باسی کہی سید اسمعیل حسین صاحب منیر نے بہتان لیا ہوگا آدہی بات لکہی شیخ جیو نی اور
آدہی نہ لکہی تو اوسکا اقرار فی المعنے ظاہر ہے کلام سے اور جو آدہی لکہی ہی اوسکا فائدہ ہم سے سنیئے یہہ ہی کہ حضرت کے یہہ کوتک
ظاہر ہون کہ پہلی سنی تہی پہر شیعہ ہوئے انجام کو ناصبی و حروری اپنی وقت کے علی بن جہم قرشی ہین ایسی کا کیا اعتبار سوا
کلمات نصب و حروریت مندرجہ منتہی وغیرہ کے خط مرقومہ سے بہی ظاہر ہے کہ نام جناب نفس رسولؐ و فرزند رسولؐ رنگ ڈہنگ
بازاری پن سے کیا جاتا ہی کہ سوق کلام مظہر حروریت ہی یہ حسن اعتقاد کاتب صاحب مطبع کا ہی کہ نشانی علیہ السلام کی ہی کیونکہ
شیخ جیو لکہتے تو رضی اللہ عنہ وغیرہ لکہتے۔ شیخ جیو کیا شفاخانہ والون کے سی باتین کرتے ہین اونکی شیعہ ہونیکا دعوی
کسنے کیا کہ فرماتی ہین ایسا دعوی آفتاب پر خاک ڈالنی ہے ہم تو اونہین ناصبی و حروری جانتے ہین وقس علی ہذا الی آخر الخرافات
کہ وہ قابل التفات کیسے عاقل کے نہین۔ یہہ جو ہمنے کہا ہے کہ وہ سنی بہی نہ رہے اسمین کیا جہوٹ ہی ایک تو ایسی حرکت

سُن لی کہ آلِ رسولؐ کا نام کس عظمت سے لیتے ہین اور شرافت سی خطاب کرتے ہین للانا، یتر تشیح بافیہ دوسرے جو سنہرا
قصۂ عطای خاتم پر معاذ اللہ کیا ہی وہ تفاسیرِ مقتدایانِ سنیانِ معتمدین سے ردِ تکذیب مین باوصف اجمال ہمنے تصریح
کردیا ہی جسکے شیخ جیو منکر ہین لکھین جواب اوسکا اور اپنا کلنک مٹا دین پھر سُنی بنین مثل شیخ جیو کی مصداقِ
مضمون کذائی ہی شعر کہین رومی ہو کہین زنگی ہو کہین ٹوپی پہن فرنگی ہو - ایک اثر حروریت اور کذب
کاریکا یہہ تحریرِ خط سے ظاہر ہے اور اوراق تکذیب وغیرہ سی بہی کہ لفظ جناب سیدہؑ کی کلمۂ گُستخی سے تعبیر کیا ہی اور
بحار کے آٹھوین جلد کے تہمت ہی اکاذیب عزیزیہ کو جلا دیتی اگر گستاخی کا لفظ بحار مین نکالدین تو کلنک اس تہمت
اور جدال و شقاق بالصحۃ رسولؐ مٹی نہین تو شیعہ بلکہ سنیونکی بہی نفرین کے سزاوار ہین - حالاتِ جہل و فریب
شیخ جیو کو صاحبانِ بصیرت مہرونکی فریب کاری سے خوب جان سکتی ہین - یہہ جو مضمون طرفہ تر اوس پرچہ مین
لکہہ کے پوچھا ہی جواب اسکا اوپر ہو چکا مگر شیخ جیو کا دم چرانا اور چکرانا اور بہپتانا جو کہ بار بار اہلِ حق کے طرف منسوب
کرتے ہین اور بچکانونکو بہسلاتے ہین اہلِ ادراک و بصیرت ہر زبان قلم پر لانیسے لکم دینکم ولی دین کے بہ تعبیر حمیت
اسلامی صاف ظاہر ہو گیا کہ شیخ جیو دلی اور بچکی کہ ایسا نعرہ مارینگی ہدایت کرنے لگے الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ یہہ کیا
واہیات ہی کہ گہڑی گہڑی لکہتے ہین کہ منشی صاحب مناظرہ سے کیون بہاگتے ہین شیخ جیو نے مناظرہ کہین نام
شیخ سدو کے گوشت کی بوٹیکا رکہا ہے عقل کے دشمن کتنے کتابین لکہنے کا تو دعوی رکہین کتنے کتابین
اسطرف سے ہو مین اور سے جاتے ہین یہہ مناظرہ نہین تو کیا شیخ سدو کا سر ہے کیا بے سرو پا واہیات مین صرف
اوقات کرتے اور کرداتی ہو سچی ہو تو لدہیانہ یا میرٹھہ یا کانپور سید کے لئے بنو سب بلاتے ہین کہین نہین جاتے تو ہمارے
مولینا کے امام باڑہ مین چلے آو جو کچھہ کہو موجود ہی اب تمہارا پنڈ کیسے طرح نہین چہوٹتا اگر نہ کہین آتی ہو نہ جاتے
ہو تو یہی نعرہ لکم دینکم ولی دین آیۃ منسوخہ کا معمول سمجہا جائیگا باقی اور خرافات مشیخت پناہی اسی قسم کے قابلِ
التفاتِ اہلِ عقل نہین معلوم ہوتی بلکہ تضیع اوقات ظاہر ہے - بہلا منشی جیو کو سنے ہونا کیون پڑیگا جنکو
یقین ہی کہ عند المباہلہ منکرِ ولایت مولائے مومنینؑ کا مونہہ کالا ہوگا معتقدِ تاجدار لو کشف الغطا یہہ صاحب ایقان ہین
- شیخ سدو والونکا یقین تو حقیت پر اپنے مذہب کے ظاہر ہو گیا کہ خود لکہدیا کہ مولانا کب قابل ہین کہ آفت آوی اور
اوی بہی تو شیعہ ہونا ضرور نہین الخ مرحبا باین خرافات ایسی ہو تہہ سے دعوی ہے کہ منتہی مین دعوے مباہلہ ہی اور

تکذیب مین طمطراق اگر ایسی ہی خرافات لکھتے ہین شیخ جیو تو قابل خطاب نہین تصور کئے جاوینگی اس دعوی
پر توضیحات اپنی کتابوان کی بہی نظر مین نہین توضیح وغیرہ دیکہین اور شرحاوین ابن عباس اور ابن مسعود اور
عکرمہ وغیرہم کون کون مدعی مباہلہ تہی یہہ سنی تہی یا شیعہ یہ کیا شرم و حیا ہی قصۂ قاضی موصل جسکا ذکر بار بار ہوا ہی
ہی شیخ ایسی جگہ لائی کہ اسکا بہی خیال نہین یہہ سنی تہا یا شیعہ شیخ جیو کو شیخ سدوفی خواب مین آکہ کہدیا ہوگا کہ خبردار
قائل نہونا اب کہین شیخ جیو سُنتے رہی یا کون - عقل کے دشمن بتاوین کس کتاب مین شیعہ کے یہہ عقیدہ ہی کہ کیسے
پیغمبر نے مباہلہ کیا اور معاذ اللہ دعا قبول نہوئی کیا واہیات مزخرفات ہیے شیخ جیو بکتا تو نکو بہسلاتی ہین الناس
علی دین ملوکہم کہتے ہوئے شرم نہ آئی شیخ جیو کو الحق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جو شیخ جیو سمجہ کر کہہ رہی ہا تہے
اس تیر بازگشتہ نے اونہین کے سینہ کو نشانہ بنایا کہ تبصریح قاضی عضد وغیرہ اونکی کیسے کیسے ذی صفات
ظلمہ و فجرہ تک امام و مقتدا ہین اور واجب الاتباع جنکے ساتہہ معاذ اللہ حرب بالنفس رسول و جگر گوشگان رسول
مجزی و معمول کہ خلفای اثنا عشر مین اونکی حضرت خلیفہ پنجم اور صاحبزادہ آمر قتل سید شباب اہل الجنۃ دو ب
مرین شیخ جیو جیسے بہر یا نہمین غیرت ہو تو اہل حق کے سامنے مونہہ نکرین زبان نہ ہلا وین - نسبت پرچہ الکی
اصلاح کی طرف سید صاحب کے کیا کلام عاقلانہ ہی جگرا نا اسکو کہتے ہین شیخ جیو پہلی شیعہ تہی کہ سید صاحب
سُنتے نازیم نا بین فہم و فراست و شرم و حیا و عدم ندامت - وہ مزخرفات جو لکہی ہین کہ قید جامع مسجد کے بنا بر
وسعت ہی اور وہ فحش کا زبان جو لکہی ہین کہ اپنا مکان مخصوص شیعہ بتاتین امام باڑہ وقفی مین اتنی گنجائش
کہان کہ اسقدر سما سکین الخ اس قسم کے جوابات بالمثل کا ہم پہلی انکار لکہہ چکے ہین البتہ جامع مسجد کے شیر ہون
والے ایلادہ کے بازار اجودہیا باسے ایسے کلمات کے جواب دی سکتے ہین جنہین کچہہ جوتی بیزار کی بہی عار نہو
ہم اسقدر بس جانتی ہین کہ سبحان اللہ شیخ صاحب کیا معقول آدمی ہین اور ناظرین بابصر و بصیرت خیال
کر سکتے ہین عذر ہای معقول شیخ صاحب کو کہ لدھیانہ تو اسلئے نہین جاتے کہ سکہون کا ملک ہی اور کانپور
اور میرٹھہ کا عذر ہی پر اور امام باڑہ واقع وہلے مین جس وہلے مین کہ جامع مسجد ہے واقع ہے
گنجائش نہین سچ ہے شیخ صاحب کے ساتہہ اجماع کثیر بہی عدی و بنی تیم و بنی امیہ وغیرہ لشکر شام کا ہوگا ظاہرا
کمال علتشام و تجمل و تبغل ملک تفیل کے ساتہہ آنا ہوگا سو امام باڑہ مین وسعت کہان اونکی لئے تو کوئی امکان

وسیع چاہیئے معلوم نہین کہ مثل موضع سنئیے کہ تبصریح صاحب مدارج جانب عالیہ مدینہ منورہ مین واقع ہے اگر میسر ہو تو وہ بہی شیخ صاحب کے نزدیک وسیع متصور ہو یا تنگ یا میدان صفین و معرکہ جمل ہو تو لشکر معدار معرکتین کو کافی ہو یا نہین ۔ شیخصاحب بہلا کیون زبان کہلواتے ہین ہمارے عادت نہین کہ ہم اونکی کلمات معقولہ سی زبان آلودہ کرین وہ چاہین سو کہین بیشک شیعہ غریب ہون بر بمقتضائے الدنیا سجن المومن عرصۂ دار فانی تنگ ہے اول تو اونہین میسر کہان جنکے مقتداونکی چند کہیتون کے زمین تک بموجب اونہین کے ہان کے تصریح کے عدالت العالیہ مین ضبط ہو گئی تو انکا کیا پوچہنا دوسرے انکو وسعت کے کیا ضرورت کچہہ جاہ و تحشّم نہین رکہتے حشم و خدم والے نہین کہتی اگر مثل سالم و افلح وغیرہ حشم و خدم ہوتے تو بالضرور مکان بہی وسیع ہوتا ۔ سبحان اللہ نا کرگرنیکے نسبت سادات کو شیخ صاحب دیتی ہین خوب حق ایمانی و اسلامی ادا کرتے ہین عقل کے دشمن نوکری سابقہ پر بہ نسبت ہی تو اپنی لوکران حال کے لئے کیا کہین کے یا نہین ہمنی غلطے کی سادات کی ادای شہادت کے سبب وہ بہی مستحق انہین کلمات کے شیخ صاحب کے زعم مین ہو گئی اپنی دانست مین ایک چوٹ دو طرفہ کی ہوگی یا یہ کہ اپنی ہانکی لجہن اورونکو لگاتی ہین کہ کوئی کہنے نہ پاوی بیشک علمای شیعہ ایسی ہی ہین کہ بہ تبعیت حکام جور قدیم جیسے حکم برخلاف ما انزل اللہ قیاس و تحکم سے جاری کرتے ہین مخالفین ثقلین ہین عدم بیع ام ولد کا فتوی برخلاف نفس رسولؐ جاری کرتے ہین تابع احکامات جہر بسم اللہ وغیرہ پور ابوسفیان کے تابع حرام کرنیوالون متعہ کے عادل جاننی والے جاربان نفس رسولؐ کے الحق اذا لم تستحیے فاصنع ما شئت ۔ شیخ جیو ہمارے کلمہ بار بار کے نقل کرتے ہین اوپر شرماتی نہین ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ۔ عوام کو دہوکے دیتی ہین اور مناظرہ پر کمر باندہنے کو کہتے ہین اور مباہلہ کو ٹرب ۔ یہان مناظرہ اور مباہلہ دونو ہانکو کمر بر کمر موجود ہین ۔ ہم کو تحریر سے شیخ جیو کی صاف ظاہر ہو گیا کہ مباہلہ سے نوک دُم بہاگے آخر زبان قلم پر آہی گیا جب خط مین خود لکہا جو اوپر گذرا کہ اگر سنی مذہب ہے تو مولینا کو شیعہ ہونا ضرور نہین الخ ۔ شیخ کو شرم نہین آتی ذرا بہی غیرت ہو تو جیتے جی زمین مین سما جا دین باقر خانی اور رجب شاہی بنہہ جاری کرنیکے نسبت فرماتے ہین ۔ کسینے علما و مجتہدین مذہب حقہ اثنا عشریہ مین پہلے اس بدعت کو کام کیا ہو تو اب بہی کیتے زیبا تہے یہان کو لنہ مثل حنفے وغیرہ بنہہ جاری کرنیوالا اور بقول انہین کے اہل نخلہ کے جو راہہ پوچہنے والا ہی چار کہونٹ مین ڈہونڈ کر بتلادین اور یہہ کلنک مٹلوین ۔ سبحان اللہ دعوی

شاگردی ابو حنیفہ یا امام بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق ع اور منسوب با بو حنیفہ وغیرہ سبحان اللہ جزاہم اللہ حشرہم
اللہ مع من یحبون ـ بیت ـ حشر غلامان علی با علی ـ حشر غلامان فلان با فلان ـ لطیفہ کہلے جو دوسرے وقت پر
جواب تفصیلے کا وعدہ کرتے ہین جب جیسا لکہین گے ویسا پاوین گے اب تو اقرار اوس لطیفہ کا ظاہر ہوگیا اور
جواب اوپر لکہا گیا ـ پہر جو بچکانون کے پہسلانے اور عوام کے بہکانیکو لکہتے ہین کہ ہم بار بار غیرت دلاتے ہین یہہ
حرکت دہان فلتۃ شیخ جیو سے محض بالائی ہی لعضطرابی ہی تصمیماً وقلباً نہین بلکہ یہ بات مثل حرکات اپنی خلیفہ
نجم کے ہی جیسے منبر پر اونہون نے کہی تہی جسپر صعصعہ بن صوحان رض نے گوزبند کیا تہا کیونکہ اگر تصمیماً وقلباً ہوتے
تو اب تک کب سپاہ کو گہر سے چلے آئی ہوتی ذرا دیکہین کتاب المان البادیہ اور ربیع الابرار زمخشری اور بچکانون کو
سناوین وہ خطبہ جو ذکر ضرطہ مین لکہا ہی کہ جناب والا مقام سلطان نواصب شام نے منبر پر مسجد جامع مین فرمایا
تہا الحمد للہ الذی خلق ابدانا واسکنہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحا وجعل خروجہا للنفس راحۃ فربما خلجت فی
غیر اوانہا وانفلتت فی غیر وقتہا فلا جناح علی من جاء منہ ذلک والسلام چنانچہ صعصعہ بن صوحان رض شیعہ
مولا مومنان ع نے فوراً یہہ کہا صدقت ان اللہ خلق ابدانا واسکن فیہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحا وجعل خروجہا
للنفس راحۃ ولکن جعل ارسالہا فی الکنیف سنۃ وعلی المنبر بدعۃ یا اہل المسجد قوموا فقد خرء امیرکم فلا صلوۃ لہ ولا لکم
شیخ جیو کو لازم ہی کہ شرماوین اور اہل حق کے سامنے کبہی لب نہ ہلاوین ـ شیخ جیو کیا معرکہ مین سامنے آوین
گے یاد کرین حال اون وزیر اعظم دبیر مدبر کا جو معرکہ صفین مین یادون لپسار کے مدبر ہوگئی جنہین اوس دن سے
اونکی خلیفہ نجم وغیرہ آزاد کردہ دبر کہا کرتے تہے دیکہین کتب تاریخ اپنی اور سر پیٹین اور کف افسوس ملین کہ کیا
مٹی خراب کر گئے ـ یہہ جو لکہتے ہین کہ یہ باتین مجمل مجمل ہمنے لکہین ہین اور بہت باتونکا جواب رہ گیا ہی دو تین
جزو اوسکی بقیہ کے رکہی ہین آیندہ درج اخبار کرائینگے ـ مبارک ہو جب وہ ایسا کچہہ کرائین گے تب ہم بہی موافق اونکی
مرضی کے حاضر ہین اب جو اونہون نے لکہا ہمنے جواب دیا اپنے تمام خر وطیار جسوقت بہیجین گے اسی طرح دہجیان
اوڑادیجائینگی ـ شیخ جیو صاحب مدت چاہیے شیخ جیو اجودہیا نہین رہی ہین پہلے کلام کا حوصلہ پیدا کرلین جب
مناظرہ کا نام لین اور یہہ بہی ارشاد کردین کہ اس کام مین حضرت کو کس سے بیعت واقعہ ہی اگر عمر بہر جواب سوچین
گے یا اور کسی سے پوچہین گے تو یہہ کلنک نہین مٹ سکنے کا یہہ کلمہ بہی مثل ضرطہ مرقومہ الصدر فلتۃ شیخ

شیخ جیو کے مونہہ سی نکل گیا دیکہین جارانا اور بہنانا اسکو کہتی ہین یا نہین — شیخ جیو کو ہٹہی ہٹہی کیا دلمین اوٹہی
ہفتہ ہای گذشتہ مین جو جو حال ہمین پونہچا تہا نظر بر جواب ہمنی لکہا تہا جب او دہر سیے کچہہ جواب نہوا ہم بہی درگذر کر گئے کیونکہ
بہاگتے کے پیچہی ہونا ہمارا کام نہین تابع ہین نفس رسول کرار غیر فرار عفو کار کے یہہ نہین کہ عمر بہر مار تونکی اگاڑی
اور بہاگتون کے پچہاڑے کہ حال احد اور خندق دونون با تونکا ماہرین کے نزدیک شاہد عادل ہی — یہہ جو لکہتے مین کہ اب
ہم منتظر ہین کہ خدا انکو توفیق جواب دیتا ہی یا دکہین جسنے آگی اونکی صفحہ شکنی کی اولا جواب کیا کہ آجتک ردّ دندان شکن
کا جواب نہین وہی حقیر اونکی کمر توڑنیکو کمر بر کمر ہے جیساکہ ہمارے جناب امیر نے اونکی امیر نوصب کو لکہا تہا کہ وہی قوت خدا داد
اور وہی ذوالفقار عطای رسول خدا عباد جو خدا و رسولؐ نے ہمکو عطا کی ہی جس سے بدر و حنین مین تیرے بزرگونکو انکی جگہہ پونہچایا
اب بہی برقرار و موجود ہی سو باسوہ اپنی امیر و مولی باب مدینۃ العلم کے ہم بہی شیخ جیو کو لکہتے ہین کہ وہی دست و قلم موفق بتائید
الہی و اسد اللہی برقرار و موجود ہین ہم پہر لکہنے کو مستقیم اور مہیا ہین واللہ ولی التوفیق ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
— یہہ جو لکہتے ہین کہ ہم مجیب سے کہدیتے ہین کہ سوال کا جواب دیوے اور دشنام آمیز باتین نکرے اور شعر لکہتے ہین دہن
خویش الخ یہہ نصیحت اپنی دلمین سوچین کسکے لئے چاہیے ہمارے تحریرین کہین دشنام آمیز باتین بتلاوین ناحق
کی باتین نہ بناوین دشنام دہی کام بازاریون اجودہیا باسی کا ہی ایسی جوتی پیزار عادت جفت فروشونکی ہوتی
ہی اپنی لکہی ہوئے شعر کے لئے حکم تیر بازگشتے تصور کرین بلکہ وہ ہمین زر قلب بہی دیتی ہین تو ہم سر اور آنکہو پہر رکہین گے
ہم یہہ سمجہتے ہین کہ کچہہ پایا ہی ہمکو ہم سے کچہہ لیا نہین رہی یہہ بات کہ بد چیز دی سو وہ مجبور ہین جو چیز کسیکے پاس ہوگی
وہی دیگا پہر کیف ہمارے وہ معطے ہین ہم اونہین دعای توفیقات نیک و ہدایت اقرار ولایت شاہ ولایت دیتی ہین
والاجابۃ علی اللہ — یہہ جو لکہا ہی کہ اگر مجیب بہی ہیشہ اختیار کریگا تو ناحق زبان گندی کرنی پڑیگی — یہہ خوب پاکیزہ تقریر
ہی جس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا پیشہ کسی مجیب کا اونکی حق مین حق ہے اسی حق پر زبان جاری کہتے ہین نہین تو ناحق کہنا
یعنے چہ الحمد للہ کہ حضرت کے خود اقرار سے حقیقت یہان بہی حق و باطل کے کہل گئی حق یا ناحق زبان گندی کرنے
اونہین مبارک رہی جب ناحق مین ایسی بات کا دریغ نہین تو وقت ضرورت تو زبان بلکہ تمام دونی دہان مین دریغ
نہوگا اور حق بتلاوین گے — شیخ جیو کو شرم نہین آتی لکہا تو کیا لکہا دس باتو نمین ایک بات کا جواب سو بہی جگر ایا
ہوا نا صواب اگر دعوی ہی تو خواہ اجمالی خواہ ہر ایک بات کا جواب لکہو تو ہم اونکو قسم دیتے ہین اونکی بڑی بہی بڑی کر

کی کہ وہ بات بتلا دین کہ شیعہ سے سنتے کیونکر ہو ہی امہ شیخ محمد بخش اونکی جواب بہی دو کانِ جنت فروشی ہاتہہ
مین رکہتی ہین بدستور شیعہ ہین یا نہین — ذرا شیخ جیو میدان مناظرہ و مباہلہ مین کسی طرح آجاوین تو تمام
قلعے تحریف اور بہتان وانہامات کی اور علت رام پور سے بہوپال جانیکے اور دیباچہ منتہی الکلام کے نکالڈالنے
وغیرہ مراتب کے کالشمس فی وسط النہار صغار و کبار پر آشکار ہو شیخ خدا کے واسطی مسجد جامع پر اڑی ہو تو شقہ حضور
سلطان سے ہمارے اجازت کا جاری کروادو خلل انداز نہو روز ولیعہد بہادر کے ہان جاتی ہو اور بہکاتے ہو اور یہہ
باتین بناتے ہو بہلا دلی والے بہی تو دیکہہ لین کہ منکر ولایتِ شاہ ولایت کا کیونکر بہونہہ کالا ہو جاتا ہے دیکہو
ہم اُسود ہو لای مومنینؑ کے جیسے اُنہون نے جنگ صفین مین فرمایا تہا کہ کیون لوگونکو ہلاک کرواتا ہے ہم تو
سمجہہ لین ہم تمکو اپنی مولینا کے طرف سے اسی طرح کہتے ہین و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔
المختصر کہ جب یہہ تحریر لگو گیر شیخ صاحب ہوئے تو شیخ صاحب کو ایسا سرمہ در گلو کیا کہ حضرت جیو سانس نہ لیسکے
اور بقول خویش ایسی چکرائی کہ دم بند ہو گیا یا تو کوس لمن الملک اور صدائے ہل من مباہل بلند کرتے تہے اور فرماتے
تہی بلکہ یہانتک دعوی کاذبہ کہتے تہے کہ اپنے رسالہ تکذیب مین زبانِ قلم تک لائی ہین معاذ اللہ نقلِ کفر
کفر نباشد کہ شیعونکو انہار سے بتلا کرین گے کہ چکرا جاوین او بہنا جاوین اور جہالت اور حماقت اور لاجوابی
انکی ظاہر ہو یا شیخ جیو کی خود یہہ نوبت ظاہر ہوئے سچ ہے بقولِ مشہور ڑابول قاضی کا پیادہ اور آسمان کا
تہو کا حلق مین آتا ہے شیخ مقتدی شیوخ فارۂ جہلاء تو ابان باب مدینۃ العلم غلامانِ امام البررۃ و قاتل الکفرۃ
اشداء علی الکفار سے وہ چکرائی وہ بہنائی کہ قلم ہاتہہ مین پکڑنا اور نام مباہلہ کا بہول گئے گہر سے نکلنا چہوڑ
دیا خود شیخ جیو کے بچکانے شیخ جیو کو پہٹکار کرنے لگے اور سب خویش و بیگانہ پر ظاہر و آشکار ہو گیا کہ شیخ جیو لوگ دم
بہاگ گئے الغرض جب چار طرف سے شیخ جیو کو ملامت ہونی لگی اور بقول مشہور نوبت تالی پیٹنی کی شیخ جیو کے پیچہے
نمودار ہوئی اور معتقدین اونکی خود فضیحت کرنے لگے کہ بہلے مانس اگر تمکو مباہلہ اور مناظرہ سے ایسا بخار چڑہتا تہا
تو کیون اسطرح کا دعوی زبانِ قلم پر لائی تہی اور کیون اتنی بہلے مانسون سے مُہرین کروائین تہین تمنے تمام
اہلِ نخلہ کی خاک اوڑوائی اور تمام معتقدین و بچکانونکی اپنی ساتہہ ناک کٹوائی سو اوسوقت شیخ جیو کو اور کچہہ
فطیرہ جو نہ بن آئی تو یہہ شعبدہ باز اوٹہائی کہ صاحبو مین تو مباہلہ کو موجود ہون اپنے سخن پر قایم ہون

ہوں لیکن یہہ صاحب جو مناظرہ و مباہلہ کو ادہی مین آنکو تو انکی عماید اہل محلہ داخل دایرہ اثنا عشریہ نہین
جانتے بلکہ خود بعض بعض نے یہہ بات مجہسے کہلا بہیجی ہے تو مین انسی کیونکر مباہلہ کرون ــ ہرچند اوسیوقت
بعضے اونہین کے فی الجملہ ذی شعور و اہل ہوش ہم کیشون نے خود اونکی موہنہ مین شیرینی دیکر بتلی بالنس یہہ
کیا دہقانیون اور عامیون بازاریون کی سی بات ہی خدا کے واسطی ایسا کلمہ موہنہ سے نہ نکالو کوئی اوسنیگا تو
کیا کہیگا وہ کو لسنا حمارِ وحشی احمق الحمقا ہوگا جو ایسی شخص کے حق مین ایسا کلمہ کہی جو شیعو نکا مرشد کہلاوے
اونکا واعظ مشہور ہو مناظرہ اور مباہلہ کو موجود تحریراً تقریراً سب طرح تم سے حاضر بہلا کب کوئی ذی عقل و ہوش
ایسی مزخرفات کو باور کریگا اور جو کچہہ چاہو سو لکہو پڑہو خدا کے واسطی ایسا کلمہ کبہی موہنہ سے نہ نکالنا کہ جو خورد و
کلان اسی سنینگے تو تمکو نرا گدہا اور دہقانی اور مفتری کذاب کہینگے جو کلنک لگنا تہا سو لگ چکا اب زیادہ
رسوا اور فضیحت نہو ہرگز ہرگز ایسی بات قلم سے کاغذ تک نہ پہونچانا انکار تصدق خاتم اور نزولِ آیہ ولایت سے
تو مزا چکہہ چکی لیکن اوسمین صرف خواص مین فضیحت اٹہائی ہی اسپر خواص و عوام خویش و بیگانہ تمام خورد و کلان
مین زیادہ تر رسوائے اور فضیحت ہوگی ــ اوسوقت شیخ جیو نے ایسی مزخرفات کے لکہنے لکہانے سے توبہ کی لیکن اپنے
بچگانون عوام کالانعام اور بہوسے بہالے بعض بعض صاحبزادگانِ قلعہ معلی کو اسقدر کہہ مزخرفات سے اپنا پیچہا چہڑانے
لگی یہانتک کہ بعض بعض شہزادون وغیرہم نے جو انکی گہر پر جاکر دم بند کرنا شروع کیا تو اونسے عذر بعدم مقابلہ و
مباہلہ مین اسی ابلہ فریبی سے پیچہا چہڑاتے اور بہکاتے تہے سو حقیر نے بمصداق دروغگو را تا بخانہ انکی اظہار بیہودہ
اور قلعی کشائی فریب پردازی کے لئے ایک محضر استشہاد مرتب کیا اور سادات و مومنین متقین اکمل الایمان والدین
کے مواہیر سے فی الفور مزین کرکے کذب کاری شیخ فرارو شیخ کذاب مدعی کاذب کی کالشمس فی وسط النہار ظاہر و آشکار
کردی لیکن اس شرم و حیا اور دعوی عدل و ایمان کو مدعی کاذب کے دیکہا چاہیے کہ اپنی حمقا بچگانونکو پہر اسطرح
بہکانے لگا کہ جنابِ مجتہد العصر کے مہر اس استشہاد پر ہو تو قابل اعتماد ہو المختصر چونکہ حجت غلامان مولا حجت اللہ کے
ہمیشہ غالب ہی اور بفحوای مضمون لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا معاندین مومنین و مولائے مومنین
کو کبہی مومنین کاملین پر غلبہ نہین ہوسکتا ہمیشہ حجت تابعانِ حجج اللہ کے بمصداق الحق ابلج والباطل لجلج
غالب ہی ہے حقیر نے واسطے اتمامِ حجت کے اوس استشہاد کو دار الہدایہ اجتہاد مین فوراً بہیجا یہانتک کہ استشہاد

مرقوم مزین بمواہیر حضرات بابرکات مجتہدین ادام اللہ برکاتہم وغیرہم عابد مومنین کمل وہان کے بہی ہو
آیا تب تو شیخ مدعی کاذب اور اونکی ہم کیشون کے مونہہ پر ہوائیان اوڑنے لگین اور سیاہی قلب چہرہ پر نمایان
ہونے لگی اوسوقت تمام کذب کاریان اور ابلہ فریبیان اور تمام فریب بازیان اور دہوکہ اندازیان اور زاغ پایان
اور بدذاتخائیان شیخ فرار و مدعی کاذب کے سب خورد و کلان خویش و بیگانو نپر کہل گئین اور بحول و قوت و تائید
الہی بتصدق مولائے غالب کل غالب بمصداق الیوم یئس الذین کفروا تمام ہم کیش و اخوان الشیاطین شیخ مدعی کاذب کے
مایوس و زرد رو بلکہ سیاہ رو ہو گئی اور بمقتضائے قد جاء الحق و زہق الباطل اور یومئذ یفرح المومنون مومنین کاملین
حزب اللہی فرحان و شادان ہوئے شیخ فرار مدعی کاذب کو خود معتقدین اور بہکانے اونکی تہوڑم تہوڑ کرنے لگے
ـ حقیر نقل اوس اشتہار کے بہی مع مواہیر واسطی صفر اشکنے اور ظہور کذب و نفاق شیخ فرار و کذاب کے لکہدیتا ہے
وہو ہذا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ
ـ ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ الآیہ امابعد باعث تحریر اینوثیقہ صادقہ مصدقہ
حقیت دین حقہ کا یہہ ہے کہ مصنف منتہی الکلام عدو مبین مذہب حقہ ائمہ انام و ذریت طاہرین حضرت
ختم المرسلین علیہم الصلوۃ والسلام جو کہ پہلے منکر تہا مباہلہ کا اور عذر وجود معصوم پیش کرتا تہا جناب زبدہ
خاندان مرتضوی مولوی سید رجب علیخان بہادر سے فرار از مباہلہ اختیار کیا تہا اور جب وہ اسی لسن
کرکے اپنی وطن مالوف کو تشریف فرما ہوئے تو اب آٹہوین مہینے پہر لوای غدر و کید نصب و خروج بی ہنگ
وصل بندای استعداد مباہلہ علی العموم بلند اور برپا کیا اور ایک رسالہ اپنی شاگرد کے نام سے خرافات و
مذمت مذہب حقہ مین جاری کیا کہ کوئی دقیقہ ہتک عزت عترت نبوی اور مذہب حقہ اثناعشری اور سادات و
مجتہدین و خواص و عوام مومنین آل یسین مین نہین چہوڑا جسکا جواب اس حقیر اضعف العباد ابو ترابی شیخ امداد حسین
عفی عنہ کمترین زلہ خواران نعمای ہدایت وارشاد جناب مجلسی زمان وحید دوران زبدہ موالیان مولائی
مومنان محیی ملت حقہ اثناعشر حضرت استاذی و مولائی جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم نے
اوسکی رد مزخرفات مین باجابت ندای ہل من مبارز اوس لشکری سرگردگان الف شہر کے جاری کر دیا
اور اوس شرطۃ الخمیس بنی عدی و بنی تیم و بنی امیہ کے پاس بہی بہیجدیا کہ اب بہی لوایان مبارز نیتہ العلم
جناب عدالت مآب غلام بادوفا کو بہی سید بتلادینگے اور کچہہ تعجب نہین ہے کہ اونہین کی دعوی فرتیتی ہے یہہ دعوی

شیعیانِ مولای کرار غیر فرار بوتراب یانِ حجت اللّٰہی موجود و مستعد ہین - اور چونکہ جناب مولینای ممدوح
اس حقیر کے اعظمِ اعاظم و اوجب التعظیم ہین اور وہ نہایت مستعد اور مولع مباہلہ اسلئی یہہ حقیر اونپر تقدیم ترک
داب ادب جانتا ہی چنانچہ یہہ تمام حال اور اقرار اونکا بتصریحِ موقف و مقاماتِ مباہلہ مفصل بے کم و کاست لکھدیا
سو چونکہ اوس فرار بیرو فراریانِ احد و صفین نے پہر بدستور مومنینِ مخلصین مولائے کرار غیر فرار کو مستعد اور
مہیا پایا اور علم و فضلِ جناب مولینا کو خوب جانتا ہی اور سمجہتا ہی کہ اونسے مناظرہ مین بہی پس پا ہوگا اور مباہلہ
مین بہی خوف اور قطعی نقصانِ جسم و جان منکرِ ولایت مولائے انس و جان انجام کو ہی سو انجانب نکو بہگاتا ہی اور
پہر عذرہای لنگِ غدر و مکر روبہ بازیون سی پیش لاتا ہی اور بہانہ زور و فریب ظاہر کرتا ہی کہ جناب مولینا کو جو
اونکی بعض عمایدِ اہل محلہ داخلِ دایرہ اثنا عشریہ نہین گنتے بلکہ خارج جانتی ہین غرض اس مکر و فریب سے اپنا پیچہا
چہڑانا چاہتا ہی اور جانتا ہی کہ نہ کوئی اوراوٹہیگا نہ مقابلہ ہوگا اور اپنی زعم مین عذرِ معقول جانتا ہی ہرچند یہہ
خیالِ محال و حجت باطلہ عذر لا طائل اوسکا سراسر لغو دبی اصل ہی وہ اپنی ہان کی خبر لیوی اور شرارتوں آپس کے ضد
و منازعات مین سب جا ایک دوسرے کو ہر کچہہ کہتے ہین - ظاہر ہی کہ معاذ اللہ جناب مولینا جیسے مشہور زبدہ موالیان
مولای مومنین محیی دین حقہ اثنا عشر ائمہ طاہرین کو کوئی بشر مخالف و موالف معتقدین مومنین دل سے وسیلہ
کہی یا جان سکتا ہی جیسا کہ وہ شقی اپنی عقب گذاری کے لئے ظاہر کرتا ہی بلکہ جو عظمت و خلوصِ جناب مولینا ظاہر و
باہر ہے سب مومنین بلکہ غیر مومنین تک بہی خورد و کلان رطب اللسان ہین اور کہ وہ بہ مقر خلوص اعتقاد ایمان
جناب مولینا ہین علی الخصوص ظہور پر اس سانحہ کے کہ بعد صدہا سال نمودار ہوا ہی اور جناب مولینا اس حال اور اس
زمانہ مین بہی اس امر پر مستعد اور معین دین حقہ کہ جو مومنِ با صفا مخلصین شیعیان و اہلِ ولای مولای مومنین
سے ہی اب زیادہ مقرِ فضل و کمالِ عدل و ایمانیِ مولینای ممدوح ہر خاص و عام کے زبان بر دل سے جاری ہوتا ہی
کہ مولانای ممدوح خلوصِ ایمان و یقین و حرارتِ دین و اشاعتِ مذہب حقہ ائمہ معصومین مین آج یہان لاثانی ہین
اور مفتری خروج مدعی کاذب ہی سو اس ضعف العباد کی رای مین کوئی طریقہ اس سے بہتر نہین معلوم ہوا کہ یہ قیر طالب
صداقت اساس بتصدیق اس التماس کے ہمواہیر تمام عماید سادات و مومنین وغیرہم کم از کم ہو جاوے جس سے کہ صاف تکذیب
اوس مفتری اور مدعی کاذب کے سب خورد و کلان پر ظاہر و باہر ہو جاوے تا حجت اہلِ حق سب طرح تیسے سب پر تمام ہو جاوے

محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
قلندر علیخان بہادر فدوی
افضل الدولہ

آغا محمد رضوی ۱۲۶۰

میر داؤد رضوی سنہ

کاظم علی بیگ

قاضی محمد علی حیدر علی ولد

غلام علی نقیب المومنین

یا مظہر العجایب

جوہر سیدی ۱۲۳[illegible]

سید بخش علی

عبدہ رضا علی ابن اسد علی الموسوی

نبیرہ نواب صاحبہ محل بیگم صاحبہ

موسوی

ناظم بر ورز جو بند بخش علی رضا

ہو الله اکبر

رجب خان

مرزا صفدر علی	محمد نادر علی بیگ	راضی بہ رضا عباس	بندہ علی	عبدہ میر سجاد حسین	سید باقر علی الحسینی
میر یوسف ابیک علی	مرزا افضل بیگ علی	سید ابوطالب رضا خان	سگ دنیا و دین فیض علی	میر قاسم علی	حیدر علی
مرزا عبد الله بیگ	مصطفی خان	میر فضل علی	میر کاظم علی	جھبو خان	نواب یعقوب علی خان
کرامت علیخان	جعفر علی خان ولد حاجی علیخان	مرزا جان بیگ	مرزا امیر بیگ	میر امداد علی	میر ولایت علی
ببو خان	میرزا جلال الدین حسین	امام خان	رضا علی	شیخ حسین بخش	حیدر حسین
مرزا اکبر علی بیگ	ضیاء الله بیگ	میر سنگی	ابراہیم بیگ	مست علی بیگ	سید امیر علی

نبیرہ مرزا نیاز علی بیگ

ابراہیم علیخان بہادر انتخاب الدولہ	شکوہ بہادر ابن شاہ عالم بادشاہ غازی خسرو شکوہ بہادر ابن مرزا محمد سلیمان نصیر الدین حیدر بہادر ابن مرزا محمد مرزا محمد سید الدین حیدر بہادر ابن مرزا محمد	الساجدین غلام سید خلف مرزا محمد خسرو شکوہ بہادر

مہر خلف الصدق نواب لطف علیخان مرحوم — مہر نبیرہ مرزا سلیمان شکوہ بہادر

میر سید علی ولد میر حسن علی	میر نیاز علیخان	محمد رضا خان	سید محمود علیخان	شیخ اکبر علی	میر نجف علی
داروغہ	رئیس دہلی	جاگیردار	جاگیردار	قصہ خوان شاہی	سید رضوی
عظمت اللہ	محمد بیگ	میر مظہر علی	میر جان	میر محمد حسین	آغا جان
داروغہ	جاگیردار	سید رضوی	سید رضوی	سید موسوی	رئیس دہلی
سید بہادر علی	میر غلام عباس ولد میر غلام احمد	غلام خاص زین العابدین	میر سنگی ولد میر علی بخش	مرزا احسن علی ولد مرزا محمد	سید محمد کاظم علی
رضوی	رضوی	نقوی	رضوی	داروغہ	موسوی
سلطان علی	احمد علیخان	محمد حسین بیگ	علی نقی خان	میر دہی ولد امین الدین	عباس بیگ
سید بنو	قلندر علیخان ولد کاظم علیخان	محمد مراد	نواب مرزا علیخان	محمد واصل بیگ	میر حاجی احمد
رضوی	ٹھیکہ دار	داروغہ	از امرای شاہی	رسالہ دار	مہر خلف نواب قلندر علیخان بہادر
میر حسین مرزا	دولت دنیا و دین گرد غایت حسین	نبیرہ مرزا عسکر ... — عبدہ محمد علی	میر احمد علی ولد مرزا علی	سید احسان علی ولد سید امیر علی	سید منور علیخان

فدا علی	خواجہ سنگی ولد خواجہ حشمت	سید نثار علی	میر منور علی	میر لطف علی	میر محمد علی	سید محمد فاضل	حکیم خان	سپہدار خان

سید محمد مہدی علیخان	سید محمد خورشید علیخان	سید محمد جعفر حسن خان	سید محمد ظفر حسین خان	غلام عباس	میرزا میر	میر دولت علی	میر ببر علی	میر بخشش علی
میر امداد علی	غلام [illegible]	حاجی ہومی	حاجی حامل	محمد علیخان	ببر حسین علی	سید فضل علی	سید معصوم علی	غلام عباس رضوی
سرکو اسے محمد شاہ	امیر اشرف علی	میرزا ... علی	میر علی حسن	امجد بیگ	رضا یار بجان موسی	محمد حسین	میرزا ابو علی خان	سید ... علی
تہمبار بیگ	میر سعادت علی	میرزا محمد امان	دلاور علی	ہاشم جان	محمد منیر	سجاد علی	شمشاد حسین	غلام مرتضی
مرزا حسن	آغا علی	مرزا قدرت الله	محمد تقی	خواجہ حسن	شیخ وزیر الله	ولی الله	ابو الحسن	احمد خان
علی اکبر	محمد ناصر خان	محمد حیدر	آغا جعفر	آغا اسمعیل	تہور حسین	سید حیدر علیشاہ	سید غضنفر علی	سید منور علیخان

نظر بر اختصار حرزاً عن الطوالۃ بہت مہرین اور اسماء دستخطی گروہ کثیر و جم غفیر چھوڑ دی جاتی ہین اور ہرچند مہرین مصرف
جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر کی واسطی دندان شکنی اور ظہور روسیاہی کذاب کذابی کی کافی اور وافی ہین لیکن
نظر بلحاظ جواب بصورت المقال اکثر روساء و عاید خواص و عوام کی بہی لکہدی گئین کیونکہ اونہون نے اپنے سیاہ نامہ
اعمال مین مہرین بہی پیش کین ہین لیکن اتنا فرق ہی کہ وہان کذب و فریب ناحق ہی اور یہان راست و درست
حق ہی المختصر جب یہہ مضمون شایع ہوا تو بعض شاہزادہ والا تبار وغیرہ کہ اختیار مذہب حقہ شیعہ صاف ظہور کذب
اور فرار شیخ فرار بر منحصر تہا بی کہسر بغیر مذہب حقہ اور بہت گوئی جناب مولینا بر ہوئے اور شیخ فرار اور مدعی کاذب
بلکہ تمام بجکانے اور کوچک ابدال اونکی سب خورد و کلان مین کاذب و کذاب ظاہر ہو گئی ـ غرض در حقیقت یہہ اشتہار
مہرین اسلی قلع و قمع بنیاد زور و فریب اور ظہور کذب و روسیاہی کفرستانی شیخ کاذب تمام عوالی خوان الشیاطین
کذاب کے یک گزدو فاختہ بلکہ صد بلکہ ہزار فاختہ کہا جاوی تو بجا اور زیبا ہی الا ان حزب اللہ ہم الغالبون مولائیون کو
انکار غضب خدای قہار جانا چاہیے الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع الحق علی مکانہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ وآلہ الطاہرین المعصومین
حجج اللہ علی العالمین ولعنۃ اللہ علی اعداہم واعداء المومنین ومکفری المومنین ولاعنی المومنین الی یوم الدین اللہم صل علی محمد وآلہ الطاہرین وعجل الی من والاہم
وعاد من عاداہم واخذل من خذلہم وانصر من نصرہم آمین یارب العالمین بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

تمت